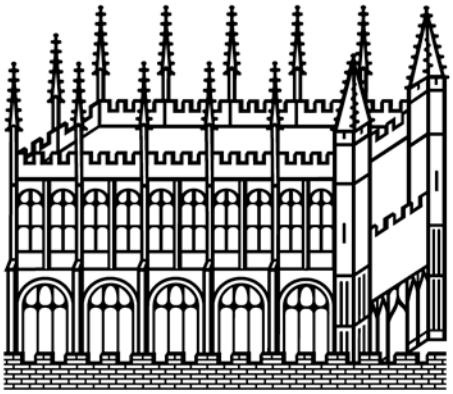


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





سدا شدرہے عمل مصلحت سنج — حواس خمسہ کو اک ہی شش و پنج — اوسی کا نام ہی عالم مین کرتار — وہی جو تسر و پ ایشہ نر نکار

ہر اک جاذات یکتا جانشین ہے — دوئی گی اوسمین گنجائش نہین ہے — وہی ہی نخلبند گلشن دہر — وہی شکل کرامت صورت قہر

وہی دارو ی درد دل شکستہ — وہی ہی مرہم دلہائے خستہ — مناسب ہی سدا شیو کا کرد و بیان — کہ جس سی مشکل لاحل ہوا سان

اد ھیای چوتھا تر وان بیان گیشان کا

سدا شیو دین مہارانی کا صدقہ — اونہین کی حسن لاثانی کا صدقہ

رکھیشر کہتے ہین ای چشمہ فیض — سدا منسی رہوان ہی چشمہ فیض — تمہین سے مستفیض عام ہین ہم — تمہارے بندہ بیدام ہین ہم

برنج و لبش و شب مین فرق کیا ہے — تن و حد ت مین رزق و برق کیا ہے — نمایان کو نسا نر گن ہے آیین — سوا نیر نگی قدرت ہی کس مین

کہا نر گن وہی جس ہی جہان ہے — جہان کی روح ہی خلقت کی جان ہے — اوسی سی بشن ہین برہما اوسی سے — غرض ہی خلقت دنیا اوسی سے

وہی شب ہین وہی شمبھو وہی ہر — وہی ہین روفق آرا ہر جگہ پر — وہی گلشن وہی گل ہی وہی خار — وہی بلبل وہی عشق دل آزار

ہر اک ذی روح منعلو اجل ہے — ہوا کو اوسکی سایہ سی خلل ہے — مگر مغلوب شنکر ہی سدا کال — لہذا نام اقدس ہی مہا کال

سنی گر پانچ بارا وصاف شمبھو — رہی وہ مورد الطاف شمبھو — رکھون لی یہ دکھا جوش خوشی سے — سنی پھر سب زبان سوت جی سے

بصدق دل سنا جب پانچوین بار — ہوا حاصل سدا شیو جی کا دیدار — سنائی یا سنی جو اس کتھا کو — بغل مین لے عروس مدعا کو

حصول انبساط جاودان ہو — قدمبوس مکین لامکان ہو — میسر صحبت دلدار ہو جاے — جو بیکاری مین ہو با کار ہو جاے

بس مردن ہمیشہ زندہ ہو وہ — سر گیلاس پر باشندہ ہو وہ — زہین شنکر دیال اس اہل غم پر — کرم شنکر دیال اہل قلم پر

قطعات تاریخ طبع

تاریخ طبع طبعزاد منشی سر جو پرشاد متخلص کاتب مطبوعۂ سابق

خوب مرتب ہوئی نادر کتاب — طرز نیا اور نئی ہے زبان — مصرعۂ تاریخ یہ کاتب لکھو — خوب کیا ترجمۂ شیو پوران

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی اجودھیا پرشاد صاحب متخلص بہ محب

خوش منظوم شیو پران ہوا — فخزان فیض و معدن بہبود

لکھ محب کر کے دور فرق الم — کیا روشن چراغ دین ہنود

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار لالہ فتحمند صاحب متخلص بہ عیش

پوتھی شیو پران مخزن فیض — باعث فرحت قلوب ہوئی

کہد دیون عیش مصرعۂ تاریخ — یہ نئی شیو پران خوب ہوئی

قطعۂ تاریخ طبعزاد لالہ گوپال سہای متخلص بہ خوش

منظم خوب ہو گئی اردو مین شیو پران — تازہ ہوا ہے رحمت باری سے باغ دین — ای خوش کہو یہ سال سر انبساط سے — روشن یہ ہو ترے ذرہ لان ہی چراغ دین

خاتمۃ الطبع

تمکر سری مہادیو جی کہ پوتھی شیو پران منظوم منشی شنکر دیال فرحت خلف منشی خوش خصال مجمع صفات و کمال سخن سنجان منشی پورن چند بن منشی جہا لنسکہ کایست سکسینہ متوطن جلال آباد ضلع فرخ آباد وارد شہر لکھنؤ ملازم سرکار نواب معظم الدولہ بہادر بمطبع عالی رتبہ نامی نزد یک دوور جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ در ماہ ستمبر سنہ

زیور طبع پوشیدہ مطبوع طبائع سخنوران گردید

INDIAN INSTITUTE

یہ قالب یکدن نابود ہوگا — زمین مین رائیگان بی سود ہوگا — مگر سمجھے سقدر یاور اپنا — کسی کے کام آجائے سر اپنا

اجازت دے تو بچے گھر مین پھر جاؤن — پناہ دامن خواہر مین پھر آؤن — ابھی آتی ہون ای صیاد دم لے — براہ راستی قول و قسم لے

جو تھے وہ پنجۂ اہل ہوس مین — ہوئی رخصت ہزارون کہانی مین — قضا را اوسکی اک ہمشیرہ نمود — اوسی چشمہ پر آئی جانب گرد

سر پارتہ پہ حسب فتنہ گر سے — گرین پھر تینون شاخ شجر سے — وہی اوسنی بھی پیش اپنا کیا ذکر — کہا خدمت مین آونگی بلا عذر

ہوا جب اختتام دو پہر شب — تلاش مادہ مین پھر پر لب جو — برنگ بوی مشک آیا خود اہو

شجر سے جب کی صیاد نی جست — گری پارتہ پہ کچھ بچی سر دست — بدستور اوسکو سمجھا کر بجھا کر — ملا گھر مادۂ آہو سے جاکر

کہا ہر ایک نی حال زار اپنا — سنایا قصۂ اقرار اپنا — جو تھے وہ جانور قولونکی سچے — دیے آہوی ہمسایہ کو نچے

چلے آخر وہ تینون مادہ و نر — ہوئی حاضر کنار چشمۂ تر — کہا لو صادق الاقرار ہین ہم — بر ائے جاندہ ہے تیار ہین ہم

پھر کر اوٹھا وہ مثل چشم مخمور — گری پارتہ پہ کچھ بچی بدستور — کیا اون نو گرفتارون کو آزاد

سدا شیو جی ہوئی سو لے رضا کی — ہوئی اوس مجرم کامل سی انہی — اطاعت تو نے تا وقت سحر کی

نز انام و نشان قائم رہیگا — ابد تک خاندان قائم رہیگا — غریز و اقربا دخت و پسر کو

پس مردن سو رکیلاس بھیجا — برہمن تھا کوئی مرد حمیدہ — دیی حق نی اوسی دو بیل نور دیدہ

بسر خدمت مین حاضر باش تھا ایک — جو حاکم ہوشیار و اہل فن تھا — بصدق دل مرید برہمن تھا

کسی دن کر کی اقرار سخن کچھ — کیا زیور سپرد برہمن کچھ — کیا زیور سپرد اہل خانہ

بسر نے لے کے مال نے بہا کو — بذوق دل دیا اک بیسوا کو — پہن کنگن وہ محفل مین جو آئی — سکمل شرم نے دست آویز پائی

برہمن سے جو مانگا زیور زر — وہ آیا جانب کاشانہ پھر کر — خجالت سی بچرا کر سر جھکایا

اوسی دم شاہ نے دکھلائے زیور — کہی کیفیت فرزند اکبر — ہوا وہ صورت دامن کشیدہ

گرا وہ اشک سان چشم پدر سے — نکالا طفل آوارہ کو گھر سے — ہوا فاقہ کشی سی سخت بے حال

تلاش قوت مین پھرتا تہا پھرتا — بیابان در بیابان صورت گرد — مہیا جسمین سامان پرستش

گیا وہ معبد اقدس مین ڈرتا — مثل ہے سچ کہ مرتا کیا نہ کرتا — میان رقبۂ مندر جلایا

ہوئی غافل جو ارباب پرستش — چرا یا اوسنی اسباب پرستش — ہوئی وہ سب بسان فتنہ بیدار

لگی پہیم جو اوسپر تیر چلنے — لیا آغوش پھیلا کر اجل نے — اودھر جم لوگ سی جم آکی پوہنچے

ہوا تب انفصال شور و شر یہ — کہ ہو فرمانروا اول بشر یہ — حصول سکت بھی اگلی جنم ہو

غرض شمبھو نی بخشی بادشاہی — عطا کی نعمت عالم پناہی — مقام خلد کی جاگیر بخشی

سدا شیو حاصل نطق زبان ہو — عجب بار دگر توقیہ بخشی — کہ تا اک شمہ بخشش عیان ہو

ادھیای تہتر وان تعریف سدا شیو جی کی

جناب سوت جی یون ہین سخن سنج — کہ ہی وصف سدا شیو دافع رنج

کرامات اونکی ہی اظہر من الشمس — ہر اک بات اونکی ہی اظہر من الشمس — سدا ہی ادعای بی زبانی

ملک کو باوجود لکتہ دانی

کری موجود خوب و دیب نیند — کہ ہو جس سے منور شمع امید — سواہر مرتبہ مین ہو مخاطب — وو چند انسان کو جلد لاہی وہ جسے

دعا مانگی بوقت صبح دل شاد — رہی محبوبہ تری شام و سحر یاد — بسر جن کر کی پھر بوجا نہائے — غذائی خوشنما کہائے کھلائے

اگر ہر ماہ کی چودس اکو بچسال — رکھی یہ برت افضل فارغ البال — کری اودیاپن اوسکا شادو مسرور — رہی وہ دولت دنیا سی معمور

سد اشیو جی براہ چارہ ساری — ادہر بھی ہو نگاہ سرفرازی

ادہیای اکہترواں بیان اودیاپن شیوراتکا

برو ز برت شیو شنکر نہائے — زمین صاف پر چوکا لگائے

رکھی چودہ کلس پھر گرد مندر — ولیکن ایک ہو رقبہ کے اندر — کلس ہر ایک پر آب صاف ہو — منڈھا اک جامۂ شفاف سے ہو

رکھی پھر نقد زر کچھ ہر کلس پر — کہ ہی یہ فرض ہر اہل ہوس پر — چراغ سیم رقبہ مین جلائے — مگر تا صبح گل ہونے نپائے

کلس پر مورتین رکھین ہون کی — سری گوری مہارانی کی سر کی — پرستش پھر کری اہل ارادت — دعا مانگی پس از شغل عبادت

کہ پوجا اوج کی مقبول ہو جائے — نگاہ عاطفت مبذول ہو جائے — بقدر مقدرت خیرات زردی — غریبون کو زر و لعل و گہر دی

ادہیای بہترواں خاتم شیوراتکا بہ مفصل

سد اشیو دیجیے گنجینۂ عیش — رہی پیش نظر آئینۂ عیش — کسی صحرا مین اک رہتا تہا صیاد — شریر و پیشۂ دزدی کا اوستاد

جو آیا التفات گاور شیورات — تلاش قوت مین نکلا وہ بدذات — بگولی کیطرح دن بھر کیا گشت — رہا مثل صبا آوارۂ دشت

ایک ہرن کا پانی پینا تالاب مین اور صیاد کا تیر کھینچنا بیل کی درخت سے بہ ارادہ مارنیکے



کہین پر بیل کا اک نخل با آب — نظر آیا کنار چشمۂ آب — غرض غرم شکار جانور پر — خوشی سی پھول کر بیٹھا شجر پر

کہین اک مادۂ آہو جو بیتاب — کنار چشمہ پر آئی پی آب — بلا کی طرح مفسد سر پر آیا — بزیر نخل تر جھنجہلا کر آیا

جو تھا نقش سم آہو زمین پر — ہوا قائم یہ شکل لنگ شنکر — قضا را جنبش جسم شجر سے — گری پارہ پر اک بتی شجر سی

کہا مادہ نے ای صیاد دانا — ترا غرم نہانے مینے جانا — مجھے کچہ زندگی کا غم نہین ہے — جہان مین اعتبار دم نہین ہے

وجود خلق مشت خاک سی ہی — بنا اک قطرۂ ناپاک سی ہی — مقام درد و غم نا کی نہین ہے — قیام جامۂ خاکی نہین ہے

بہت سی آئی دلیوان جہانکا ۔ بہ اندیش وجا کیش وستمگار ۔ قریب شہر ریوت گر تہا پربت ۔ گئی اک دن خرامان خود بدولت
نظر آیا وہان اک عابد پاک ۔ سد اشیو جی کا شیوک اہل درگا ۔ طریق بندگی پوچہا اوسی سی ۔ ہوئی آمادہ طاعت خوشی سی
کل صد برگ نیلوفر سے پوجا ۔ سرس سی اور گیاہ تر سی لیجا ۔ غرض بعد انقضای ماہ ہفتم ۔ ہوئی شب بہر لطف و ترحم
اوسی جا پر جو تہا پھولونکا انبار ۔ ہوئی شبہو برنگ بو نمودار ۔ جناب کرشن جی بولی بصد یاس ۔ کہ ہی مجکو ستمگار و بے وساس
کہا فی النار ہو جائین گی خود سر ۔ رہو گی سب پہ منصور و مظفر ۔ ملی اہل جہان کو نیکنامے ۔ بلندیشرت ہوا نام گرامی
زلبس ہی انتظار جنبش لب ۔ ادہیای اسسٹھوان بیچ جا کرنا کرشن جی کا اور ملنا چکر کا ۔ دکہائین شب بہار جنبش لب
جو پایا را چھسون نے ہر طرف زور ۔ ہوئے سب دیوتا غمگین مچا شور
غریق بحر غمنا کے ہوئی سب ۔ جناب بشن شاکے ہوئی سب ۔ وہ فورا بر سر کیلاس جا کر ۔ ہوئی آتش نشین آتش جلا کر
کیا بہر پرستش ترک آرام ۔ بصد ق دل لگی پڑہنے سہس نام ۔ چڑہاتی تہی کنول ہر نام پر وہ ۔ کہ مائل تہی رفاہ عام پر وہ
حد اشیو جی نی اکدن آزمایا ۔ ہر نگ بوی گل اک کنول اور لایا ۔ ہوا گل جبکہ کم ہنگام تعداد ۔ کہا تب بشن جی نی ہوکی ارشاد
چڑہا دین حلقہ دیدہ کا دیدہ ۔ کہ تا مشہور ہو ذکر حمیدہ ۔ کیا یہ غرم جسدم بہر بہبود ۔ سد اشیو جی ہوئی خود آکی موجود
سو در سن چکہ بخشا بادل شاد ۔ ادہیای اٹھتروان بیان مین ہزار نام سد اشیو جی کی ۔ کہا کام آیگا یہ وقت امداد
سد اشیو در و دل کا چار بخشو ۔ دیا وہ چکر اقدس ہوگی خوشنود ۔ کہا کافی یہ ہنگام مدد ہے ۔ عروس عیش کا نظارہ بخشو
زلبس او سدم تہا جوش قائم ۔ پی خلقت سے ہمدردی تمہاری ۔ ریاضت بہر امداد گر ہے ۔ بلا جو سامنے آئی وہ رد ہے
ہوئی ثابت جوانمردی تمہاری ۔ ملی دونون جہانمین نقد آرام ۔ پڑہی اس نام اقدس کو جو تنہا ۔ رفاہ عام منظور نظر ہے
رکہو ورد زبان ہر دم سہس نام ۔ میسر انبساط جا و وان ہو ۔ بہم ہو مکت بعد از مردن اوسکو ۔ سنو حاکم سہی ہرگز خوف آزار
جو ہنگام سحر ورد زبان ہو ۔ سفر آپ مین دنیا مین سب سے ۔ ہر ایکدم ذات اقدس کے رہی یاد ۔ ملی باغ ارم مین مسکن اوسکو
جناب بشن جی بولی ادب سے ۔ سخی ہو چشمہ جود و کرم ہو ۔ جہان مین جو تمہارا نام لیگا ۔ مجہے در شن ملین ہنگام امداد
کہا تم مہکت ہو ثابت قدم ہو ۔ ادہیای ستروان بیان مہاتم شیوراتر کا ۔ متاع عزت و اکرام ملی گا
سد اشیو جی عطا ہو دولت عشق ۔ کہ ہی بہتر جہانمین برت شیوراتر ۔ رہو نمین دائما ہم صحبت عیش
جناب بشن و برہما نی یہ کی عرض ۔ یہی ہر مرد و زن کو چاہیی ہی ۔ اسی ہی مکت ہے دولت اسی ہے ۔ کہ برت اب کو نساہی وہ اجب الفرض
کہا شنکر نے بصد لطف و عنایات ۔ کہ غرم برت مین ہی یہ اعمال ۔ منا سب ہے سحر کو بعد اشنان ۔ اسی ہے عیش ہے عشرت اسی ہے
دوبارہ وقت شب اشنان کیجے ۔ عنایت آپ کی ہو شامل حال ۔ بخوبی درجہ انجام پائے ۔ دعا مانگی سد اشیو کا کری ہر یہ
کری چارون پہر کی چار پوجا ۔ بنائی پارتہ اونکا دہیان کی ۔ کہی اوصاف شیو بسکر ذہن سے ۔ دل وحشت زدہ آرام پائے
بصد ق دل کری ہر بار پوجا ۔ مکرر مرتبہ پارتہ بنا کے ۔ سنی پوتھی زبان ہر بہن سے
مگر مورت پہ چل دہارا کری ہیم ۔ بہم پوجنیکی سامان خوش اسلوب ۔ چڑہائی پھر برنج کنہد و گل ۔ جگی اہل پرستش کو جگائے
آگی یاد مبارک بی تامل

پشیمان ورنہ ای صیاد ہوگا — نہایت خانمان برباد ہوگا — کہا یہ تیر ہی اوس پہلوان کا — جو مالک ہی زمین وآسمان کا
بھی اک آن مین نابود کردی — قیامت خلق مین موجود کردی — جو بہنی چلکے تو طوق غلامی — عنایت ہو خطاب نیکنامی
براہ مہربانی تیر بخشے — اسی دم خلعت توقیر بخشے — کہا گر ہی صف آرائی کی قابل — پی زور آزمائی ہو مقابل
غرض دیکھا جو گرنے اسطرح حال — کہا جاکر سدا شیو جی سی احوال — ہوئی برہم وہ مخدوم زمانہ — سو ارجن کیا فاحد روانہ
کہ ناواقف مری طاقت سی تو ہے — دماغ خام مین نخوت کی بو ہی — ہمارا تیر واپس کر شتابی — نہو ہرگز سزاوار خرابی
پھرانا کام قاصد مثل تقدیر — سنائی جو ش ارجن کی تقریر — سدا شیو جانب کہسار پوہچی — لیے اک لشکر جرار پوہچی

ادہیای ۶۵ سینتیسوان لڑنا مہادیو جی کا ارجن سی

سدا شیو ہو نمین مشتاق نظارہ — ہوئی طرفین سی ملزم درشتی — ادہر بھی اپنی ابرو کا اشارہ
جو شمبھو سامنی ارجن کی آئی — کہ ہی یہ مبتلای گردش دور — صفات زور بازو سکے آئی
بصد حیرات ہوئی سرگرم کشتی — قدم شمبھو کی ارجن نی پکڑ کر — اوٹھایا زور بازو سی جو پھر
سدا شیو جی نی دل مین کیا غور — خیال درجۂ تعظیم رکھا — ہمین سر پر بصد تکریم رکھا
قدم چھونا ہی بہتر فراری — ہمین بھی چاہیی عاجز نوازی — خوشی سی یا سپت ہتیار بخشا
جو دیکھا ابر رحمت کو کرم پر — گری ارجن سدا شیو کی قدم پر — عیان کار پشیمانی ہوا ہی
مین ہون اک مجرم احسان فراموش — کہا یہ امر نادانی ہوا ہے — بخیر انجام ہو دونون جہان مین
کہا تم ہوگی اب عالم مین دلشاد — مگر تم ہو عطا بخش وخطا پوش — جو خیر اندیش ہین دلشاد ہونگے
سدا شیو صدقۂ کیلاش بخشو — سری ارجن آئینگی خود بہر امداد — دوای دافع وسواس بخشو
رکھون نے پھر گذارش کی نی الفور — رہون مین ذات اقدس کے الہام مین — کہ ارجن نی پرستش کی تھی کس طور

ادہیای ۶۶ چھاسٹھوان بیان طریق پوجا جو ارجن نے کی تھی

کہا جاگی بوقت صبح انسان — کری ذکر جناب بشن بھگوان — بچھائی آسنی آشنان کرکے
تردد سی کری یکسو دل اپنا — بصدق دل گرو کا دہیان کرکے — کری شمبھو کی پوجا آندہ سے
دکھائی اعتقاد کامل اپنا — اوسی دم منتر تلقین گرو سے — کہ ہو باغ تمنا جس سے شاداب
پر انون مین لکہی جو منتر مین اور — کری سمرن اونھین بھی دلی الفور — کری نیدید سی شمبھو کو خوشتر
پس از گنپت کری پوجا سی تب — سوی خورشید پھر چھوٹی گاوتری — ادب سے چھوڑ دی بالای شنکر
ادب سی طاعت شمبھو بجا لے — سری گورو جناب بھگوتی کی — برہمن سے کہی بہر عبادت
اسی صورت سی پوجی تا بہ شش ماہ — سنائی منتر پھر ڈورو بجا نے — ہر اک ساعت ہم آغوش طرب ہو
سدا اشیر باد برہمن لے — سعید ہو جہان مین دولت وجاہ — برای زخم دل مرہم عطا ہو
سدا شیو جی دوائے غم عطا ہو — نہ ہو حاصل اگر صدق ارادت — ہوا ظاہر رسوخ قوم جدبی
روایت ہے کہ بعد از واقعہ بیس — حصول مکنت ہو جوش طرب ہو — درون خانہ سیدہ مین آئی

ادہیای ۶۷ سڑسٹھوان ظہور بلیشر لنگ کا بوجہ پوجا کرشن جی کی

گئی بھگوان شنکر انکا مین — جو رشک باغ تھا آب ہوا مین — بصد خواہش پی کسب فن آئی
غرض سیکھے طریق ملت دین — تمیز وعلم وآداب وقوانین — ہوئی اگر شرف اندوز خدمت

کہا پارتھ بناؤ ہو کے مسرور | تردد دل سے سب ہو جائیگا دور | اوسی دم بین جی آئی قضا را | اوٹھی تعظیم کو سب مجمل آرا

ادھیای باسٹھوان جانا ارجن کا اندر کیل پربت پر واسطے عبادت کے

سدا شیو یہ کہیے بدل پریت | ذرا اس مجرم کامل پہ رحمت | ہوے جب بیاس جی مستفسر غم | جد شنڑنی سنایا حال برہم

کہا صد آفرین تم ہو جوان مرد | نہین ہوتا کبی رنج و غم دور | وہی دانا وہی ہی صاحب صبر | گوارا جو بہ آسانی کرے جبر

کہا ارجن سی ای طفل نکو کار | تمھین ہو عاقل و دانیفہم و ہوشیار | کرو پوجن بشیشر ناتھ جی کی | نمایان جس سی ہو صورت خوشی کی

تمھین دست عدو سے راج لیجاے | جو شب چاہین او تخت و تاج لیجاے | مگر پربت سی سازش چاہیے ہے | کچھ اونکی بھی نوازش چاہیے ہے

سکھائی اونکو تدبیر پرستش | دکھائی صاف تصویر پرستش | سکھایا منتر اک سوز جگر سی | اگر چاہین تو غائب ہون نظر سے

چلی ارجن وہان سے تن بہ تقدیر | ہوئی نالان جوان و کود کو پیر | ہر اک فی غم سی بیراہن کیا چاک | گریبان پردہ و دامن کیا چاک

برنگ نے لف سنبل منتشر تھے | مثال چشم نرگس منتظر تھے | ہوا جب سوز خاطر آشکارا | جناب بیاس جی آئی دوبارا

جو دشٹرنی کہا تب ہوکی غمگین | کہ ہی ہمسے زمانہ برسر کین | مٹی سب سلطنت گھر بار چھوٹا | اودہر ارجن سانیکو کار چھوٹا

گوارا اور تنہائی نہین ہے | ہمین تاب شکیبائی نہین ہے | جہان مین آج تک نسل بشر سے | ہوا ہوگا نہ یون آوارہ گھر سے

زمانی مین نہین دلگیر کوئی | نہو گا ایسا بدتقدیر کوئی | کہا آگے بہت سے صاحب تخت | ہوے ہین مبتلاے صدمہ سخت

کوئی ہر چند تھا اک صاحب تاج | ہوا وہ گردش گردون کا محتاج | مگر حاصل دوا ے غم بھی ہوگی | کسیدن انتہاے غم بھی ہوگی

اودہر ارجن ہوئی مشغول طاعت | مقرر کرلیا معمول طاعت | کہا یون اندر نے تب ہوکی خوشنود | کہ پر ہوگا تیرا دامان مقصود

کرو پوجا سدا شیو جی کی دن رات | کہا یون اندر نے تب ہوکی خوشنود | بنی دم بھر مین سب بگڑی ہوئی تھی

ادھیای تریسٹھوان راجا ناموکدیت کا ارجن کے ہاتھ سے

سدا شیو انی جوش دل کا صدقہ | عطا ہو قدرت کامل کا صدقہ

جناب اندر فی شمبھو سی کی عرض | کہ ہی امداد ارجن واجب الفرض | کہا ارجن پہ ہوگی مہربانی | ملی کا انتقام جانفشانی

ہوی اندر بکین ارجن کی حاسد | برای جنگ بھیجا دیو فاسد | بہ شکل خوک وہ دیو جفا کار | ہوا پھر جانب ارجن نمودار

کہا ارجن فی یہ کیسی بلا ہے | کہ اندام زمین مین زلزلہ ہے | مگر شاید کسی دشمن فی بھیجا | برای جنگ در جودہن فی بھیجا

کمان و تیر لیکر پھر وہ جرار | ہوئی آکر مقابل بہر پیکار | بدل کر صورت صیاد پوچھے | سدا شیو جی پے امداد پوہنچے

درندے کانپ اوٹھے نعرہ جو مارا | ہوئی تشویش ارجن کو دوبارا | محافظ ہین سدا شیو جی ہمارے

اودہر گوشہ بہی وہ پنجہ نکلا | اودہر شب کا کمان سی تیر نکلا | ہوا غرق زمین وہ صورت برق

ادھیای چوسٹھوان قاصد بھیجنا سدا شیو جیکا ارجن کے قتل کو

جوبان ارجن فی بھی مارا لعین پر | تلاش تیر مین بھیجا کسیکو | گرا وہ توڑ کر سینہ زمین پہ

سدا شیو رحمت کامل اودہر بھی | غضب سے راجہ ارجن فی رو کا | نگاہ دافع مشکل اودہر بھی

ہوئی حیرت سدا شیو جی کی جیکو | اودہر ارجن اودہر وہ اہل تدبیر | چلی دونون برابر صورت تیر

اوٹھایا بان گن کھاکے ہوکا | کہا اس تیر سی ہو دست بردار | نہ چھونا اسکو دہوکی سی خبردار

شبیہ ظہور فرمانا سری نرسنگہ جی کا ستون درسی اور مارنا ہرنا کشپ کا



ادھیای ساٹھوان سرگذشت بہل یعنی صیاد

سدا شیو حاصل علم و ادب ہو — دل غمدیدہ کو جوش طرب ہو
کوئی تھا کوہ بندا چل پہ صیاد — رہا کرتی تھی باہم فرحت اندوز
کوئی اک مرد سینا سے قضا کا — سحر کو ہون ہوی منزل سبکگام
جو تھے گھر مین وہ تنہا ماہ سیکر — بصد تعظیم سینا سی کو لایا
کہا زینت فزای خانہ ہون آج — رہا خود شکل دربان در پر آنے
درنمدے وقت شب آئی قضا را — سراسر طعمۂ زاغ و زغن تھا
زن اوسکی سوگ مین جلکر ہوی خاک — دعا دی اوسکو ارزاہ عنایت
کہ ہو یہ جنم آیندہ مین افضل — بہم ہو دولت و مال و زر نقد

زن اوسکی عابد و فرخندہ بنیاد — عبادت شب کی کرتی تھی شب و روز
ہوا اک روز زینت بخش کہسار — کہا شب کو کرون اس گھر مین آرام
رو کا در پر مثال حلقۂ در — اودہر سے مالک خانہ جو آیا
خوشی سی رونق کاشانہ ہون آج — غرض مہمان کو رکھا گھر آنی
کیا اوس میزبان کو پارہ پارہ — جو دیکھا صبح کو زخمی بدن تھا
سراپا شکل خاکستر ہوئی خاک — سدا شیو جی ہوئی راضی نہایت
یہ مشہور جہان ہور اجہ بل — یہ عورت ہو اسی شوہر سے ہم عقد

ادھیای اکسٹھوان غمگین ہونا پانڈون کا اور آنا بیاس جیو کا فہمایش کے واسطے

رہی شیو ہمیشہ یاد والا — جہان مین پانڈوان فرمانروا تھے
پھسے وہ پنجۂ غم مین قضا را — کسی صحرا مین اک مسکن بنا کر
ملا آخر اونھین اک خوشنما طرف — جو دلمین کورونکو تھی عداوت
وہ سمجھے پانڈون مین ابہ سخت محتاج — لہذا دلمین رکھہ بیزار ہونگے
غرض آی جو دریا ساقضا کار — ہوئی موجود فورا آگی بھکوان
ادہی ساعت لے اصحاب دعوت — بر غبت نوشجان فرماکی سیر
سری بھکوان سی یون ہوی گویا — کہ کورون مین ہمارے دشمن جان

کہ ہو کاشانۂ دلمین اوجالا — بڑے زور آور و کشور کشا تھے
جوئی مین سب اناث البیت مارا — پرستش کی مری سورج کی جا کر
کہ تا قوت ضروری کا ملی صرف — تو دریا سا کو بہیجا بہر دعوت
نہوگا بند و بست خورد و نوش آج — برائے بد دعا تیار ہونگے
ہوئی وہ سب تہیدستی ہی لاچار — کیا دلمین جناب بشن کا دہیان
مہیا کر دیا اسباب دعوت — بصد شادی ہوئی رخصت طلب وہ
ہوئی گرم سخن راجہ جدشٹر — بتائین آپ کچہ تدبیر آسان

کہا تم سب رضا جوئی پدر ہو — مطیع حکم ہو اہل ہنر ہو — طریق نیک کی پابند ہو تم — زمانی مین سعادتمند ہو تم
کرو تلقین اس ناشاد کو تم — سکھاؤ جا کی کچھ بھلا دکو تم — وہ لیکر گوشۂ خلوت مین آئی — کہ تا وہ حلقۂ طاعت مین آئی
کہا ای سرور والانسب تو — نہ کرمان باپ سی ترک ادب تو — نہ ستر مانی کرار شاد پدر سے — عدولی کر نہ حکم شاستر سے
کہا دیتا خیال خواب ہی یہ — بشر کو احتمال خواب ہی یہ — جہان کو صورت کاشانہ سمجھو — ئی انسان مسافر خانہ سمجھو
بوقت شب رہی منزل کی مار — سحر کو اپنی اپنی گھر سدھار — بسیری کوئی مرغان شجر ہی — مگر خالی وہ ہنگام سحر ہے
پرستار و زن و ہمشیر و مادر — غریز و اقربا خویش و برادر — او ٹھالین گی محبت کی نظر سب — کرینگی ترک الفت سر بسر سب
فقط کام آئین گی اعمال اپنی — یہی ہونگی شریک حال اپنی — رکھو ور زبان سب سے ہم بگوش — کرو تم بھی جناب بشن کا دھیان
ملی تمکو بصد فیض عبادت — جہانمین عیش عقبی مین سعادت — کہا یون جبکہ اوس عالی نے سنا — گذارش کی ہرن کشپ سے اپنے
پدر نے او سکو بلوا کر محل مین — بٹھایا بہر فہمایش بغل مین — کہا کیا ہی زیادہ بشن مین فرق — جو ہی تجکو او نھین کی نام تعلق

اڈھیای انسٹھوان ظہور فرمانا نرسنگہ جی کا

سدا شیو دتجیے سرمایہ فیض — رہی مجھپر ہمیشہ سایہ فیض — کہا پہلادنی ای دیو پرین — وہی ہی ہر جگہہ پر جلوہ افگن
بشر مین دیو مین جن و ملک مین — سہ تا مان مین خورشید فلک مین — زمین مین آسمان مین چار سو مین — گلستان مین گلو نمین گل کی بو مین
صدف مین سنگ مین لعل و گہر مین — شجر مین شاخ مین برگ و ثمر مین — وہی ہی آتش و آب و ہوا مین — وہی ہی ذرہ و مہر سما مین
جو کی تقریر گستاخی پسر نے — کہا یون عین غصے سے پدر نے — ستون سنگ جو پیش نظر ہے — وہ اسمین کس جگہہ پر جلوہ گر ہے
کہا ہان فی الحقیقت بود مین وہ — ستون سنگ مین موجود مین وہ — ستون پر اوسنی اک مار اجگر — نمایان ہو گیا آثار محشر
جو تھی او سمین بلاشک جلوہ گر وہ — ہوا شق صورت شق القمر وہ — ہوئی اک قدرت کامل نمودار — اوسی ساعت ہوا نرسنگہ اوتار
تن بالا یہ شکل شیر نر تھا — تن زیرین مگر مثل بشر تھا — بصد جوش تعب نعرہ جو مارا — ہوا شور قیامت آشکارا
ہوئی بیہوش سب دیوان سر کش — ہوا زور آور دن کو عالم غش — دل پیر و جوان تھرا رہی تھی — زمین و آسمان تھرا رہی تھی
پکڑ کر آستان ور پہ لائے — قیامت فتنہ گر کے سر پہ لائی — فریب شام زالو پر پچھاڑا — جگر کو ناخن اقدس سی پھاڑا
وہین خون عدو چاٹا زبان سے — بدن کاٹا لہو چاٹا زبان سے — ولیکن گرم بازار غضب تھا — عیان چہرہ پہ آنمد غضب تھا
گھٹا غصہ نہ قتل اہرمن سے — عیان تھا شعلۂ آتش دہن سے — کہا سب دیوتون نی یون کہ پہلاد — تمھین آگی بڑھو یا خاطر شاد
کسیکو اسقدر جرأت نہین ہے — ہمین یہ حوصلہ ہمت نہین ہے — غرض وہ دیوتون کو لی گئی سا — گری قدمون پہ فوراً باندھکر ہاتھ
سری نرسنگہ جی بولی کہ فرزند — ہوا دیدار سی تیری مین خرسند — پدر کی جا پر اب مسند نشین ہو — خوشی سی حاکم روئی زمین ہو
جو دیکھا آپ کا غصہ بدستور — سری گنپت کو لائی جا بجا محجور — تن کلہ نگ پر زیبا سر فیل — صفت جنکی بروں از حد تفصیل
مگر چتون وہی تیور وہی تھی — نشان جلوۂ محشر وہی تھی — سدا شیو صورت سیمرغ بن کر — ہوئی خود رونق افزا اوس جگہہ پر
کھٹا غصہ سٹی سب ہیجانی — ہوئی نرسنگہ جی غائب شتابی

رہی مدت تلک زور آزمائی — بہم سرگرمی و چستی دکھائے — بہگا یا آخرش دیو لعین کو — بڑھائی مثل سنبل بال اوسنے
ہرن کشتب ہوا مصروف طاعت — کہ تا حاصل ہو نقد استطاعت — عبادت کی ہزار و دن سال اوسنے — شتاب اب ہمنے اظہار ہوس کر
برنگ سبزہ ہر موی بدن تھا — تن اوسکا مسکن راغ و زغن تھا — سری برہمائی فرمایا کہ بس کر — دیت سی راجہسان اہل شری
مقدر پر سرداری جو پایا — تو یون مغرور ہو راجہس لب پر لایا — درندی سی پرندی سی نہ سنسی — تخل کچھ ہو نہ اس مقصد طلب کو
کبھی بر زمین یا آسمان پر — ضرر پہونچی نہ ہرگز مرغ جانپر — سحر کو شام کو یا دن کو شب کو — ملک کرتی تھی اوسکی جیمہ سائی
قبول آرزو سے وہ ستمگر — ہوا فرمان روای ہفت کشور — نہ تھی جز بندگی شکل رہائی — پی تعلیم بھیجا سوی مکتب
ہوا پیدا پسر کہر اوسکی پہلاد — کل نخل عبادت صاحب داد — ہوا وہ قابل کسب ہنر جب — کہ تہا علم لدنی کا خود اوستاد
نہ تھا مائل وہ حرف بے نشان پر — فقط تھا لفظ نارائن زبان پر — کری حرف معلم کو وہ کب یاد

پڑہانا معلم کا پہلاد کو ساتہ اور لڑکونکی



بولایا اوسکو مادر نے پدر نے — لگی وہ پند نا شایستہ کرنے — کہ رہنے مال لے لعل و گہر لے — نہ مونہ سی نام نارائن مکر لی
کہا بہگوان کا مجھپر کرم ہے — نہ بھولونگا مین جبتک دم مین دم ہے — پدر نے الغرض گہری نکالا — پسر کو آتش سوزان مین ڈالا
ہوئی آتش سراپا صورت برف — نہ پونہچی آنچ جلنی کا تو کیا حرف — بہایا جل کی پہر دریا مین فرزند — میان گوشہ ایوان کیا بند
بضرب تیر پہر مارا پسر کو — دکھایا جوہر تیغ دوسر کو — مگر کب صدمہ غم سے خطر ہو — محافظ ملک عالم اگر ہو
پدر نے اوسکو سمجہایا دوبارا — خودی کو چھوڑ دی طفل خود آرا — مناسب بہن سی ہی عار تجکو — اگر ہے زندگی درکار تجکو
کہا یکسان مجہی لطف و ستم ہے — نہ جینے کی خوشی مرنیکا غم ہی — پدر نے سوے مکتب خانہ بہیجا — برای درس بے تابانہ بہیجا
ہوے پیرو اوسی کے مبتدی سب — بنا اوستاد خود وہ طفل مکتب — معلم کی کیا راجہس کو آگاہ — کہ برتقدیر ہے یہ طفل گمراہ
پسر مکتب کی بہی ناکارہ ہونگی — رہیگا یہ تو سب آوارہ ہونگی

اوہیای اٹھاون نصیحت کرنا ہرناکشب کا پہلاد کو

رہون مین دائما خواہان شمہو — زبان ہو مدح خوان شان شمہو
ندیکہا راستی پر طرز پہلاد — ہرن کشب ہوا بت لبین ناشاد — بلائی بزم مین ہم خلوت اوسکی — شریک جلسہ و ہم صحبت اوسکی

بس امید پسر بالکل نہین ہے — نہان آرزو مین گل سخن ہے — یہ ہی صحبت کی بیدولتین تیری — سنو گی شمع کاشانی مین تیری
سنا جیدم یہ اوسنے کلمۂ درد — ہوئی گرم سخن بھر گرم سرد — کہ واجب دوسری شادی ہی تجکو — مناسب خانہ آبادی ہے تجکو
بہ تکرار الغرض شوہر کو بیاہا — طریق تنگ بختی کو نباہا — مگر وہ حق پرست و پارسا تھی — بتب بر تازن نو کیونکر اتھی
بصدق دل سدا یار تھہ بنا کر — بسر جن کرتی اکدن چشمہ مین جاکر — پس از چندی عبادت کا ملا پھل — گلستان سعادت کا ملا پھل
موی خوش دیکھکر سارے زن و مرد — دلونسے مٹ گیا اندیشہ و درد — اوسی بیاہا کسی رشک چمن سے — کیا پیوند نسرین نسترن سے
زن اول کو دلمین تھا بڑا رشک — بہائے چشم تر سے گوہر اشک — پسر کو وقت شب غفلت مین مارا — کیا سخت جگر کو پارہ پارہ
سحر کو وہ زن پاکیزہ دامن — ہوئی معمول پر سر گرم پوجن — یکایک صبح کو برپا ہوا غل — چراغ خانۂ عابد ہوا گل
مگر اوسنی نکی کچھ آہ و زاری — نہ کی سوگ پسر مین انکبھاری — کہا منظور شیو شنکر یہی ہے — جو ہونا تھا ہوا بہتر یہی ہے
فقط دنیای دون ہے عالم خواب — حباب زندگی ہی نقش بر آب — گئی چشمہ پہ پھر وہ غیرت حور — پھری بعد از پسر جن شاد و مسرور
ہوا فرزند چشمہ سے نمودار — کیا فی الفور مادر کو نمشکار — مگر اوسکو نہ شادی تھی نہ غم تھا — خیال مرضی شب دمبدم تھا
سری شیو ہو ہوے تب آگی موجود — دکھایا جلوۂ رخ ہو کی خوشنود — کہا تو لائق جود و کرم ہے — ہماری راہ مین نہایت قدم ہے
پسر پیش نظر تیرا ہی موجود — کیا جسکو زن اول نے نابود — وہ ہی اب واجب التعزیر نہایت — کرون تر سول اقدس سے تجھے غرق
کہا اوسنی بس اب عفو خطا ہو — صفت تب ہے جو مجرم پر عطا ہو — تمنا ہی اسی جا پر رہین آپ — غریبون پر کرم گستر رہین آپ

ادھیای ستاون بیان مین ہرنا کشب اور پہلاد کے

رہی رونق فزا شیو جی وہان پر — ہوئی دھیس مشہور جہان بھر
سنو کیفیت نرسنگھ اوتار — سلف مین دیو ملک تھی حی جی نام — عنایت ہو قبای نیکنامی
بری ذی رتبہ و عالی گہر تھی — روایت ہے کہ سنکاوک کسی روز — نہایت پاک طینت اہل اکرام
بخوف بشن سنکاوک کو روکا — کہی یہ عین وقت استراحت — ہوئی وان اتفاقاً جلوہ افروز
مقرب اپنی اپنی کام مین ہین — غرض روکا جو سنکاوک کو یہ سن — محل عیش کو ہوگی قباحت
رہو اس دولت عظمی سی مجبور — کہا پھر کسطرح اوپکار ہوگا — دعا دی اوکو تب ہو کر غضبناک
میسر ہو تمھین پھر قربت ذات — رہوگی پر سر کین بشن سے گر — ہمارا کلپ یہ پیڑا پار ہوگا
خوشی سی آگی حاضر باش ہونگے — ہوئی کشب کی گھر پیدا وہ ناکام — تو ہوگی تین جیمون مین مفخر
سیان لنگ تھی جلوہ فگن وہ — ہوا پھر دنت بکرا اک صاحب مال — ہرن کشب و ہرنا کچھ تھا نام
مچایا جسنے عالم مین تلاطم — یہ اوسکا عالم طفلی مین تھا زور — ہوا وہ دوسرا عالم مین شہسوار
برنگ کاغذ زر پیستا — بغل مین داب کر وہ خود نما وہ — کہ تھا پیل دمان کو رشک مور
گئی پانی کی اندر شکل بارہ — کہا نارد سی اوسدم ازرہ ہوش — ہوا تحت الثرا مین جا کے روپوش
رہی گرم و خاتا پنجھد سال — تری سی آئی خشکی مین تکلکر — کہ تا قتل عدو پانی کرو نوش
گئی پھر خود بدولت ریہ پاتال — ہوئی روز آزما میدان جنگ مین — ہوئی روز آزما میدان جنگ مین

کوئی کشتی رواں تھی بر سر آب — کیا دریا میون نی غرق گرداب — مسافر تھی جو اوس کشتی مین ہائم — ہوئی سب آشنائی درطہ غم مین

اسیر پنجہ راجیس ہوئی سب — روانہ جانب مجلس ہوئی سب — مسافر اوسمین تہا اکہ سوہرنی کا — نجستہ سیرت و فرخندہ فرجام

اوسی نی دیکہی ترغیب پرستش — سکھائی سبکو ترکیب پرستش — خیال مفسدی راجیس کے گیا کھل — ہوئی سب باتسی یوجا مین مشغول

ہوا آگاہ جب دیو جفا کوش — گیا وہ جانب مجلس بصد جوش — کہا کسکی پرستش کر رہا ہے — پرایا نام مین دم بھر رہا ہے

زبس تہا سومری کو حرف آزار — نہ نکلا مونہ سی کچہ جز حرف انکار — کیا جب اوسنے عزم سنگساری — نظر آئی سدا شیو کی سواری

ہوئی تقدیر خوابیدہ جو بیدار — قدم پر گر پرا دیو ستمگار — جو دیکہا طرز آداب عبودیت — ہوئی شب آشنائی گفتگو یون

ترحم جا گزین ہوا دلمین اسکی — حرارت ہو نہ آب و گل مین اسکے — مگر راجیس ہوئی غمگین نہایت — سری گوری سی جا کر کی شکایت

کہ ارشاد سری شمبھو ستم ہے — برای راجیسان مانند سم ہے — سفارش کی ہماراتی نی فی الفور — گزارش کی کہ بہتر ہی وہی طور

بدستور انکا غرو جاہ کیجے — نگاہ لطف خاطر خواہ کیجے — ابھی انکا طریق راجیسی ہو — جگ آیندہ مین جو کچہ خوشی ہو

وہین ٹھہری وہ سردار یگانہ — ہوئی ناگیش مشہور زمانہ — یعنے زمانہ آیندہ ۱۲

ادھیای پچہتر مہاتم رامیشر لنگ کا

سدا شیو دافع جوش ہوس ہو — مجلی یاد قدم مین دسترس ہو — سری رکھنا تھہ جی فرزند جبر تھہ — کرم بخش جہان دلبند جبر تھہ

چلی جبدم برای قتل راون — کہ تھی دل کو ہوای قتل راون — ظفر ہر لحظہ ہمراہ قدم تھی — سپاہ خرس اٹھارہ پدم تھی

کنار بحر قلزم پر گئے وہ — خرامان صورت صرصر گئے وہ — سری پچمن سی کی فرمایش آپ — کہ جون تشنگی سی تھی وہ بیتاب

وہ آب صاف جب محفل مین آیا — اوسی دم دو سو اک دلمین آیا — ابھی شمبھو کی طاعت کی نہین ہے — پرستش سی فراغت کی نہین ہے

وہین پر لنگ شیو شنکر بنایا — پرستش کی ادب سی سر جہکایا — دعا مانگی کہ ای بھولی مہتاب — نہ پونہچی دست راون سی کچہ آسیب

سپاہ پر تعب کا سامنا ہے — قیامت کا غضب کا سامنا ہے — اودہر ہین خرس و میمون صورت مون — اودہر ہین پیل تن دیوان مد مست

سدا شیو نی کہا تب ہو گی فتح — کہ ہو تم فوج دشمن پر ظفر مند — کروگی قلعہ لنکا کو تسخیر — جو مانگا پا رہے وہ ایجاد سرا پا

جو کی یون سنکہ نے تقریر گہر بار — ہوا لشکر پر رنگ بحر و خار — لہذا لنگ رامیشر ہوا نام

ادھیای چھیاسی مہاتم سلیس لنگ کا

سدا شیو صدقہ بندی عطا ہو — گل گلزار خرسندی عطا ہو — پرہمن تہا کوئی اہل عبادت — درخشان آب دریای سعادت

بہار عیش سی انبار زر تھا — مگر نخل تمنا بے ثمر تھا — پر از عیش و طرب تہا خانہ جس کا — مگر بی شمع تھا کاشانہ جس کا

زن اوسکی خواہش تخت جگر تھی — پریشان راندن ہتی ہی گہر تھی — کہا شوہر سی ہو کر آرزومند — کرو تدبیر کامل بہر فرزند

ستاتے ہین زن ہمسایہ ہمکو — وہ کہتے ہین عجب نا شاد ہی تو — زن کمبخت بی اولاد ہی تو

کہا اک ای گل خوبی او ٹہالی — او ٹہا گل تو یون بولا وہ دانا — کہ اسرار نہانی نے مبنی جانا

۱۲ یعنے زمانہ آیندہ

نہین اب قول مین طرز درستی — کہ ہے اعضائے تن مین اوسکی سستی — یو نہین اکثر براہ مہربانی — وہ کہتے ہین کلام لن ترانی
زبان تصنیف غلطین ہر نہین ہے — برابی جنبش لب مین نہین ہے — اوٹھالو تم اگر ہاتھون پہ کیلاس — یقین آئی مسکین خاطر کی وسواس
غرض پاروتی نے دلمین طیش کہاکر — اوٹھایا مسکن شمبھو کو جاکر — سدا شیونی یہ فرمایا غضب ہے — خطا سرزد ہوئی اس بی ادب سے
تزلزل پر غرور دل ہوا سکا — نمایان خلق مین قائل موا سکا — بس ہی سوت کو جوش ترحم — بذوق دل ہون سرگرم تکلم

دونون ہاتھ پاروتی کے جانا مہیجی کیلاس کی



کہ دارک نام اک راہبش تھا کوئی — جسی تھی اوسے عای کینہ جوئی — زن اوسکی رہوتی تھی ارکا نام — بد و بد طینت و مذموم بدانجام
تہون دنون وہ کیونکر آفت دہر — کہ چونسٹھ کوس کا تہا رقبہ شہر — نہایت خلق مین آفت مچائی — رکھون نے آخرش کھینچی دوہائی
چھپی سب مسکن آدت رکھہ مین — پناہ دامن آدت رکھہ مین — کہا رکھہ نے جو دیوان دنیا — میان جگ ہونگی رخنہ انداز
تو ہون کے سر بریدہ مثل قطوہ — سٹین کی صورت حرف غلطوہ — غرض سب رکھہ سر اوار پر ستش — ہوئی سرگرم آغاز پرستش
مسلح لیکے باہم فوج جرار — سر دشمن پہ پونہچی بہر پیکار — لگی تب مشورت کرنی ستکر — پہین اس آفت تازہ ہی کیونکر
جو تھی وہ دارکا فتنہ کی بانی — ہوئی سرگرم تقریر زبانی — کہ ہی یو جہہ چہرون پر اوہ دا سی — عبث ہی شکل مسلون الجہا سی
جو تھی مین تابع فرمان گوری — ملا تہا مجکو یون بردان گوری — اوڑالیجا ون مین مسکن کو اپنی — بچالون تخت و سنگاسن کو اپنی
رہو پانی کی اندر چلکے باہم — ہونگا فوج دشمن کا تمہین غم — غرض سنکر کلام دلنشین وہ — ہوئے دریا مین سب مسکن گنین وہ
غوین بحر بیتابی رہی سب — مثال مردم آبی رہی سب — نظر آتا جو دریا مین مسافر — میان آب لیجاتے تھی کاوٹ

کہا اسمین سراسر کسرشان ہی | قیام دائمی ممکن کہان ہے | رکھون نی پھر گذارش کی تبکرار | کرینگا اک ستر طا پر یون ہمسی اقرار
گر جبتک مشتری پابند حد ہو | فلک کے داخل برج اسد ہو | ہمیشہ اس جگہہ آیا کرین آپ | کرم خلقت پہ فرمایا کرن آپ
جو ہین او سدن سی ایام مقرر | سری گنگا وہان رہتی ہین جاکر | سدا شیوجی وہین رہتی ہین مسرور | ہوئی تب سے ترنبک نام شہور
امید ملکت پر جاتی ہی خلقت | جہان کے دولتین پاتی ہی خلقت | رکھیو نہر کہتے ہین ای صاحب اقبال | کہو اون حاسدون کا کیا ہی کچھ حال
جناب ہوت بولی مسکرا کر | سنو سب اس کتھا کو دل لگا کر | سری گنگا ہوئین گو تم سی خوشنود | کہ ہین حاجت روائے اہل مقصود
یہ قدرت کی تئی سر سے ہویدا | ہوئین اک نخل گویا سی ہویدا | بی درشن جو حاسد آئی گھر سی | سری گنگا ہوئین غائب نظر سی
کہا یہ ہین بداعمال و جفاکوش | شریر و مفسد و احسان فراموش | اگر یہ یکصد و یکبار جائین | بی درشن بلا تکرار جائین
کرین سب برمہہ گرد پرت کی مدت | محل مطلب سی پر ہون جیب و دامن | بجا لائی سب ارشاد معلے | جہین خاک قدم سی کی مجلی
مہارانی او سیدم حسب اقرار | ہوئین اک کشت گو تم سی خود اوار

ادہیای تیرہوین بیان ظہور بندنا تھیشر لنگ کا

ہمیشہ حرز جان ہو یاد شمبھو | رہون مین مورد امداد شمبھو | کوئی راون تھا اک دیو بداانجام | کہ جسکا معرکہ ہے شہرہ عام
ہوا وہ گرم طاعت زیر کیلاس | جلائی آتش سوزان جیون اس | چڑہائی اپنی سر بالای پارتہ | کہ تا حاصل ہو دونیا مین سلارتہ
کیا فرق وہم کا جب ارادہ | ہوا جوش طرب شب کو زیادہ | دکھایا چہرہ الور کا پر تو | وہ فوسر اوسکی جوڑی ازسر نو
دعا راون نی مانگی ہو کی خورسند | رہون مین ساری عالم پر ظفرمند | عطا ہو طاقت زور آزمائی | قیامت تک کرون فرمانروائی
سدا شیوجی نی پہر راہ عطا سے | کیا راضی قبول مدعا سے | ہوئی تب دیو تون کو صورتین | ہوی سب غرقہ دریای دوئی
نہایت اونکو اندیشہ مین پاکر | دیی درشن سری نارد کو آکر | سنایا اونکو سب مضمون خاطر | تردد تھا جو پیرامون خاطر
سری نارد یہ بولی ہو کی خوشنود | کرینگی ہم عیان کچھ شکل مہبود | خرامان خانہ راون مین آئے | صبا جسطرح سے گلشن مین آئی
وہ ورتک صورت اقبال آیا | ادب سے بہر استقبال آیا | بٹہایا مسند زیبا پہ اونکو | حریر و فاقم و دیبا پہ اونکو
کہا نارد نی ای دیو ونکی سرتاج | رہی سر پر ہمیشہ جلوہ گر تاج | عیان ہی رخ پہ آثار نشاشت | کہو کچھ ہمسے اسرار نشاشت
کہا شمبھو نی وہ بخشا محبی نور | ملون پیل دہان کو صورت مور | فلک اسدم میری نعرہ سی گجائے | زمین کی ابر آہ دہمی مین بلجائے
کہا مینی جہین تم جلوہ گر ہو | مثال آئینہ پیش نظر ہو | اسی جا پر کیا شمبھو نی آرام | جہان مین بندنا تھیشر ہوا نام

ادہیای چودہوین بیان ظہور ناگیش لنگ کا

سدا شیوجی قبول آزرو ہو | نہال طبع مین وحدت کی بو ہو | سنی نارد نی راون کی کہانی | ہوئی گویا بصد شیرین زبانی
مبارک ہون تمہین افضال شنکر | مجھے معلوم ہی احوال شنکر | ولیکن آج کچھ ہیر نگ تمہارنگ | ہوا شاید زیادہ نشہ بنگ
زیادہ پی گئی ہون گے ہو مین | رہی ہونگی نہ گوری جی کی بہ مین | علاوہ اسکی شنکر جی مشن مین | زوال عقل ہیہوشی کی دن مین

ملا یہ فیض گو تم سے جو پانی ۔ ہوئی سب ہمکنار شادمانی ۔ تپ برتارن گو تم جو بتیاب ۔ گنا رچشمہ جاتی تھی پی آپ
رکھون کی عورتین سب تو کی پرغم ۔ اوبجہ کر زلف سان ہوتی تھین بیم ۔ نہایت ایکدن جنجلا کی سب نے ۔ شکایت کی رکھونے جاکر سبنے
بنی وہ دشمن خونخوار گو تم ۔ ہوئی سب دربے آزار گو تم ۔ غرض احسان گو تم کو گئی بھول ۔ ہوئے سب طاعت گنپت مین مشغول
کہا گو تمکو کچہ رنج والم ہو ۔ زیان ہو خوف ہو نقصان ہو غم ہو ۔ سری گنپت ہوئی یون گرم تقریر ۔ بی گو تم تمہین واجب ہے تعذیر
تمھین بیفائدہ غم ہی حسد ہے ۔ خیال خام ہی ناحق کو کد ہی ۔ بی گو تم جفاکوشی نہین خوب ۔ عبث احسان فراموشی نہین خوب
تمھین بھی کچہ نہ کچہ ہوگا پھر رش ۔ مثل ہے چاہ کن راچاہ درپیش ۔ بہ مصر دیکھا تو فوراً ہوکی خندان ۔ پذیرائی دعای مستمندان
کئی مدتی کیمت پر گو تم تی قصاکار ۔ اڈ تھی وہ نقش پیشانی سی لاچار ۔ بنی فوراً وہ مشکل مادہ گاؤ
اوٹھا کر ایک گو تم تی پر کاہ ۔ گو ڈپر ہاتھہ سی پھیکا تو گا ۔ بہ گری فوراً وہ مشکل مردہ ہوکر ۔ گری جسطرح گل پژمردہ ہوکر
یہ عالم دیکھکر نالان ہوئی رکھہ ۔ مثال آئینہ حیران ہوئی رکھہ ۔ ادہر یہ غرق دریای ندامت ۔ اودہر حاسد تہی سرگرم ملامت
کہا یہ بیجا ہے تندخو ہے ۔ غریق بحر عصیان ہی عدو ہے ۔ برای جرم دل راغب ہی اسکا ۔ نہین منہ دیکھنا واجب ہے اسکا
کہا رو پوش ہو مسکن سی ٹل جا ۔ ہمارا پھوڑدے پیچھا نکل جا ۔ چلی اوس کوہ سی گو تم تکلکر ۔ ٹلی وہ جسطرح چھاتی سی پتھر
عداوت پر فلک دشمن جہان تنہا ۔ زمین پر پاؤن رکھدینا گران تنہا ۔ عذاب لاحقہ سے شرمگین وہ ۔ ہوی اک دشت مین مسکن گزین وہ
رکھون کی پاس پھر آی کسی روز ۔ ادب سی کی یہ تقریر غم اندوز ۔ زبس ہی شرم دامنگیر مجکو ۔ بتاوین آپ کچہ تدبیر مجکو
حجاب الودہ گو تم جی کو پاکر ۔ رکھون نی یون کہا تب مسکراکر ۔ کرو اب جالی تم پار تھہ بناؤ ۔ سد اشیوجی کی آگی سر جھکاؤ
ہمیشہ دلمین شنکر کا رکھو دھیان ۔ کرو حاصل سری گنگا کی اشنان ۔ غرض گو تم نے پھر حسب ہدایت ۔ بذوق دل پرستش کی نہایت
دی آخر سد اشیوجی نی درشن ۔ دکھایا آکر اپنا روی روشن ۔ مقدر یاوری پر پاکر اپنا ۔ رکھا شیو جی کے قدمون پر سر اپنا
قدم کی خاک کو سر پر چڑہایا ۔ بجای سرمہ آنکھون مین لگایا ۔ کھلے وہ دیدۂ مخفی و ظاہر ۔ کہ تھی خاک قدم کحل الجواہر
کہا شب نی عبث اندوہگین ہو ۔ کسی صورت سی تم مجرم نہین ہو ۔ رکھیشر مین مگر آکو ئی جرم ۔ بنی بغض و حسد سے تو وہ جرم
ادب سی یون کہا گو تم تی نی اوسنے ۔ گذارش خدمت عالی مین کی او ۔ مجھے ہی خواہش اشنان گنگا ۔ ہمیشہ دل کو ہی ارمان گنگا
سد اشیو جی نے بھی سنکر یہ گفتار ۔ سری گنگا جتا سی کین نمودار ۔ دعا گو تم تی کی پھر بانده کر ہاتھ ۔ سری گنگا اسی جا پر رہین ناتھ
کہا شب سی مہارانی تی اوسنے ۔ رکھیشر مین گنگا رد و عالم ۔ کبھی درشن انہین حاصل نہونگی ۔ یہ ہو جرم کے قابل نہونگے
بی خلقت گوارا کر کی تکلیف ۔ یہین پر آپ بھی رکھیے کا تشریف ۔ کہا ہم بھی اسی جا پر رہینگے ۔ بھلا تمسے جدا کیونکر رہینگے

ادہیای باون بیان مہاتم ترنبک ناتھہ مہادیو جی کا

سد اشیو آرزوی دل بر آئے ۔ ہمارا مطلب کامل بر آئے ۔ سد اشیو جب ہوے وان جلوہ آرا ۔ تو چمکا تیرہ بختون کا ستارا
رکھیشر آئی سب جوش طرب سے ۔ ہوئی حاضر پی درشن لوب سے ۔ جو خاک پاک اقدس تہی زمین پر ۔ لگائی صورت صندل جبین پر
گذارش کی براہ انکساری ۔ کہ ہی یہ آرزوی دل ہماری ۔ سری گنگا یہین پر جلوہ گر ہون ۔ مشرف بسی جن و بشر ہون

ہوا بالا جو گوش جانب راس — چلا کاشی سی پھر وہ سمت کیا آہ — سبب یہ ہے کہ مین بالین پہ جاکر — رہا کرتا ہون منتر اپنا سناکر

سری گنگا وہان جلوہ فگن ہین — کنارے شہر کاشی موج زن ہین — برہنج و بشن و نارد آمدرو سنگا — وہین سب رہ کے کرتے ہین مہری یاد

اگر اک شب وہان بسکن گزرین ہو — بری ساری گناہون سے وہین ہو — نہی قسمت رہے تقدیر یاور — رہا جو آدمی کاشی مین جاکر

اوسی کا بخت خوابیدہ اوٹھا جاگ — رکھیشر سنکی کہتے ہین اسو بھاگ — پی نیک اختران منزل یہی ہے — ستارہ ونمین مہ کامل یہی ہے

سوا اسکے کوئی تیرتھ نہین ہے — کہ ہر تیرتھ پہ یہ بالا نشین ہے — یہی سُرلوک بی وسوا سن یہی ہے — یہی کاشی یہی کیلاس سمجھو

کہا گوری نی شک مجکو ہوا ایکہ — کہ کیسان ہین وہان کیونکر ہو نیکا — برابر کسطرح سے پھل ملی گا — سراسر رتبہ افضل ملی گا

دم آخر اگر یہ گشتہ ہو دل — وہ سُر پر ہین کب بنی کی قابل

ادھیای پچاسوان تعریف مین کاشی جی کی

سدا شیو ہو گل مطلب تنگفتہ — کملی وحدت کا اسرار نہفتہ — مخاطب ہو کی پھر سوئی یہ وانی — کہا شنکر نے براہ مہربانی

اگر انسان ہی ذی عقل و نکو کار — نہین ہے درجہ مکت اوسکو دشوار — وگر مجرم سزا ہے حظ ہے — تو یاد اک مجکو تدبیر عطا ہے

گنون مین اپنی اول کر کی شامل — عطا کرتا ہون اوسکو مکت کامل — بہ تفصیل اونکی ای گوری شتھام

کہ شنچت جنم ماضی کی ہین اعمال — جو ہین اعمال بد کی نین اقسام — منقش ہی جو کچھ لوح جبین پر

کری لیکن جو تدبیرین کچھ انسان — پر البدہ اوسکو کہتی ہین ارمان — گنہ سب دور ہون اگلی جنم کی

مگر وہ ہی جو نقش کلک تقدیر — بلاشک اخیر تقدیر سے ہے — کہ اگلی جنم کی سب دور ہون پاپ

منائی پھر جو گنگا جی مین جاکر — عذاب حال مٹ جائین سراسر — یہ کاشی جی کی درشن کا ہی پرتاپ — جو بگڑی ہو سنبھل جائی پرلبدھ

پس مردن بدل جائی پرالبدھ

ادھیای اکاون بیان گوتم رکھہ کا

سدا شیو ہو ہم نظارہ عیش — رہے پیش نظر رخسارہ عیش — کوئی اک رکھہ رہتی مخدوم مخدوم — فہیم و صاحب کشف و کرامات

عقیل و صاحب علم و ہنر تھے — باسم پاک گوتم مشتہر تھے — اہلیہ نام رکھہ کی استری تھی — تپ بر تا فریب مشتری تھی

رہی وہ برمھہ گر پریت پہ جاکر — پڑی خشکے زمانی مین قضا کار — ہوئی اک شکل بایوسی نمودار

زمانی مین یہ پانی کی کمی تھی — تری لب پر نہ آنکھون مین نمی تھی — ہر اک جانب یہ خشکی کا اثر تھا — کہ سوکھا چشمہ چشم بشر تھا

حساب دیوتا سی تا بصد سال — رہی سب کشت دل آفت سے پامال — اونھین بھی ابر رحمت کی ہوئی چاہ — پرستش کی برن کی تا بہ شنشاہ

ولی درشن برن نے ہو کے دل شاد — کیا پھر یون لب شیرین سے ارشاد — ہمین جوش عنایت و مبذول ہے

کہو ہمسے جو تمکو التجا ہو — کہ تدبیر حصول مدعا ہو — تمھاری مہربانی چاہیے ہے

اجازت دی یہان کھودو تم اک نال — ابھی ہو قدرت کامل نمودار — ہوا وہ حوض پانی سے لبالب

ہوئی پیر و جوان پانی مین سرور — ہوئی آسایش خاطر بدستور — تلاش آب مین اندوہگین تھے

اڈہیای اڑتالیسوان بیان مہاتم بسو بشرلنگ گا

سدا شیو جی ذرا ہم پر عطا ہو — غریق قلزم غم پر عطا ہو — جناب رسوت جی بولن بابل صاحب — بیان کرتی ہین کاشی جی کی اوصاف
ہوئی دو مرد و وزن جسدم ہوا — پی مسکن ہوئی تشویش پیدا — سدا شیو جی نی کاشی کو بنایا — او تھین مانند بوی گل بسایا
غرض دونون وہ از راہ شعاف — ہوئی کاشی مین سرگرم عبادت — عرق آیا جو پیشانی پہ اکبار — ہوئی اک صورت طوفان نمودار
سدا شیو جی نی کاشی کو بچایا — سر ترسول اقدس پر اوٹھایا — نمایان کان ہی اونکی ہوا ہن — کہ جیسے کان سی یاقوت رمان
لہذا مشتہر تن کر نکا ہے — جگہہ بہر حصول مدعا ہے — سدا شیو جی سری گوری کی ہمراہ — گئی قصر سری پر مہما پہ ناگاہ
وہ پیش آئی بصد شہر بن زبانی — ادا کی خوب رسم میہمانے — پرستش کر کی چشم و جان تن سے — ہوئی گرم ثنا پانچون دہن سے
مگر ہنگام اظہار کرامات — غلط کچہ پانچوین منہہ سے کہی بات — سدا شیو نے سر پنجم تراشا — برای عبرت سروم تراشا
عذاب سر ہوا جب عائد حال — چلا وہ سر سدا شیو جی ذلیل — پی رفع عذاب ناگہانے — پھری ہر سو وہ ہمراہ بھوانی
نہائی جا کی سب تیرتھ وہان کے — ہوا دامن نہ گر دعیب پاک — نہ ہر گز چل سکی تدبیر شمبھو — سر تیرتھا تھا دامنگیر شمبھو
سری کاشی مین پھر تشریف لائے — خمامان قرب جل مکتیشر آئے — عذاب لاحقہ فورًا ہوا دور — سدا شیونی کہا ہو کی مسرور
جہان کے تیرتھون سے ہی یہ اعلی — اسی کا مرتبہ ہی سب سی بالا — کیا شب نے اوسی تیرتھہ پر آرام — لہذا لنگ مکتیشر ہوا نام
رکھیشر پوچھتے ہین ای نکوذات — لب مرتعاسی کیون نکلی غلط بات — کہا برہما سروری مین یکروز — بصد جوش عرب تھی جلوہ افروز
جناب مستی سی گفتگو کے — بہک کر کچہ خوشی سی گفتگو کی — مہارانی ہوئین فورا غضبناک — دعای بد کہی باخاطر پاک
وہان پنجمین سے انکے ہر بار — غلط ہو فحش و لاطائل ہو کہتا

اڈہیای اپنچاسوان مہاتم کاشی جی کا

سدا شیو جوش پر طبع رواں تھی — قلم بہر صفت مین ترزبان ہو — کسیدن شب سے یون لب لین ہوا نی — گل خندان سی کی یون زر فشانی
کرہی شوق سماعت مجکو ہر دم — کہین کچہ آپ کاشی کا صاحب — رہ الطاف سی اوصاف کہیے — زبان صاف سی اوصاف کہیے
کہا شاباش ہی صد آفرین ہے — اگر شوق سماعت دلنشین ہے — یہ کی تقریر گوہر بار تمنے — کیا کیا خوب استفسار تمنے
ہماری ذات کا مسکن وہی ہے — برای روح اقدس تن وہی ہے — جہان پر لی جو ہوتا ہے نمایان — بچاتا ہو نمین او سکو صورت جان
تمہارے سول پر رکہتا ہون کاشی — یہ منظور نظر رکہتا ہون کاشی — بنا کر پھر زمین و طبقہ عرش — بچھا دیتا ہون او سکو صورت فرش
ملک ہو دیو موجن ہو بشر ہو — دیت ہو ر اچھش ہو جانور ہو — شیشر ہو ر کھیشر ہو گدا ہو — غنی ہو اہل زر ہو بادشاہ ہو
عدو ہو دوست ہو یا ہو گنہگار — جو ہو نار جہنم کے سزاوار — بر مذہ چرخ ہو کرم زمین ہو — بشرط آنکہ باشندہ وہین ہو
جداجب روح ہو جائیگی تن سے — رہائی پائیگا آواگون سے — بوان خاص کی پاکر سواری — چلی گا صورت باد بہاری
سر کیلاس پر قائم رہے گا — ہماری یاد مین دائم رہیگا — دم آخر بشر لیتا ہے کروٹ — بصد سوز جگر لیتا ہے کروٹ

ادھیای چھیالیسوان بیان ظہور کدارناتھ لنگ کا

سداشیو گوہر معنی بہم ہو
غریق بحر عصیان پر کرم ہو
مقام بدری ہی قرب کیلاس
برنگ بوی گل شنکر کا ہو باس

ہوئی وان بشن جی معروف پوجن
کہ پر ہو گوہر مقصد سی دامن
رہے گرم عبادت روز و شب آپ
وفور شوق سی لاکھون کی جاپ

زبس تھا انتظار جلوہ بہسن
نظر آئی بہار جلوہ حسن
دیے درشن سداشیو جی نے آکر
بصد شفقت کہا یون شنکر اکر

کہ اب وردانچہ بخشش جوش مین ہے
عروس خرمی آغوش مین ہے
جناب بشن نے بعد از نمشکار
براہ انکساری کی یہ گفتار

اسی جا پر رہین بس جلوہ گر آپ
رکھین سب پر نوازش کی نظر آپ
سداشیو جی جو تھی پایند اقرار
ہوئے وان جلوہ افگن جا بجا چار

ادھیای سینتالیسوان بیان ظہور بھیم ایشور لنگ کا

نگاہ لطف ہو شمبھو ادھر بھی
ادائے جنبش ابرو ادھر بھی
مہاراج ادھراج افسر ادھ کے
سری رکھنا تھ جی سر ور اودھ کے

لیے فوج و لشکر ان قوی تن
سوئے لنکا ہوئے جب جلوہ افگن
تہ خنجر کیا ہر اہر من کو
کیا نابود دیو کمسر کرن کو

قضارا اوسکی عورت خوف جانسے
پسر کو اپنے لی بھاگی مکان سے
حواس و ہوش پران عالم عش
ہوئی وہ سبز پریت پر فروکش

ہوا فرزند بھیم اسکا جوان جب
ولیر خلق و روئین تن ہوا وہ
پلنگ آزار و شیر افگن ہوا وہ
غریز و اقربا کو خاندان کو

کہین اک دن بصد تکرار اوسنے
کیا مادر سی استفسار اوسنے
پدر کے قوم کو نام و نشان کو
عوض مین دیوتون سے لونگا یکرو

غرض اوسنے بصد سوز نہانی
سنائی سب جو گذری تھی کہانی
لگا کہنے وہ بھر کر آہ جان سوز
لگائی لو سری برہما سی اوسنے

یون ہین برباد سب کے گھر کرون گا
مشاد و شاکہ خنجر کرون گا
کھڑے ہو کر غرض اک پاسی اوسنے
بنایا صاحب زور و زر اوسکو

رہا نظارہ افگن سوی خورشید
کہ بعلی شام غم سے صبح امید
سری رکھنا تھ درشن دیکر اوسکو
ہوا برباد ی خلقت مین مشغول

دعا کی مالک دیہیم ہون مین
دعا جب ہو گئی راجیس کی مقبول
ہوا خود قابض مال و خزانہ
سر برآرای ہفت اقلیم ہون مین

مقام کامرو مین وہ ستمگار
گیا اک دن برائے عزم پیکار
کیا حاکم اسیر قید خانہ
مگر حاکم اوسی حالت مین پر شور

پرستش شب کی کرتا تھا شب و روز
رکھون نے دیوتون کی ہو کے مضطر
گذارش کی سداشیو جی حاکر
کہ دیو بھیم نے آفت مچائی

نظر آتی نہین شکل رہائی
خیال آبرو ہی خوف جان ہے
کہا حاکم وہان کا ہے نکو ذات
ضرر دیو بھیم سے غم ہے زیان ہے

پرستش قید مین کرتا ہی دن رات
چھوڑائین گے اوسے بند گران سے
خبر سنکر کہین وہ اہل تزویر
گیا مجلس کے اندر لیکے شمشیر

کہا تو پوجتا ہے کسکو ناکام
وہ بولا نام شب و روز زبان ہے
یہ سنکر طیش سے بولا وہ پر شور
لڑین آکر اگر شمبھو کو ہے زور

جو ہر دم قاتل گردن کشان ہے
کیا اوس دیو بد باطن کو نابود
یہ کہکر لنگ پر خنجر جو مارا
ہوئی فوراً سداشیو آشکارا

ہوئے سب دیوتا سمت کو موجود
اوسی جا پر کیا شمبھو نے آرام
میان خلق بھیم ایشور ہوا نام

کہا جوش محبت چاہیے ہے — برابر سب سے الفت چاہیے ہے — نصیحت چندربان جی نے کی یاد — کیا ہر گز نہ کچھ تعمیل ارشاد

دعا دی اور نے با صد مسرت دل — ہوئی داماد کو بیمار سے سل — پریشان تھی وہ ہر دم درد سے — نہایت دق ہوئی آزار سل سے

کہا یون باپ سے اک دن بلا کر — سفارش کیجیے برہما سے جا کر — بصد حسرت دوائے دل عطا ہو — شفا بی صحت کامل عطا ہو

غرض سسرت نے از راہ اضطرار — سری برہما سے کی جا کر گذارش — جناب چندربان جی کی مدد ہو — کہ جس سے رفع یہ آزار بد ہو

کہا تتھا کسی صحرا مین جائین — بدل پوجن کرین پارتھ بنائین — ہمیشہ نام شیو شنکر جپین وہ — خوشی سے منتر پنج اکھر جپین وہ

یہ ارشاد سری برہما سنا جب — روان وہ جانب صحرا ہوئے تب — بنائی لنگ سنکر مرتکا سے — پرستش کی دل صدق و صفا سے

دیے شمبھو نے درشن ہو کے مسرور — وہ سب بیماری لاحق ہوئی دور — دیے شمبھو کرم فرما ہوئی بس — ہوا تب سو مناتھ اسم مقدس

اگھن بکھ تیرپت پر گئی جب — سدا شیو بھی مہین بہنے لگے تب — ہوئی مورت جہان مین شہرہ عام — سراپا ہے کرم ملکارجن نام

ادھیای پینتالیسوان ظہور مہاکالیشور اوجین کا ویر تولنگ کا

سدا شیو بچکو تعلیم سخن ہو — مری قبضے مین قسمت سخن ہو — مقام روہنی مین برہمن ایک — کیا کرتا تھا پوجن بادل نیک

سدا شیو جی نے بچے تھے چار — دیے در یار حمت کی گہر بار — فہیم و بیدخوان چار دن پسر تھے — دل و جان و جگر روح پدر تھے

کوئی دو کھن تھا اک دن یون انجام — خود آرا خود سر و خود بین و خود کام — سری برہما کو پتے کر کے مسرور — ہوا وہ بادۂ نخوت سے مخمور

غم دنیا سے ہو کر فارغ البال — بنایا تختگاہ کوہ رتن مال — مچایا ساری عالم مین شور اوسنے — اوٹھایا آسمان کو سر پر اوسنے

عداوت تھی حجاب اس کا فری سے — گیا اک دن وہ شہر روہنی مین — منادی کی سب کر سر جھکائین — ہماری حلقہ طاعت مین آئین

رعیت بھاگ کر باجا نا ستا د — گئی برہما کے آگے بہر فریاد — کہا وہ جا کر و شمبھو کی جا کر — وہی ماریں گے اس راہس کو آکر

سوا اونکے تو انائی کسی ہے — بھلا تاب صف آرائی کسی ہے — وہی چاہین جسے ماریں جلائین — جہنم بھیجدین ماریں جلائین

برائے گوہر درج سعادت — ہوا وہ برہمن گرم عبادت — خبر جسدم یہ اوس راہس نے پائی — اوسی دم آکے اک آفت مچائی

کیا ہو جو سامان ہون کو — سنایا آکے قوم برہمن کو — دکھایا آکے روئے عالم آرا

وہ چشم غضب کھولی جو کیا — ہوئی معدوم سب یونگو نسار — مہاکالیشر اسم پاک رکھا

بسوی کوہ بند اچل کی روز — سری نارد ہوئے تھے رونق افروز — جہان کو خوف سے بیباک رکھا — اوٹھا تعظیم کو گردن جھکائی

کہا بخشا وہ شنکر نے رتبہ وجاہ — ادب سے کوہ نے کی جبہہ سائی — سری نارد ہنسے کچھ مسکرائے

سبب پوچھا تو یون بولے مہاراج — فلک بھی ہو مری قامت سے کوتاہ — یہ سنکر تاب خاموشی نہ لائے

ہوا فوراً عبادت مین وہ مشغول — کہ تم بیشک ہو سب کو ہو گے سرتاج — مگر کوہ ہمیر اعلے ہے سب سے — فزون رتبہ مین ہے بالا ہے سب سے

اوسی صورت سے درشن دی شنکر — غرض کاغذ پہ لکھکر شکل اونکار — قریب لنگ وہ رکھتا تھا ہر بار

بڑھا دون قد تمھارا اسقدر ہو — گزارش کی براہ ہوشمندی — بہم ہو افتخار سے بادی کا

غرض اونکار کاغذ سی ہوا نام — ہوا پارتھ وہ پرتو شہرۂ عام — رسالت کی خلاوت کی عطا کی

یکایک چشم باطن ہوگئی کور — ہوا بدقسمتی سے زندہ در گور — ولیکن طالب پاداش تھا وہ — ہمیشہ بر سر پرخاش تھا وہ
رکھو مکو خواہ غفلت مین جو پایا — بلا کی طرح فوراً سر پر آیا — جو دیکھا دیوتون نے اسطرح حال — کیا شنکر سے جا کر عرض احوال
گذارش کی کہ ہنگام کرم ہے — قضا کا سامنا تھوڑی نہین دم ہے — سداشیو جی میان غار پہونچے — پے ہنگامہ پیکار پہونچے
گریزان غار مین ہر سو ہوا وہ — پریشان صورت گیسو ہوا وہ — نہ دیکھی طاقت زور آزمائی — ادب سے سامنے گردن جھکائی
سداشیو کا جو بھولا نام ہے نام — نہین اندیشہ آغاز و انجام — ذرا سی بات مین بے ہوش ہوتے — برابر ہے سدا نقصان و بہبود
کہا بخشون تجھے جو کچھ ہوس ہو — خوشی ہو عیش ہو جو نفس ہو — کہا مجکو یہ ہے جوش تمنا — یہین پر آپ ہی رونق افزا
رہے شنبھو وہین پر خشکار — کہ تھا اقرار مستحکم سے لاچار — عدو کا دامن مقصد کیا پر — ہوا اسم مبارک اندھکیسر

ادھیای تینتالیسوان بیان دیوں یعنے بٹک کا

سداشیو سبز باغ آراستہ ہو — مزار وشن چراغ آراستہ ہو — کسی جا پر دو ہیچ اک برہمن تھا — حلیم و صابر و اہل سخن تھا
عطا شنکر نے کیے چار فرزند — فہیم و عاقل و ہشیار فرزند — سنو یہ طرفہ تر اک اور ذکی بات — گیا بہر ضرورت وہ نکو ذات
سودرشن نام طفل باخرد سے — یہ فرمایا نہایت شد و مد سے — خوشی سے اوٹھے ہنگام سحر روز — پرستش شب کی کرنا دل سے ہر روز
بوقت شب وہ فرزند برہمن — بذوق دل ہا ہم صحبت زن — سحر کو غسل معمولی کیا بھول — ہوا وہ طاعت شنکر مین مشغول
سداشیو جی نے فرمایا بصد جوش — کہ ہو یہ بیحیا از خود فراموش — پریشان صورت مجنون ہوا وہ — ادسی دم بخود و مخزون ہوا وہ
جو دیکھا یہ وہیچ باخرد نے — لگا یو جا سداشیو جی کی کرنے — سری گوری سے بھی چاہی شفاعت — لیا گوری نے حال زار پر رحم
پسر کو بھی کیا مصروف طاعت — عطا کی از سر نو زندگانی — نکالی حوصلے دونون نے جی کے — ہوا آنکھو کو اوس ہمدرد پر رحم
شفا بخشی برا ہو مہربانی — پرستش جو کرے دل سے ہماری — سکھائی منتر شیوگا تیری کے — دیا ہے رتبہ فرزند تمکو
کہا ہمنے کیا دلبند تمکو — دیے پھر بہر ہمراہی بٹک چار — جو دی کچھ شی وہ انگیکار کر لو — قبول عرض بے تکرار کر لو
بٹک کا گر بصدق دل کرے دھیان — نہایت صاحب دولت ہو انسان — بٹک کے دوسرے ہے نام دیوں — پرستش کا جہان مین ہے دوسرا پھل

ادھیای چوالیسوان بیان ظہور سومناتھ اور ملکا رجن لنگ کا

سداشیو بخشش کا کان سخن ہو — زر افشان صفا و امان سخن ہو — روایت ہے کہ دچھ اکبا شتا تھا — دلیر و صالح و کشور کشا تھا
ادا اک فرض خترجب کہ پایا — جناب چندرمان جی کو سراہا — عطا کین اپنی ستائیس دختر — عفیف و صاحب تقدیس دختر
اوسی پنجے مین تھی اک روہنی نام — وہی تھی اپنے خدمت مین سرافراز — دیا وہ سب سے منظور نظر تھی
وہی تھی اپنے ہمچشمون مین ممتاز — اوسے تھی عیش اور دنکو حسد تھا — کدورت دل مین تھی ارمان بجھا تھا
نصیحت کی کلیجو سے لگا کر — پدر سے چندرمان جی کو بلا کر — نصیحت کی کلیجو سے لگا کر

بھوشے درکار ہو تجکو طلب کر — عیان از نہانی ہمسے سب کر — کہا تم بھی یہین رونق فزا ہو — بہم خلقت کو نفعہ مدعا ہو
ہوئے شمبھو کرم فرما وہین پر — شرف ظاہر کیا اہل زمین پر — خلائق کو ملے اعزاز و اکرام — وہی مشہور اتر پیشر ہوا نام
یہ دیکھو استری کا فیض طاعت — ہوئی بارش پھلی پھولی زراعت

ادھیای اکتالیسوان بیان ظہور لنگ مہادیو جی کا مرت لوک مین زبانی سیوت پرانک کے

سدا شیو صدقہ کونین بخشو — نظر کو عین نور عین بخشو — بیان کرتی ہین یون شوبھ نکوذات — سنو یہ اتفاق وقت کی بات
رکھیشر ایکجا خلوت نشین تھے — سر کیلاس پر مسکن گزین تھے — غرض اک دن وہ ارباب پرستش — گئے لینے کچھ اسباب پرستش
ہوا شمبھو کے دل کو شوق مستی — ہوئی آمادہ عشرت پرستی — زنون کے پاس بے تابانہ پہونچے — کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے
ہوئین مجالب ہزارون صورت ہوش — ہزارون نے شراب وصل کی نوش — بیابان سے رکھیشر پھر کر آئے — شگفتہ غنچہ پژمردہ پائے
ہوئی غواص دریائے قلق مین — دعا یون کی سدا شیو جی کے تئین مین — کہ لنگ شکل گر کر گئکر زمین پر — نہ رغبت ہو کسی زہرہ جبین پر
اوسی دم لنگ شنکر گر پڑا صاف — جدا قالب سے ہو کر گر پڑا صاف — مگر اوس لنگ نے آفت مچائی — قیامت دیوتون کے سر پہ آئی
غریق بحر خون بتیاب تھا وہ — طپش مین صورت سیماب تھا وہ — اوچھلتا تھا دل سیدل کی صورت — ترپتا تھا پڑا بسمل کی صورت
قرار اوسکو نہ تھا دم بھر کہین پر — زمین پر تھا کبھی عرش بریں پر — برنگ شعلہ تہراتی تھی خلقت — حرارت سے جلی جاتی تھی خلقت
رکھون نے فرط غم سے ہوکی ماچای — حقیقت کی سری برمھا سے اظہار — ٹری تمسے حماقت کی ہوئی بات
بنے مہان شیو شنکر تمھارے — ہوئی خود رونق افزا گھر تمھارے — تمھین شیر پہ بانی چاہیے تھی — ادائی مہانی چاہیے تھی +
قدم دھو دھو کے چرنامرت لیتے — جگہہ شمبھو کو سنگاسن پہ دیتے — عوض مین تمنے اسکے بدعا کی — جہالت کی حماقت کی خطا کی
گرو جا کر سری گوری کو خوشنود — کہ ہو کچھہ آشکار اشکل بہبود — کرین تکلیف خود بہر ضرورت — مہارانی بنین آنکھہ کی صورت
غرض سب لکھہ ہوئی مصروف طاعت — دوہائی کھینچکر چاہی شفاعت — ہوا گوری کو جوش مہربانی — بنین خود صورت آنکھہ بھوانی
ہوا وہ مستقل لنگ آخر کار — ہوئی خلقت مین عشرت سے شمار — زمین پر آسمان سے پھول برسے
کہا پھر یون سدا شیو جی نے ارشاد — کرین سب لنگ پوجن بادل شاد — اسی سے حاصل آرام ہوگا — بس از مردن بخیر انجام ہوگا

ادھیای بیالیسوان بیان ظہور اندھکیشر لنگ کا

سدا شیو جی نشاط تازہ بخشو — ہر اک دم انبساط تازہ بخشو — اک اندھک نام دیو آکر یہین تھا — دلیر و سرکش و مسند نشین تھا
جو کی برمھا نے چشم مہربانی — ترقی پر ہوا زور جوانی — جو تھا وہ پر غرور و مردم آزار — ہوا جا کر رکھون سے گرم پیکار
گریزان چھوڑ کر مقتل ہوئی سب — مقیم کوہ بند اچل ہوئی سب — مگر وہ سنگدل لیکر اک انبوہ — بڑھا مانند دریا جانب کوہ
ہوئی طرفین سے تیر و زنی دوچھا — ادھر تھا فضل شمبھو شامل حال — گریزان ہو گیا دیو بد افعال
کیا تر ہت مین پھر وہ فتنہ برپا — بنا کر اوسمین بارہ کوس کا غار — چھپا دیو سیہ دل ہو کے مار

ادھیای انتالیسوان مہاتم برہمن تیرتھہ کا ۱۳۹

سداشیو صدقہ گنپت عطا ہو — مجھے سرمایۂ دولت عطا ہو — ہوا جسدم عیان خورشید روشن — گیا دشمنی کو فرزند برہمن
گوتنی بھی جگر مین سینگ مارا — کیا آغشتہ خون جسم سارا — ہوا یہ واقعہ جانکاہ جسدم — عزیزون نے مچایا شور ماتم
گوتو کو مالک خانہ نے ٹالا — بسان بغض دل گھر سے نکالا — گوتنی کی جو ایسی کینہ خواہی — بدن پر چھاگئی فورا سیاہی
سحر تھی صاف مغلوب شب تار — بنا کافور شکل مشک تاتار — گوتو پہونچی کنار رزبدہ پر — مبدل ہوگئے غوطہ لگاکر
سیاہی جسم انور سے ہوئی دور — ہوا وہ رنگ مشکی صاف کافور — جو دیکھا واقعہ عبرت فزا کو — ہوئی حیرت ستو بادبا وخاکو
غرض سب دیکھکر اغاز وانجام — ہوا پھر جانب کاشی سبک گام — ملی ناگہہ زن عفت گزین ایک — ہدایت اوسنی کی باخاطر نیک
چلا تو چھوڑکر تیرتھہ کہان کو — ملی مادر سوئی گیلاس جاے — ابھی جنت کو بیوسواس جاے
یہ دریا آب رحمت ہی جو ہی ہے — کیا پھولون کو جل پر واہ اوسنے — شتابی لی مکانکی راہ اوسنے
وہین ہی نبد کیس اک لنگ شنگر — وہین رہنے لگے خود با دل شاد — عفیف و پارسا و پاکدامن

اڈھیای چالیسوان بیان اترکیشر لنگ کا ۱۴۰

سداشیو ہو مجھے فکر مبارک — رہی ورد زبان ذکر مبارک — اتر رکھہ حابد دانا خردمند — سری برہما کی فرزند جگر بند
چلی ہمت دکن عزم سفر مین — ہوئی وارد وہ دشت کامدہر مین — ہوئی محو عبادت وان ن ومرد — جگر مین سوز الفت دلمین تہا درد
مگر زن تھی شریف و پاکدامن — تپب برتا عفیف و پاکدامن — بدل تے تابع فرمان شوہر — فدای نقش پا قربان شوہر
پڑی ناگہہ جہان مین خشک سالی — ہوئی سب غرق بحر خستہ حالی — دگر گون ہوگیا حال زمانہ — ہزارون مرگئے بے آب وداند
ہوئی جب اسطرح امسال بارش — دعا مانگو پی آرام خلقت — سبدل صبح سے ہو شام خلقت
جناب شیوسی دونون نی دعا کی — عبادت رات دن لا انتہا کی — برنگ فصل گل گلشن کو آئے
سداشیو جی سری گنگا کی ہمراہ — قبول عرض کو پہونچی بصد جاہ — اوسی دم زن سے کی فرمائش آب
تلاش آب مین جسدم چلی زن — سری گنگا نجشا نقد درشن — ملی خاک قدم ماتے پر اوسنے
کہا مادر براہ مہربانے — عنایت کیجیے تھوڑا سا پانی — اسیدم آب تر ہوگا نمودار
اوسی تدبیر سے پانی کو لیکر — ہوئی وہ نازنین پابوس شنکر — سنائی آمد فصل بہاری
اوسیدم حاضر خدمت ہوئی کہہ — اسیر حلقہ طاعت ہوے رکھہ — یہین پر آپ رہیی رونق افروز
کہا وابستہ دامن تمہاری — ہمین مد نظر ہے زن تمہاری — عبادت کے چمن کا گل ہمین دے
قبول اوس پاکدامن نی کیا جب — سری گنگا ہوئین مسکن گزین تب — کہا ہم خوش ہوئی اے پاکدامن

وہ بھی حال سدا برہم رہی گا | پدر سے ہمکو غم ہر دم رہے گا | بڑھی با حسرت و افسوس آگے | رہی خود ہٹ کی بارہ کوس آگے

ادھیای سنتیسوان بیان مہاتم رودراکچہ کا زبانی سوت پرانک کی

سری شیو بھوبغیض ذکر والا | زمین شعر ہر گردون سی بالا | جناب سوت جی گرم بیان مین | زبان صاف ہے گوہر فشان مین
نہین جس آدمی کو قدر پارتہ | زمانی مین ہی جنم اوسکا اکارتہ | نہین جو جو طاعت بہر بہود | برابر ہی جہان مین بود و نابود
تبسم ہیچ ہے لطف جہان ہیچ | تکلم راگان نطق زبان ہیچ | ملیگا پھل گلستان جہان سے | جو لیگا نام شیو شنکر زبان سے
بروز عاقبت کچھ غم نہوگا | مشرف مین دیوتا سے کم نہوگا | جو پہنے دانۂ رودراج کوئی | وسی دریافتہ ہو طرز نکوئی
بھبھوت آئینہ کرخ پر لگائی | غبار غم کبھی دل پر نہ پائے | جہان مین نام شب بہاگیرتھی ہی | مگر رودراج نرمل سرستی ہے
سری جمبا بھبھوت انسانکو ہے | فروغ اس سی سدا ایمان کو ہے | کری دھارن جو ان تینو نکا اشنان | اوسی ہر دم ہی ترلبنی کا اشنان
رکھیشر کہ رہے ہین ای مہاراج | تمھین ہو کشور انش کی سرتاج | بیان دانۂ رودراج کیجے
کہا حاصل جو گیارہ سو ورن دانی | عیان افسانۂ رودراج کیجی | تن عریان کو شکن پیرہن ہون
سرو زنار و ساحد صد و سر مین | بہ تفصیل اسطرح زیب بدن ہون | طلب جو شی کری سو جو دیجاے
اگر رودراج مالا سے کری جاپ | نمایان صورت بہبود ہو جاے | برای عیش مالای گہر ہو
پی اولاد ہو مالا سے بلور | حصول مغفرت ہو دور ہون پاپ | حصول مال کو مالای زر ہو
رہے جس سے سدا رنج و الم دور

ادھیای اڑتیسوان بیان تفصیل لنک مہادیو جی کا

سدا شیو اوج پر شان سخن ہو | زبان خامہ شایان سخن ہو | رکھیشر کہتے ہین ای چشمۂ جود | کہ کتنے لنک ہین عالم مین موجود
کہا تعداد ہی خارج بیان سے | برون اندازہ وہم و گمان سے | مگر پارہ جو گفتہ از بام ہین یہ | سدا حاجت روای عام ہین یہ
کسیجا اک برہمن تہا خردمند | مثال دیدۂ و دل دوستی فرزند | کیا اونکو سپرد اہل خانہ | ہوا خود جانب کاشی روانہ
پس از چندے کیا جام اجل نوش | ہوا وہ بار مستی سی سبکدوش | زن و فرزند روئی صورت ابر | ہوئی تقدیر راضی کیا صبر
زن بیوہ نی فرزندونکو بیاہا | بدل سر رشتۂ الفت بناہا | جہیا تہا جو کچہ سرمایہ زر | کیا تقسیم دونون کو برابر
جو پیغام اجل اوسکو بھی آیا | دم مرگ اپنی بیٹونکو بلایا | کہا کاشی کو لیجانا مری بچھیل | وصیت کو نجانا عیش مین بھول
سو باد اوسکا تہا فرزند نکو تاکید | بجا لایا وصیت حسب ارشاد | چلا جاتا تہا خوش منزل بمنزل
مکان مین اک برہمن کے کہین وہ | ہوا اک رات کو مسکن گزین وہ | نہ مطلق اوسکے بچے کو دیا شیر
برای شیر جیسے پہ پکارا | گئو کا جب برہمنے دوہا شیر | سزا پائی عبث بچہ بیگانہ نے
جو ہو گا کل گریبان سحر چاک | کرونگی اوسکا سینگو نسے جگر چاک | عذاب لاحقہ ہو جائیگا دور
سنی جب اوس مسافر نی یہ تقریر | ہوا سکتی کا عالم شکل تصویر | سحر کو دیکھیے چل کر تماشا

اوسی کی سر کو لی آ تو شادی
مٹی خلقت کی دل کی اضطرابی
غرض سب دیوتا پونچے اوسی کو
وہ لائی فیل کیے ندان کی سر کو

سدا شیو جی نی سر تن ہی ملا کر
اوسی دم ڈال دی روح اکر
ہوئی سب نغمہ خوان مانند بلبل
چچا ہر سو مبارکباد کا غل

محل مین اونکو لیکی سانہ پونچے
برنج دلبش و مہولانا تہ پونچے
پسر نے سر جھکا مون پر جھکایا
مہارانی نی چھاتی سے لگایا

کیی موتی نچھاور چشم تر سے
ہوئین خوشنود دیدار پسر سے
غبار دل سٹا غصہ ہوا کم
خوشی سی کھینچ لین تکئین اوسیدم

اڈہیای پینتیسوین جانا سوام کارتک یعنی اگن تیر کا پرکرمان کی اسطی اور ماہ ہونا گنیش جی کا

سدا شیو جی بفیض مدح عالی
سخن ہو غیرت افزائے لآلی
سری گوری سی شنکر سی کسی روز
ہوئی یون گفتگوئی فرحت اندوز

اگن تیر اور سری گنپت ہین جرار
دلیر و زیرک و ذیفہم و ہشیار
برابر دونون منظور نظر ہین
جو یہ دل ہین تو وہ لخت جگر ہین

شباب آیا ہوا اک عالم نور
ہوئی شادی کی قابل چشم بدور
ادا کر دیجیے فرض پسر کو
کرو تعمیل حکم شاستر کو

غرض دونونکو شبہونے بلایا
بصد الفت کلیجے سے لگایا
کہا نور نظر پیاری تمہین ہو
ہماری آنکھ کی تاری تمہین ہو

غبار آئینہ دل پر نہ لاؤ
بہم پر تہی کی پی کرمان کو جاؤ
قدمبوس اگی جو اول پسر ہو
اوسیکی رسم شادی بیشتر ہو

اگن مکھ تیر کچھ سوچے نا انجام
گئی فوراً پی تعمیل احکام
پڑہی استت سری گنپت نی یکبار
جھکایا سر بجالائی نمشکار

ہدایت کی جو عقل راہبر نے
لگی دونونکی پرکرمان وہ کرنے
پرستش دہو پی بار سے کر کے
گری قدمون پہ مادر کی پدر کے

کہا ایفای وعدہ کیجیے آپ
جو ہی اقرار بخشش دیجیے آپ
پدر مادر کی پرکرمان ہی افضل
زیادہ دورہ پرستی سی ہی پہل

کہ سب تیرتھ یہان ہین دست بستہ
زمین و آسمان ہین دست بستہ

اڈہیای چھتیسوین شادی ہونا سری گنیش جی کا اور خفا ہونا سوام کارتک کا نارد سے غریب سے

لے شمبو براے مدح خوانی
زبان خامہ کو رطب اللسانی
سنا جب یہ کلام نیک بنیاد
سری گوری سدا شیو جی ہوئی شاد

کہا تم لخت جگر دلبند ہو تم
جوان بخت و سعادتمند ہو تم
جو تمہین دونازنین سر مایہ فخر
باسم پاک سدہ و مدہ شہور

سری گنپت کو اونکے ساتھ بیاہا
خوشی سی عہد مستحکم بنا ہا
ہوئی دونونسے پیدا دو جگر بند
دلیر و صاحب جرات خردمند

اگن مکھ تیر کا اب حال سنیے
بگوش دل سنیا احوال سنیے
بس از تعمیل ارشاد سدا شیو
طبیعت کو ہوئی یاد سدا شیو

غرض پونچی وہ جبدم قرب گیلاس
سری نارد پی درشن گئی پاس
ہنر مین علم و دانش مین برابر
تمہین کس عقل و دانائی سی بالا

کہا تم اور گنپت ہو برادر
دیا حکم سفر گھر سے نکالا
خوشی سی کی سری گنپت کی شادی
اونہین دی عیش تمکو نامرادی

برابر چاہیے دونون پر الطاف
زمانی مین نہین یہ طرز انصاف
یہ سنکر زلف سان برہم ہوئی وہ
خوشی مین ہمکنار غم ہوئی وہ

ہوئی ہرگز نہ رونق بخش گیلاس
سری نارد نے یون تر غیب دہری
ادہر آکر سدا شیو کو خبر دی
سنا جب استرا حوال فرزند
چلی مادر پدر دو بال فرزند
لگی جوش محبت سے لگایا

نصیحت سی ہوئی چین برجبین وہ
ہوئی اک کوہ پر مسکن گزین وہ
سدا شیو کو گمان تھی ناب فرقت
لگی رہنی وہین پر خود بدولت

غرض وہ بہرا مداد دلاور
چلین جو شان خرو شان شکل اژدر
عجب اک تہلکہ شکنون نی ڈالا
کہ رن مین مچگئی آفت دوبالا

اودہر یہ سمت برابر کہاتی تھی
اودہر وہ تشنہ لب خون چاہتی تھی
سرو شکا ہوگیا عالم یہ رن مین
ادہر کاٹا اودہر جنو شکا دہن مین

غرض سب لشکر جرار بھاگے
جوان و افسر و سردار بھاگے
طبیعت مین تردد یاس دلمین
نہایت خفت و سواس دلمین

گئی رنمین سری بھگوان نی آکر
ہوئین شکستین وہ اشتر دہیان نی الفور
سری گنپت نی حملہ کرکی یکبار
کچل ڈالی ہزارون مرد جرار

پریشان ہوکی بھاگی فوج یکسر
پڑی اک بشن جی پر ضرب سخت
ہوئی حیدم وہ جنگ مختصر طول
سدا شیو جی او مٹھی خود لیکی ترسول

وہ دن تہا یا قیامت تہا بلا تہا
زمین و آسمان مین زلزلا تہا
چڑہا لرزہ سا اک جسم جہان پر
سہی جاری تہا خلقت کی زبان پر

نہ جنگ ایسی سنی گوش فلک نے
نہ دیکہے دیدۂ جن و ملک نے
پڑی ضرب گران شمبہو کی تن پر
زمین پر گر پڑا اترسول انور

جو دیکہا یہ سدا شیو جی نی سمان
لیا دست مبارک مین دہنک بان
سری گنپت نی اک موسل چہوڑا
دہنک بہی گر پڑا ہوکر دو پارا

ہوئی ہیبر بشن جی آکر مقابل
ہوئی آویزش کامل دوبارہ
ہوا وہ چکر اقدس پارہ پارہ

مچا اک شور و غل عرش بریں پر
سدا شیو نی لیک کر بی تحاشا
وہین تن ہی سر گنپت نی تراشا

سری نارد نی دیکہا جبکہ یہ طور
کیا واقف سری گوریکو نی الفور
کہ جس سی غصہ گوری فرو ہو

اڈہیای چونتیسوان زندہ ہونا سری گنیش جی کا ہادیو جیکی حکم سی

برای حفظ ادب گرامی
ملی شمبہو مجہے طوق غلامی
سنا جب اسطرح کا حال پر درد
سری گوری نی کہینچا اک دم سرد

لسان ابر نیسان ہوکی گہنگہ
دفور غم سے پیراہن کیا چاک
جگر مین سوز غم دلمین بہرا تہا
مقام عیش اک ماتم سرا تہا

خواصونکی حواس و ہوش تہی گم
مچا کہرام برپا تہا تلاطم
وفور درد و غم سے آخر کار
ہزارون اپنی شکتین کین نمودار

ہر اک فتنہ تہی آفت تہی شبنم تہی
درخشان ہاتہ مین تیغ دودم تہی
یہ فرمایا مہارانی نے یکبار
کہ تم گردو ایہی پر سے لے نمودار

چلین شکتین غرض چار و نطرف کو
جدہر ہر بہو نچین مٹایا صف کی صف کو
لگین کہانی وہ انسان جری کی
ملک کو دیو کو جن کو پری کی کو

جسے پایا اوسی مارا وہین پر
چڑہا لرزہ تن گاؤ زمین پر
یہ عالم دیکہکر گہبرا رہا تہا
فلک رہ رہ کی چکر کہا رہا تہا

ہوئی جیدم یہ شکل باس پیدا
سدا شیو کو ہوئی وسواس پیدا
کہا کچہ ایسی تدبیر نکو ہو
کہ جس سی غصہ گوری فرو ہو

کہان یہ حوصلہ لیکن کسیکو
غرض سب دیو تونکولی کی ہمراہ
سری نارد گئی بانالہ و آہ
جہکایا عاجزی سی سر کو یکبار
ملا تہے یہ خاک استان کو
ادب سی یون کیا گویا زبان کو

قیامت ہوچکی بس خاتمہ ہو
زبان سی ہے ہمین چشم تکلم
ترحم ہو ترحم ہو ترحم
کہا زندہ میرا لخت جگر ہو
رکہو نکا دیو تو نکا ہو وہ سردار
تو ہو بچہ شکل بہبودی نمودار

یہ شکتین ورنہ کہودینگی جہانکو
پہری سب دیوتا بادیدۂ زار
حقیقت کی سدا شیو جیسے اظہار

ہوا سہرا اسطرح ارشاد شنکر
ہر اک نے لاکہہ سر ٹیکا پنایا
سر گنپت نہ ہرگز ہاتہہ آیا

پہری سب دیوتا پہر ا صد افسوس
کہا اوترے جو وقت سحر آئے
مگر یہ شرط ہے پہلے نظر آئے

شہادت خود بدولت نی جو چاہی — گواہون نی ندی مطلق گواہی — براہ غرو توقیر وسعادت — سری سورج نی فورا دی نجات
سری سیتانی سبکو بد دعا دی — گواہونکو اوسی ساعت سزا دی — گودہ کا سنہ ہوا کلجگ مین ناپاک — لگا پہلکو وہین ہنی خاک
ملا یہ پہل سنال کیستکی کو — نہین بہاتا بشیشر ناتہ جی کو — اوسی دن سی ہمانین بہ ہوا رسم — اگن مین جو پڑا فورا ہوا بسم

ہاتھہ جسپر تھہ جیکا پہلگو در ماسی نمودار ہونا اور جانکی جی کا پند دینا



اوہیا کی تیسون نامقبول ہونا کل چنپا کا سری نارد سنکی بد دعا سی

سدا شیو ہو مجی ذوق عبادت — مری گردنین ہو طوق عبادت — کہا یون سیتا جی نی انجمن مین — کہ مورت ہی کوئی شب کی ڈگر مین
وہان جاتی ہی خلقت سر کی بل سی — مرادین ملتی ہین درشن کی پہلی — سری نارد کرم بخش زمانہ — ہوئی اکدن بی درشن روانہ
بزیر نخل چنپا بر سر راہ — کمین ٹہہری مہ دم لینی کو ناگاہ — برہمن اک بگل منتشر تہا — برنگ سایہ زیر نخل ترہتا
سری نارد نی فرمایا زبان سی — کہ تو ای برہمن آیا کہان سی — کہا تا شام پہر تا ہون سحر سی — گدائی کے لیے آتا ہون گہر سی
سری نارد یہ سنکی کلمۂ زود — گئی مندر کی اندر شاد و مسرور — ادب سی جبہہ سائی کر کی بارہی — مقام خاص کو نارد سدا ری
ملا رستی مین پہر وہ مرد مجہول — جو آتا تہا چلا ٹوری ہوئی پہول — سری نارد ہوئی پہر کرم گفتار — کہ پہر جاتا ہی تو ای مرد ہشیار
بہانہ سی کہا بہر کر دم سرد — تلاش تو تمین جاتا ہون پہر درد — سری نارد گئی فورا سنجر پاس — طبیعت مین ترددو مین دواس
عوض جا کر بصد شیرین زبانی — ہوئی استفسر راز نہان نی — کہ مین وقف نہین اوس برہمن سے
ہوا نارد کو جوش اضطرابی — کہا چنپا لی سردار زمن سے — بصد ذوق پرستش گلفشان تہا
سری نارد ہوئی افسردہ خاطر — برہمن پیش مورت بید خوان تہا — فغان کرتی ہوئی آئی دل افگار
کہا یہ برہمن بابل ستم ہے — ستم ہی نازنین خلقت کا دم ہی — لہذا معتقد ہے حاکم شہر — فن جادو مین ہی علامہ دہر

سدا شیو جی کہا لشکر ہمین ہین — سیر سرا ای بحر و بر ہمین ہین — ہمارا سمبھو بھولا ناتھ ہی نام — ہماری قدر تین ہین شہر و عام
کہا مین مین ہون برای پاسبانی — بجانی دونگا بی حکم بھوانی — کمر جب کیا شب نی ارادہ — ہوئی وہ شکل محشر ایستادہ
کہا اندر جو رکھی کا قدم کو — روان ہوکا وہ اقلیم عدم کو — گنون نی آگی سمجھایا دوبارا — کہ ہی تو کون ای طفل خود آرا
یہ ہی بیفایدہ تقریر تیرے — قضا شاید ہی دامنگیر تیری — سری گنپت کمر کب مانتی ہی — گنونکو مثل پشہ جانتی ہے
گنون نی جاکی لشکر سی کہا حال — نصیحت کچھ نہین کرتا وہ اقبال — کہ اوہ نوجوان شکل اجل ہین — جبین پر چین ہی ابرو مین بل ہی
کہا شیو جی نی جاکر مٹا دو — جو گستاخی کری فورا سزا دو — گنون نی آگی سمجھایا مکرر — کہ تو ہی کس لیی خامی ہی بارہا
عبث ہی او عالی کینہ جوئے — مگر بیفایدہ بیہودہ گوئے — ابھی ہی خیریان ہی دو ہوجا — بہ نگ بوی گل کافور ہوجا
جوانان جری سی جنگ جو ہی — ابھی ناداں ہی بچپن ہی کی بو ہے — سری گنپت کا تنا اقبال پاکر — ہوئی جوش غضب سی حملہ آور
نہ دیکھا جب جوانون نی گذارا — گریزان پس شب پہونچی دوبارا — کہا وہ ہی جوان امادہ جنگ — کہان ہی شوقسی دلدادہ جنگ
سدا شیو جی نی فرمایا یہ سب سے — کرو فصل اوسکو تم جاکر غضب سے — لیے گرز گران پہونچی وہ جرار — مسلح ہوکی باہم پھر پیکار
کہا ہنس ہنس کی ای ناداں بطلق — نہ لی کردن پہ اپنا خون ناحق — ابھی کم سن ہی نادانی کی دن ہین — حماقت کی پشیمانی کی دن ہین
کہا مجکو کسیکا غم نہین ہے — مرا کچھ زور بازو کم نہین ہے — مگر تم زندگانی سی ہوئی سیر — قضا لائی تمہین شاید یہان گھیر
کرونگا عالم طفلی مین وہ جنگ — کہ پیر چرخ بھی ہوجائیگا دنگ — پشیمان العرض آئی وہ پھر کر — کہا سب ماجرا قدموں گر کر
کہا اب جنگ ہی ہمکو بھی منظور — طریق آشتی ہمت سی ہی دور — کہ شب بین طلائع فرمان گورنجا
جہان مین بد ہمارا نام ہوگا — یہ قصہ سب مین طشت از بام ہوگا — کرینگی ہر چہ بادا باد اہم سہے

اوہیاں تنہتیسوان بار اجاتا گنیش جی کا صاد یوجی کی ہاتہ سے لڑائی

سدا شیو جی عطا ہو خوان رحمت — کہ ہو نہین مستحق نان رحمت — وہ گن سب متفق ہوکر پہرائی — اٹھنڈ کرا بر کی صورت گہرائی
ہوئی جی کہو لکر سرگرم پیکار — کیے حملے پہ حملے دار پردار — چڑہا کر آستین تیور بدل کر — ہوئی گنپت بھی آمادہ سمبھل کر
لیے موسل بھجای تیغ بران — پلی دل مین مثال شیر غران — جبکے جوش غضب سی مسلح فکو — کیا صاف ایکدم مین صف کی صف کو
جوانان جری آخر کو بھاگے — گئی نالان سدا شیو جی کی آگی — اودہر سر لوک مین جاکر شتابی — کہا نارد نی حال اضطرابی
سری وشن اودہر بر جہالی فوج — چلی جو شان خروشان صورت موج — جناب اندر بھی لشکر لیی ساتہ — ہوئی یا بوس لشکر باندہ کر ہاتہ
دیتون کی بھی لشکر خیل در خیل — پشاچ اور بھوت پہونچی صورت سیل — ہوا ہر یون سری برہما کو ارشاد — پڑی کسطرح کی مشکل یہ افتاد
مقام الامان جائی خطر ہے — خدر ہی الحذر ہی الحذر ہی — گنون کو میری چالاکی سی مارا — بڑی شوخی سی بیباکی سی مارا
نہین واقف وہ حکم نی خلل ہے — سن طفلی مین لڑتا ہی اجل ہی — اسمین خیریت ہی رفع شر ہو — کہ دامان زمین خون سی نہ تر ہو
یہ سنکر ہی پرتوی کی بھی نہو جای — کہین بیوقت مین پلی نہو جاے — کہا کیون سر پہ لاتا ہی خرابی — کہا کیون سر پہ لاتا ہی خرابی
او بجتا ہی سدا شیو کی گنون سی — تجھی نسبت ہی کیا روئین تنو سے — وہ ہین کوہ گران تو صورت کاہ — وہ شیر پیر ہین تو شکل روباہ

الٰہی تا کجا دختر جوان ہے — ہو دہر شوہر ضعیف و ناتوان ہے — نہین یہ دسترس شادی کی نہین — کسیجا خانہ آبادی کرون مین
اگر حاکم نہایت ہی نکو ذات — دیا کرتا ہی اکثر مجکو خیرات — زر و لعل و زمرد گوہر و سیم — یہ ظالم نصف کر لیتا ہی تقسیم
دیا گو دان اج اوستی وقضا کار — یہ ہی تقسیم کر لینی کو طیار — نہین ہی مجکو اس حصی مین یارا — کرون یہ فعل بد کیونکر گوارا
سری نارد نی سنکر قصہ جور — گزارش کی سدا شیو جی ہی انی الفور — اسی گیر و توانائی یہ صولت — فقط ہی خود بدولت کی بدولت
عدو ہی صاحب تقصیر ہی یہ — جہانمین واجب التعزیر ہی یہ — کہا مجبور ہون پابند عادت — کس و ناکس کو دیتا ہون سعادت
گل چینا چڑہاتا ہی جو کوئی — مین خود کرتا ہون اوسکی حکم جوئی — یہ چینا کی چڑہاتا ہی سدا پھول — لہذا ہی عنایت اسپہ مبذول
لیا انمردن نہو کی پیش عیب — ملیگا درجہ مکت اوسکو لاریب — ولیکن کچہ پی عبرت سزا ہو — کہ تا سرزنہ اورن سی خطا ہو
دعا نارد نی دی یا صد کدورت — کہ ہو یہ بچیارا جیس کیصورت — جو مارین دست اقدس سی سیرام — کری یہ گلشن جنت مین آرام
کہا چینا سی تو ہی سخت مغرور — سدا شیو کی حضوری سی ہی دور — کبھی شمبھو کو بوئی گل نہ بہائی — گل و برگ و ثمر بالکل نہ پائی

اوہیای تیسون بیان پیدایش گنیش جی کا اور نام مہادیو جی کی گنیش

سدا شیو جی عطا ہو نیکنا می — ہم ہو دولت یا دگرامی — سری گنپت کی پیدایش کا احوال — سنین سب سادھو معین نیک اعمال
سری گوری مہارانی کسی روز — سہر کیلاس پر تہین وقت افروز — کہڑی تہین ہہ مین دہر سب دست بستہ — خواصین تہین مودب دست بستہ
یہ دیکہکر حال دہن کی درفشانی — سدا شیو کی نہایت گن ہین گستاخ — جری ہین شوخ ہین برفن ہین طناز
عرو خو پسندی ہی جو سر مین — چلی اتی ہی بیباکانہ گہر مین — ہمارا کچہ نہین پاس ادب ہی — مقام حیف جائی پر غضب ہی
سنا جب یہ کلام خشم اگین — خواصون نی بقول مصلح الدین — اگر شہ زور را گوید شب است این — بباید گفتن اینک ماہ و پروین
براہ بندگی و خیر خواہی — کیا حفظ سخن دیگر گوائی — وہ بولین ہمنشینان نکو ذات — ہماری رای ناقص مین ہی یہ بات
مقرر الگا دربان ہی کوئی — تعین تا بع فرمان ہی کوئی — بغور آئینہ دل مین کیا غور — نہ دیکہی اس سی بہتر مصلحت اور
غبار آئینہ دل پر جو چہایا — بدن کی میل کا تبلہ بنایا — مہربانی نی بجہد مہربانی — عطا کی روح بخشی زندگانی
شجاعت شکل تورانی سی پیدا — سعادت لوح پیشانی سی ہویدا — بچشم و سر بجالائی نمشکار — سری گنپت ہوئی پیدا گرم گفتار
کہ ای مادر مجہی ارشاد کیا ہے — جہانمین باعث ایجاد کیا ہی — ہوا مادر کی دلکو جوش الفت — شتابی کہولدی آغوش الفت
بصد اشفاق پیار مین بٹہایا — بغلین لیکی چہاتی سی لگایا — سمجہکر جان و دلسی نور دیدہ — سری گنپت رکہا اسم حمیدہ
کہا تم تخت دل نور نظر ہو — ہماری جان ہو جی سو جگر ہو — مسلم در پہ جا بیٹہو شتابی — نہو باد صبا کو بار یابی
پرندہ بہی نہ پر ماری خبردار — نہ آئی لا کہہ سرداری خبردار — یہ فرماکر زبان سی بی تامل — کیئین انشان کو با صد تجمل
پی تعمیل ارشاد ہوا نے — گیے در پردہ بہر پاسبانی — ہجوم حسن و خوبی سا تہین تہا — بجائی گزر موسل بار تہین تہا
بصد حشمت بصد شوکت بصد جاہ — سدا شیو جی اودہر سی ائی ناگاہ — جلو مین کفش بردارن نامی — ادب سی اگی اگی اہتمامی
محل مین جبکہ جانیکا کیا عزم — سری گنپت ہوئی آمادہ زم — کہا تم کون ہو ائی کدہر سی — تمہین کیا واسطہ غیر و نکی گہر سی

ترا قدرہی بسان حوصلہ پست — ادہر مین سب گمان بالا زیر دست — کہان تو اور کہان وہ فوج سفاک — چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اسیمین خیری ایدل شکستہ — کہ چل شمبھو کی اکی دست تستہ — نصیحت پر نہ کنپت نی کیا غور — سری برہما پری شنکا کی نی اتھوا

گذارش کی اوسی منظور شہر ہی — یہ سنکر عین غصہ مین غضب سے — سد اشیو جی نی فرمایا یہ سب سے

پشاچ اور بھوت سب جن و بشر جمع — چلین مثل بلائی ناگہانے — گرین مانند قہر آسمانی

غرض سب اپنی اپنی لیکی لشکر — چلی فوراً بہ شکل باد صرصر — بسان افت تازہ لیا گھیر

سری گنپت نی دی داد شجاعت — کہ تہی بیشک وہ استاد شجاعت — گرایا سر پہ سر لاشی پہ لاشا

لڑنا سری مہادیو جی کا گنیش جی سی



ملایا خاک مین لاکھونکو مل کر — کیا سرمہ ہزارون کو کچل کر — لپک کر رتھیونکو مارتی تہی — بصد جوش غضب للکارتی تہی

پلیغانی ہوئی دریای خون کی — کہ کشتی غرق ہو گردون ولی کی — پڑی فوج گریزا مین یہ ہل چل — ہوا سی جسطرح پتا ہی بادل

کہین توڑا کسی راتھ کی سر کو — کسیکے ہاتہ باندہی سر کو توڑا — کسیکے گردن خنجر کو توڑا

کسیکا سر کچل والا قدم سی — خنا کیطرح مل والا قدم سی — کسیکا خود چار آیینہ توڑا

جگر پر زخم تہی سینیو مین بہی جاغر — نظر آتی تہی اک کیفیت باغ — سنا مارو نی جب احوال پیکار — تو کین مایا سی دو سنگین منوہار

دہن کہولی اک آفت کی نشانی — بلا کی یا قیامت کی نشانی — ہزارون ہاتہ تہی شکت دوم کی — سلاح جنگ ہاتہونمین ستم کی

سرپا رتہ پہ جل دھارا کری خوب | پڑہی اشلوک جو شب کو ہین مرغوب | سفید اک پارچہ پہر لیکی شفاف | غبار و گرد سے پارتہ کری صاف
کری پہر شب کی پوجا صدق جیسے | جو دن ہی باس ہی گندم سی گل سے | بذوق دل گل خوشبو چڑہائے | گل سوسن گل شبو جڑہائے
جو ہو فارغ طفیل ہنگوتی سے | ارگ سی دھوپ دیپ و آرتی سی | پڑہی اشلوک کچہ استت سنائی | لگائی بھوگ گلکندی بچائے
کیا مرشد سی ہی جس نتر کو یاد | کری اوسکو بہی سمرن دل شاد | گل تراور جل پارتہ پہ چھوڑی | بسرجن کر کی پوجا پاتہ جوڑی

اوہیای انتیسوان بیان مین تعداد پارتہ اور کذرانی پہول واسطی ہر مطلب کی

سدا شیو مجکو توفیق بیان ہو | سمند خامۂ مشکین روان ہو | رکہیشر کہتی ہین باجوش یانی | کہ ای دانای اسرار نہانی
پتی ہر مطلب دلہای ناشاد | بیان کر دیجیی پارتہ کی تعداد | ہوئی تب سوت جی گرم سخن یون | کیا ست تازہ احوال کہن یون
کہ ور انسان اگر پارتہ نبائی | سیر سلطنت دنیا مین پائی | نبائی لاکہ پارتہ ہو کی دلشاد | تو قید سخت سی ہو جای آزاد
نبائی نصف گر لنگ گرامی | شفا حاصل ہو بائی نیکنامی | چہارم ہی مقرر بہر شادی | بشرکی دور ہو سب نامرادی
فقط اک حصہ ہشتم اگر ہو | فن و علم و ہنر سے پر ور ہو | نبائی دس نفر ارانسان شتابی | تو حاسد پر گری برق خرابی
نبین دس سو اگر پا انکساری | تو پائی فیل و تازی کی سواری | کرو رپنج سی ہو پایہ ملکت | بہم عقبی مین ہو سرمایہ مکت
جپی گر ستر مرتو نجی لک پنج | ملین سمبو کی درشن بغیم و رنج | اگر اک لاکہہ با صدق و صفا ہو | تو پاوے اگلے جنم کا ماجرا ہو
پی ز پہول پارتہ پر جڑہائی | گل صد برگ و نیلوفر چڑہاوی | گیاہ سبز و تر سی مغفرت ہو | بخیر انجام رو ر عاقبت ہو
چڑہائی گرد تلسی رہ ہو کی خرسند | سدا شیو جی عطا فرماوین فرزند | برائی مکت تلسی دل چڑہائی | ہر اک خوشبو کا پہول اور پہل چڑہائے
ہی نخل کیتکی چمپا برابر | یہی دونون ہین نامقبول شنکر | رکہیشر پہر براہ خاکساری | ہوئی سرگرم نطق انکساری
کہ ای دانای اسرار جڑ و کل | کہو تعداد وزن غلہ و گل | جناب سوت جی نی ہو کی ارشاد | بتائی سب مفصل وزن و تعداد

اوہیای تیسوان نامقبول ہونا کیتکی کا بہ سبب دعای سری جانکی جی کی

سدا شیو جی ادہر بہی چشم اخلاص | ملی مجکو رسوخ بندہ خاص | رکہیشر پوچہتی ہین سوت جی سے | ہوا کیا جرم چمپا کیتکی سے
کہا یہ ماجرا قصہ طلب ہے | سنو گر ذوق تفتیش سبب ہے | سری سیتا سری لچمن سہت رام | ہوئی جب جانب صحرا سبکگام
عدم کی راجہ سر پتہ نی لی راہ | سری لچمن سی فرمایا کہ جاو | برائی پندوان اگر و زباری | گئی دریای پہلگو کی کناری
سری لچمن سی فرمایا کہ جاو | شتابی منڈپ کا سامان لاو | ہوئی وہ چشم دسری کام فرسا | مگر لانی مین گذرا اونکو عرصا
نہ تہی ہر گز اونہین تاب صبوری | چلی خود بہر سامان ضروری | او ہر یہ ساتہہ گذرا قضا کار | ہوا اک ہاتہ پہلگو سی نمودار
ندا آئی سری جی رتہ ہمین ہین | مقام خلد مین مسکن کرین ہین | اگر تم پنڈ دیکر ہمکو دل سیر | کہ سامان ضرورت مین ہوتی دیر
مہارانی نی بالو کا دیا پنڈ | خوشی سی راجہ سر پتہ نی لیا پنڈ | کیا شاید اکن کو کیتکے کو | گو و تاکو اور پہلگو ندی کو
مہاراج او ہر آئی جو پھر کر | لیی سامان سمیت راہ برابر | کہا سارا مہارانی نی احوال | سنایا سب اونہین گذرا ہوا حال

	دنیون فی بھی کرکی جبہ سائی	برابر دولت عظمی یہ پائے	

اوہیای چھبیسوان تعریف پوجا اور ترتیب پرستش اور راہ گیان کی

سدا شیوجی مین ہون شایان رحمت	میسر ہو مذاق خوان رحمت	سری برمہایہ فرماتی ہین لب سی	کہ بہتر جامۂ انسان ہی سب سے
یہ ہی وہی رتبہ و وجاہ و دیشان	بنا ہی اشرف المخلوقات انسان	ملک سی عقل و دانائی مین تیز	عبادتمین ہین جبین سائی مین آگے
برہمن سی سوا اپکی نہین مین	جو ہو مشتاق بید و شاستر مین	مناسب ہی سدا اپنا کری کرم	لہی گرم پرستش بادل نرم
مثال اینہ مشتاق دل ہو	طریق بندگی مین مستقل ہو	نہ اردن جب یہ ری کرم کو فوق	مقدم جانتی من صاحب ذوق
عبادت کرم سے لیکن سوا ہے	یہی راہ حصول مدعا ہی	مگر طاعت سی ہی سمرن زیادہ	کہ ہو جس سی ورد دولت کشادہ
ولیکن دیہا نکو سب پر شرف ہی	گہر بی بہان دل مثل صدف ہے	مناسب ادمی کو ہی بہر حال	کری ہر دم پرستش فارغ البال
جہانمین وہی غم ہی ستم ہی	یہی سمجھی غنیمت ہی جو دم ہے	ہمیشہ لنگ پوجا چاہی ہے	بدل راہ پرستش کو کری طی
	سری گورو نکو نندی گن کو پوجی	قریب خورمہ روشن کو پوجی	

اوہیای ستائیسوان بہان ترکیب پوجا اور کرم اچار وغیرہ کا

سدا شیوجی ادہر ہی داد رس ہو	پی مظلوم غم فریاد رس ہو	سری برمہانی از راہ عنایت	رکھو نکو اسطرحی کی ہدایت
مناسب ہے پی مرد نکو ذات	اوٹھی جب دوگھری باقی رہی رات	کری دلسی سری بھگوان کو یاد	کہ جنسی گلشن ہستی ہی آباد
تصور مین گرو کا کری درشن	ملی ماتی یہ خاک پای روشن	نہو جبتک گریبان سحر چاک	نہ تابی دانتونسی منہ کری پاک
فراغت کر کی اپنی کرم سی پہر	کری اشنان آب گرم سی پہر	نہانی مین مگر اتنا رہی یاد	شمال اور جانب مشرق ہو استاد
بچھائی آسنی بیٹھی زمین پر	لگائی کھور کا فشقہ جبین پر	نہ پاوی کھو صندل کا تلک دی	نہو صندل فقط جل کا تلک دی
کری بعد اسکی سندھیا با دل شاد	یہی ہی مالک ہستی کا ارشاد	کری پہر آچمن شنکا دہری دھیان	پرستش کا کری تیار سامان
کری گورو کو یاد اپنی یکبار	جھکائی سر بجالائی نمشکار	کری سنکلپ سار مطلب دل	بچشم دل ہو پہر پوجا مین ساغل
سری گیتہ سری گوری کو پوجی	اکن کلمہ پر کو نندی کو پوجی	بصد ذوق دل کری پہر ہر کی پوجا	بشیشر ناتہہ شیو شنکر کی پوجا
جپی تیرہ گہری منتر اپنی دلمین	رکھی ذوق پرستش اب دل مین	اوسی مورت پہ دی پہر جگی دیا	کہ جس سی حاصل مطلب ہو سارا

اوہیای اٹھائیسوان بیانمین ترکیب پرستش سری مہادیو جی کی

سدا شیو مین نشان شان رحمت	ہمین بخشین گل بستان رحمت	جناب سوت ہین یون گرم تقریر	سنین سامعین پوجن کی تدبیر
فراغت جبکہ اہن سی پاوین	تو پہر بارتہ کو چوکی پہ بٹہاوین	طریق بندگی سی منہ نہ موڑین	پی غسل اوپہ پنچامرت چہوڑین
بنا ہو منڈپی لیکن وہ گہر کا	وہی کا دودہ کا گہ کا شکر کا	فقط پانی سی کردی آچمن پہر	گہسی صندل کری زیب بدن پہر



اوسیای کیسیون جانا برہما کا معہ دیوتون کی وشن جی کی پاس واسطے دریافت حقیقت یوجا کی

سدا شیو مجکو توفیق سخن ہو — زبان خامہ تا شکر شکن ہو — روایت ہی کہ برہما جی کسی روز — بمقام خاص پر تھی وقت افروز

کہا ایسی ہو کچھ تدبیر کا عمل — کہ ہو اہل جہانکو مکت حاصل — ملی دونیا مین لطف زندگانی

یہ کر کی نقش لوح دل مین اپنے — بلائی دیوتا محفل مین اپنے — یہ فرمایا زبان درفشان سے

حضور وشن مین ہم تم چلین سب — بشوق دل کرین اظہار مطلب — بسوی منزل مقصد سدھارے

سمندر کی کنارے پر گئی جب — صفت کو سب نی کھولی غنچہ لب — طراوت بخش گلزار پرستش

نمہین ہو چارہ ساز ہر دو عالم — نمہین عاجز نواز ہر دو عالم — کہ تا ہو حاصل مقصد ہمارا

جناب وشن نی ازروی الطاف — دی درشن دکھایا چہرہ صاف — کیا خوش ہو کی استفسار مطلب

مواجب دست بستہ سب نی کی عرض — کہ ہی کس کی پرستش واجب الفرض — میسر ہو حیات جاودانی

کہا یوجا سدا شیو جی کی ہی خوب — کہ حاصل جس سی ہو ہر چیز مطلوب — تو پایا درجہ فرمانروائی

سری برہما کو طاعت کا ملا پھل — ہوئی کونین کی سردار افضل — کیا فرمانروائی اندر پد نے

جہانمین ہی فقط لنگ یوجا — بس ہی افتخار لنگ یوجا — ہمیشہ الفت کامل سی یوجی

ہیم ہوا افتخار جاہ اوسکو — ملی سامان خاطر خواہ اوسکو — کہ تسکل کنگ ہو دنیا مین کیونکر

ہوا تب بسو کرمان کو یہ ارشاد — بنا و لنگ تنکر بادل شاد — بلو صاف کی چاندی کی زری

کمل نایاب کی گوہر کی تھی لنگ — مسی اور آنبی تیہر کی تھی لنگ — ملی وہ لنگ شب بہر عبادت

ہوئی سب دیوتا حیران نہایت — گئی لرنی مصدر سے شکایت — ہوئی سب لوگان محنت بہاسے — نہ نکلی صورت مطلب برآری

تو ای پیر فلک ہی فتنہ پردار — مقام عیش میں ہی رخنہ انداز — کہا پھر کیجئی عرض حال چل کی — چلی سب دیوتا امر محل کے

گئو لنکا تہا جو دروازہ پہ پہرا — بخوف جان مگر کوئی نہ ٹھہرا — کہا جنتی قدر اکی کو بیا کہ — کلیجہ نوک خنجر سے ہوا چاک

عرض یا مبد خرابی اشک ریزان — حضور بشن میں آئی گریزان — یہ کی سب دیوتوں نی ملکی تقریر — کریں ہم اور باقی ہو جو تدبیر

کہا پھر حاکر وشنو کی لکھو جتہ — کرو راب تم جیو پنچ اکہری منتر — ہوئی گرم پرشن سب ارشاد — ہوئی گرم پرشن سب ارشاد

جو دیکہا سب نے ہی عشق نمائی — وئی درسن براہ مہربانے — اوسیدم سی کہیشر باول شاد — کہ تم ہو کونسی سختی کی طلبگار

کہا بس کشور تر پر کرو زیر — کہا یہ کی پہر مہیش کی تقریر — اوسیدم سبو کرمان کو بلایا

کہا اک رتہہ بنالاو پے جنگ — غرض جوش ترحم شب گوایا — وسیع و خوشنما خوش وضع خوشرنگ

اوسیاہی چوپیون مارا جانا ترپہ کا

عطا ہو مجکو توفیق پرستش — سنین ہمبہوا تالیق پرستش

غلط ہی میری عقل سست بنیاد — مثل سچ ہی کہ خالی جامی اوسٹاوے — وہ رتہہ جب سبو کرمان کی بنایا — سدا شیو جی کی آگی لی کی آیا

وہ رتہہ یا قلعہ نور اوسکو کہیی — ور جانب چاند و سورج کی تہی پہیے — ستارونکی بہتین کیلین عرشی چھت — کہلا اوسمین بند اجل سا پرچھت

سمندر رہتی بجای فرش قالین — شکن مطلق تہی چین بر جبین چین — نبی چار و دسا کی چار تکیے — مدور خوشنما کلکار سجیے

مجسم ہیہ چاردن رتہہ کی گہوڑی — اوب سی ویو تاسب ہاتہ جوڑی — سری گنگا سری جمنا چنور ڈہلین — مطیع حکم شمہو سر بسر تہین

ملایک ہر قدم پر گلفشان تہے — سری برہما بجائی گو چوان تہی — چلی اخر سدا شیو کی سواری — صفین باندہی دو رویہ فوج سا

جناب اندر تہی حاضر لئی فوج — عروج سلطنت اقبال کا اوج — سری نارد سری نندگا وہی سانہ — لیی اک فوج بی تعداد تہی سانہ

جناب بشن و برمہا جی کی لشکر — صفین باندہی قریبی سی برابر — اودہر فوج شمگار بد اہنگ — خبر سنکر ہوئی آمادہ جنگ

جو تہا قتل عدو کا غم بالجزم — تو بر پا ہو گیا ہنگامۂ رزم — سدا شیو کی جو ہمراہی کی تہی گن — قوی ہیکل قوی بازو قوی تن

لپک کر بارتی تہی خود سرون کو — دکہاتی تہی ہنر زور اوردن کو — وہ ادہی دونون لشکر صوت — درخشان و سین بجلی کیطرح صیع

زمیں بس تہا کشت و خون کا رم بانہ — زمانہ ہو گیا تہا تیرہ و تار — زمین سب سبز تہی خون عدو سے — کملا لالہ کا اک تختہ لہو سے

جو مارا بان شنکر جی نی ایکبار — ہوئی نابود دیوان نگو بسار — ترشح جسطرح سے ابر ترکا

شبیہ سواری سری مہادیو جی کی

زمین پر کوچہ و بازار کا غل — فقط زندہ بچی واں چند خاص — جو خادم بندگان شب کی تہی خاص

جناب شیو کی جا کر گن ہوئی وہ — ہوئی حاضر وہی تر پر کی اوستاد — کہا کیا حکم واب ہوتا ہی ارشاد

رہو مسکن گزین زیر فلک تم — لیے سب فوج منصور و مظفر — ہوئی پہر داخل کیلاش لشکر

تمانگر کی سدا شیو جی کی باری — رکہیشر اپنی اپنی گہر سدہاری

جانا منڈی کا مع چار سکھون کی طرف تیر کے



اودھر نارد نی جاکر پیشتر سے — کہا اون راجہسان خندہ گر سے
لگی کہنی وہ تینون صاحب تخت — زہی طالع زہی قسمت زہی بخت
سکھایا اوسنی اپنا دین اونکو — بخوبی کر دیا تلقین اونکو
خلاف رای سلطان راجی تن — بخون خویش باید دست شستن
تہا کچھ اشتیاق بید خوانی — خلاف شاستر کرنی لگے کام

اودہیا می ۲۱ میسون جانا بشن جی کا مع دیوتونکی کیلاس پر

سد اشیو جی رہی یہ ہنگام ارداد — کہ تر پر کا ہوا سب جہرم معدوم
ہوا جب بشن کو یہ حال معلوم — کہ دیو جا سد اشیو کی ادب سے
کیا یون بشن نی ارشاد سب سے — گئی دریا کی اندر بشن جی آپ
سد اشیو جی نی کی عاجز نوازی — دیی درشن عطا کی سرفرازی
ادب سی سب بجا لائی منشکار — کیا کیفیت تر پر کو اظہار
زوال اوج کا آثار آیا — مناسب دہرم کرم اوبار آیا

کہ آیا ایسا جوگی نیک اعمال — خوشی ہی دیوتون کو یکی ہر او
وہ جوگی رونی اقرا تہی جہان کے — گئی دریا کی اندر بشن جی آپ
بحکم شہ بقول مصلح الدین — کیا پہر منتر و کچھا مورت کا جاپ
سد اشیو جی نی کی عاجز نوازی — جو شی درکار ہو مانگو وہ ہمسے
نہ دیتا تہا کوئی پتروں کو مالی — ہوئی بہگوان سی بی اعتقادی
ہماری ہی کہین بہولی سی ہو نانو — کہ اب خلقت ہوئی بدعت کی عادی
سر کیلاس پر پہونچی بصد جاہ — براہ مرحمت بولی مہاراج

اودہیا می ۲۲ میسون تشریف لانا پارپتی جیو کا اور دوبارہ پرستش کرنا دیوتون کا اور درشن دینا مہادیو جی کا

سد اشیو دولت دنیا عطا ہو — رہین اکسیر خاک پا عطا ہو
اگن بیتر اور نندی گن کی ہمراہ — سری گوری کہین سی آئین ناگاہ
بای درشن ہوئی تقدیر یاور — مراد دین مل کہین جیکا مقدر
بجدائی کی نہ شبہو لاسکی تاب — ہوئی خود مضطرب مانند سیماب

اودہر نازل ہوئی اک طرفہ افتاد — اودہر یہ گفتگو تہی یا دل شاد
ادای اونڈوت کو سر جہکایا — اطاعت کا ہر اک نی حق دکہایا
وہ داخل ہوگئین دولت سرا مین — یہ سب سرگرم توصیف و ثنا ہین
محل مین ہوگئی داخل شتابی — ہوا دلمین ہجوم اضطرابی

کہا ہون مین شہر اب ہمکو تقسیم — پر از لعل و در و مال و زر و سیم — طلا کا سیم کا آہن کا ہوگا شہر — ہی خوبی نہی جوبن کا ہوگا شہر

اوڑالیجا تین ہم جا مین جہان پر — ہوا پر یا زمین پر آسمان پر — بغیر از تیر جو بیکار تھوڑے — یہ تینون کشور غدار تو ملی

وہی لی ملک و مال و دولت و تاج — گری تخت شہی کو تا خت تاراج — سوا اسکے نہ کچھ ہمکو خلل ہو — ہمارا ساری عالم مین عمل ہو

ملی پھر شہر خاطر خواہ اونکو — عجب تھی شہر رنگین غیر تباہ — کہ جنسی گلشن جنت کو ہو داغ

بلندی مین مکان رشک فلک تھی — وہان کی رہنے الی سب خوش اوقات — نکو صورت نکو سیرت نکو ذات

زمانون پر سری بھگوان کا ذکر — ہر اک صاحب پرستش پارتھی کی — صفت ہر شو شیر ناتہ جی کی

رہیشہ دہرم کرم ایمان کا ذکر — غرض تینون بعیش شادمانی — ہوئی زیب سیر بر حسکرانی

گھین گیتا کھین یوجن کھین دان کا — ہوئی جن و ملائک اونکی محکوم — ہوئی سب تابع حکم گرامی

حکومت کی ہوئی چار و نطرف دھوم — گلو مین ڈالکر طوق غلامی — اگن تھی حلقہ طاعت مین اونکے

فلک سب تابع فرمان تھی اونکے — ملک سب بندہ دربان تھی اونکے — بنی وہ دیوتون کی دشمن خون

یہ کیا طاقت کہ بی حکم زبانی — یون مین قبضہ قدرت مین اونکے — پڑا اک تلکہ عرش بریں تک

ستم سی کانپ اوٹھی گا زمین تک — ہوا چلتی برستا یا کہ پانی — اور ہر بھی جو شش باران رحمت

ادھیای ۲۱ سیون فریادی جانا دیوتونکا برہما پاس اور برہما دیو کی باتین

سدا شیو جی مین ہون خواہان رحمت — حضور برہمن مین گئی سب — کہا وہ ماجرا رو رو کی سارا

نہایت دیوتا حیران ہوئی جب — کرو جاکر سدا شیو جی سی فریاد — وہ پہونچی بارگاہ دلکشا مین

ہوا سب دیوتونکو پھر یہ ارشاد — مچایا غل پکاری تراہ گو بند — گزارش کی کہ ہی یہ وقت امداد

کہا رو رو کی باری تراہ گو بند — ہمین غم ہے تمہاری داستان سے — تمہاری کام کو تیار ہین ہم

سدا شیو جی نی فرمایا زبان سے — مطیع حکم بید و شاستر ہے — مگر اس امر مین لاچار ہین ہم

رعیت وان کی سب اہل ہر ہے — وہی کرینگی اس مشکل کو آسان — کبھی وہ درہم و برہم نہونگے

مگر تم جاؤ پیش برہمگوان — حضور برہمن پھر آئے وہ گریان — جگر تھے آتش کلفت سی بریان

کہا یون برہمن جی نی مہربان ہو — اگر تم صدق دلسی یاد شمبھو — اگر ہو طالب امداد شمبھو

زبان برہمن جی سی سن کی ارشاد — ہوئی سب گرم طاعت بادل شاد — پرستش خوب کی جی سی کیا تپ — تپ عشق حقیقی سی کیا تپ

ادھیای ۲۲ گیسلون جہان پیدا ہونا منڈی اور نالبود ہونا دھرم تپہ کا

سدا شیو دولت دیدار بخشو — سدا نظارہ رخسار بخشو — لطیف برہمن جی سے آخر کار — ہوئی اک شکل بایکی نمودار

ضعیف و ناتوان کپڑا دہن مین — نہ کچھ اسباب زیبایش ہمنین — جریب اک ہاتہ مین لاغر برہنہ — پریشان نام منڈی سر برہنہ

کہا پربرہمن نی تر پہ مین تم جاؤ — طریق نیک سی خلقت کو بکاؤ — دغا سی کر سی تدبیر فسون سے

ابھی جاکر کرو تلقین خاطر خواہ اونکو — کرو تلقین خاطر خواہ اونکو — نتی سولہ ہزار اشلوک فی الفور

بموجب حکم کی وہ مرد آزاد — چلا تر پہ کی جانب بادل شاد — موجب چار سکہہ ہمراہ اوسکے — کرین مشہور عزو جاہ اوسکی

بس اب بہر صفارائی ہوا رشاد
گر ہون قید مصیبت سے سب آزاد
سدا شیو جی نے فرمایا کہ بہتر
کرو بہر و غا تیار لشکر

شہزادہ جہاں سارے سر کشونکو
ملا دو خاک مین لشکر کشون کو
ہوا جو حکم سردار زمانہ
سوی تارک ہوا لشکر روانہ

سری سرپت سی ایک فوج جرار
چلی صرصر کی صورت ہوکی یتار
بنا وہ نوجوان سردار لشکر
ہوا قائم سپہ سالار لشکر

ہر یمیت بہالتی تھی دلیری
ظفر تھی آگی آگی دست بستہ
ہوئی آکر شتگر گرم پیکار
کیا ہنگامہ محشر نمودار

دکھای شعبدے جادو گری کے
دلیرون نی بہت زور آوری کی
گنون نی بہی تڑپکر صورت برق
عدو کو بحر خون مین کرد یا غرق

لپک کر ایک بہی جسپر کیا وار
کیا دو ایک کو دو کو کیا چار
دیتون کو ستمگارون کو مارا
غرض لشکر کی سردار و نکو مارا

ہوا میدان رزم فرنسی رشک گلزار
بہ رنگ ابر تھی تیرون کی بوچھار
عدو فی الغرض پائی ہزیمت
ستمگارون کو پیش آئی ہزیمت

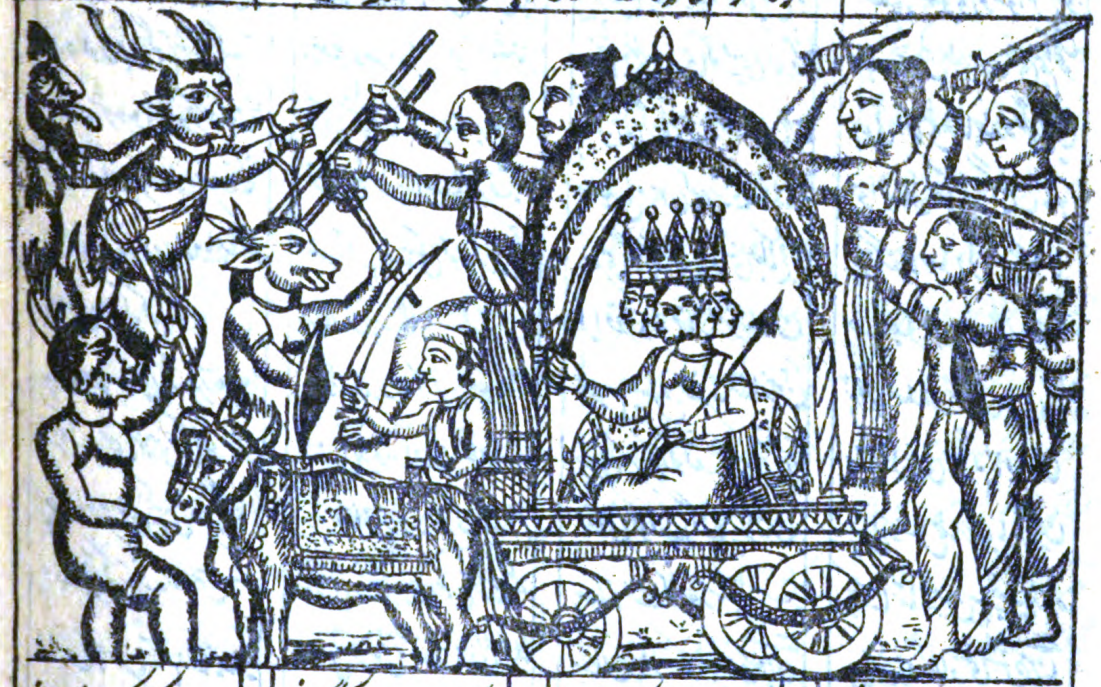
ہوا آتن سی جدا سردار کا سر
وہ تارک تارک الدنیا ہوا پھر
ہوئی حاصل جہانکو شادمانی
ملی گویا دوبارہ زندگانی

قضا رائین تھی فرزند تارک
بہ رنگ روح تھی دلبند تارک
نہنگ قلزم زور آوری تھی
بہادر تھی دلاور تھی جری تھی

ہوئی عاجز جو میدان وغا مین
گریزان ہوگئی تحت الثرا مین
عباءت کی برای بادشاہی
رہی در باکی اندر شکل ماہی

او نہائی ہاتہ دونون سوی مالا
ملاقیہ بہ پرستش کا نکالا
سری بر ما ہوئی راضی نہایت
کہی پاس اونکی ازراہ عنایت

اُرنا سوام کارتک کا تارک کو چہیس سی اور شکت دینا



ہوا تینون سی پہرار شاد افضل
طلب نخل تمنا کا کرو پہل
ہر اک نی دستہ بستہ کی گزارش
جو ہی ابر کرم کو جوش بارش

تو ای مالک براہو مہربانے
ملی ہمکو حیات جاودانے
ترقی پر رہی اقبال دائم
ہرین دولت سی مالا مال دائم

کہا ہنسکر کہ ہرگز ممکن نہین ہے
کبہی یکسان کسیکا دن نہین ہے
عبث دور روز پر کرو تمنی ہی
مثل وہ چار دنکی چاندنی ہی

عدم ہوگا جو عالم مین بنا ہی
فنا ہی ایکدن آخر فنا ہے
جہانمین کہہ گئی ہین کہنی والی
مثل ہی ہر کمالی زوالی

لب کیلاس پہونچے بانجل ۔ ہوئی اوج فلک سی بارش گل ۔ سدا شیو کی قدم پر سر جھکا کر ۔ چلی سب مژدہ ترحیف یا کر
پڑہی یہ ادھیا جو کوئی اکبار ۔ سدا فضل سدا شیو ہو مددگار ۔ مسرت بندہ تا شاد پائے ۔ جہان مین دولت اولاد پائے

ادھیای اُنیسوان و بیان پیدایش سوام کارتک یعنی اگن پتر کا

سدا شیو جی اور ہر چشم شفاعت ۔ عطا ہو نقد توفیق الطاعت ۔ ہوئی شب آکی زینت بخش کیلاس ۔ غبار غم نہ دل پر گرد وسواس
سری گوری کی ہر ذرہ قدم کا ۔ زمین پر صورت خورشید چمکا ۔ ہوا کیلاس کا رتبہ دوبالا ۔ زمین تہی عالم بالا سے اعلی
لگن رہنے سدا شیو جی سی ہمدم ۔ انیس و ہمدم خلوت ہم آغوش ۔ ہوا رنج جدائی دلشکستہ ۔ خوشی تہی اگی ہر دم دوبستہ
زبس تہی دیوتون کو انتظاری ۔ کہ ہو اب آمد فصل بہاری ۔ سدا شیو جی سی گر پیدا پسر ہو ۔ ہمارا تکمل مطلب بارور ہو
کہ پاوین دست تارک سی ہلاکی ۔ ملی زخم جگر کو مومیائی ۔ اسی صورت سی گذری مدتین چند ۔ ہوا پیدا نہ شنکر جی سی فرزند
ہوا سب کو تردد عاید حال ۔ کہ تہی مشکل خلاصت سی بالکل ۔ ہر اک غم سی یہی کہ کر کراہا ۔ نر کہا شب نے زخم دل پہ پہاہا
رضا لی مالک تقدیر کیا ہی ۔ تغافل باعث تاخیر کیا ہی ۔ ہوئی اتنک دعای دل مقبول ۔ سدا شیو جی ہمین شاید گئی بھول
اگن کو اپنی محفل مین بلایا ۔ سب اوسکو قصہ تارک سنایا ۔ کہا سب نے کہ یہ ہی وقت احسان ۔ کرو تم جاکر اس مشکل کو آسان
خوشی کا کشور دل مین عمل ہو ۔ ہمارا عقدہ لاحل یہ حل ہو ۔ غرض وہ بر سر کیلاس پہونچے ۔ حضور شمبھو بی وسواس پہونچے
وہ فوراً بن گئی شکل کبوتر ۔ بچشم و سر ہوئی پابوس شنکر ۔ سدا شیو نے سری گوری سی ہمدم ۔ بصد جوش طبیعت تہی ہم آغوش
جناب شمبھو نی ہو کر غضبناک ۔ گرایا تخم اقدس بر سر خاک ۔ اگن نی گرتی ہی ڈالا رہن مین ۔ ہوئی اک شمع تابندہ لگن مین
گرا وہ گوہر تابان صدف مین ۔ فروغ مہر تہا بیت الشرف مین ۔ ولیکن اوس کبوتر کی کہان تاب ۔ جو ایسالی سکی دُر گران تاب
اوٹھائی کون بار دو جہانکو ۔ ہوا کب سہ سکی کوہ گران کو ۔ سری گنگا مین اوسنی جاکی ڈالا ۔ بر نگ حوصلہ دل سی نکالا
مگر تہی اونکو کب تاب تحمل ۔ کنارہ پر لگا یا بے تامل ۔ گرا قطرہ تہ خار مغیلان ۔ چھپا بدلی مین خورشید درخشان
ہوا قطرہ سی اک فرزند پیدا ۔ بر نگ قدرت کامل ہویدا ۔ ہجوم عیش و عشرت تہا زمین پر ۔ پڑا کل غلغلہ عرش بریں پر
ہر اکسو تہی خوشی کی کار خالی ۔ بجائی دیوتون نی شادیانے ۔ ہوئی ہر یک کو اندر اس مین شادی ۔ مٹا دل سی ہجوم نامرادی
چھٹے دختر تہین کیسی اچھی گگھات ۔ پریرو ناز پرور نازک اندام ۔ نہانی کو لب گنگا پر آئین ۔ پس از غسل طہارت باہر آئین
صدائی گریہ فرزند سن کے ۔ ہوئی ششدر حواس خمسہ اونکے ۔ ہوا ثابت کہ خورشید مبرا ۔ چمکتا تہا زمین پر جیسے ذرہ
زبس جوش ترحم دل مین آیا ۔ اوسی آغوش شفقت مین اوٹھایا ۔ مکان پر اوسکو لی آئین و بن سے ۔ پیا شیر اونکا اوسنی شش دہن سے
لیا پہلو مین اوسکو صورت دل ۔ مثال آئینہ رکھا مقابل ۔ ہوا وہ رفتہ رفتہ شہرہ عام ۔ اگن پتر اہل دانش نی رکہا نام
اوسی سب دیوتا پہر لیکے ہمراہ ۔ گئی کیلاس پر با عزت و جاہ ۔ برای ڈنڈوت گردن جہکائی ۔ نہایت کی ادب سی جبہ سائی
سدا شیو جی نی جب دیکہا وہ فرزند ۔ لیا پہلو مین اپنی ہو کی خورسند ۔ سری گوری نی دیکہا وہ دلارا ۔ کئی لعل و گہر سر پر نچہاور
سمجہکر اوسکو مخدوم زمانہ ۔ کہا پہر سب نی اے سرور عالم ۔ کر مفرای حال زار عالم

غنی سی الغرض فرصت جو پائی — خزان کیطرح سر پر خاک اوڑائی — کہا نار دیہ تمنے دشمنی کی — وہ صدق وصفا مین رہزنی کی
یہ کب کا ہمسی بغض دل نکالا — بلائی تازہ مین دختر کو ڈالا — کہا ن وہ رند ہی ہین کہ کد ہر ہین — جو شب کی قاصد پیغامبر ہین
ابھی لطف بداعمالی چکھا دون — مذاق کار دلالی چکھا دون — ہوئی مین اپنی ہاتھو نسی پشیمان — بنی خود دیدہ دانستہ نادان
وبال زندگی آزار جان ہے — غضب ہے الامان ہے الامان ہے — ہمنچل نے کہا نادان بن تو — نہ کر برہم ہجوم انجمن تو
کہا بس قسمت دختر کو ٹھوکو — کنوین مین ڈالدو آتش مین جھونکو — بصد شفقت سری برہما نی اگر — کہا مینا سی سمجھا کر بجھا کر
سدا شیو مالک زیر و زبر ہین — زمین و آسمان پر جلوہ گر ہین — جہان مین کسکو تاب ہمسری ہی — یہ ادنی شعبدہ بازی گری ہے
بصد افسوس مینا نی کہا وای — کسی کا گھر جلے تاپے کوئی ہای — مجھی ہی درد و غم تمکو ہنسی ہے — مقام حیف جای ہمکسی ہے
اوٹھا کر چشم دل سی پردہ شرم — کہا گوری نے جاکر بادل نرم — سدا شیو مالک کون و مکان ہین — مری جان مین جگر مین جی مین جان مین
عجب رنج والم کا جوش ہی ہے — پرستش کر مقام ہوش ہی یہ — جو تھی مینا کو اوسدم شدت درد — طمانچی سی رخ گوری کیا زرد

ادھیای اٹھارواں بیٹھنا بھانور کیواسطی اور بیاہ ہونا پاربتی جی سی

سدا شیو جی ادھر ہی زر فشانی — کہی چار و نطرف گوہر فشانی — جنا بایشن فہا بشن کو آئے — کلام فرحت افزا لب پہ لائے
کہا شمبھو کرم بخش جہان ہین — طلسم خلق ہین سحر البیان ہین — نہ گر وہ افسر ذی عزم ہوتی — تو ہم سب کیون شریک بزم ہوتے
یہ سنکر سوز پنہان کم ہوا کچھ — قرار آیا زوال غم ہوا کچھ — ادھر نارد نی شنکر سی کہا حال — کہ خوشدامن ہوئی افارغ البال
تمنا ہی کہ آپ ای بندہ پرور — دکھا ئین جلوہ روئی منور — اوسی دم مسکرا کر رنگ بدلا — وہ شان وضع بدلی دھنگ بدلا
جو بھولی نام تہا بالی بنی وہ — بنی جوگی سی ہر بالی بنی وہ — حنائی پنجہ اقدس کو چومانہ — مکٹ مہر تصدق سر پہ گھوما
نہ تہا پائی سہاگ پر ہمسر — شفق خود گر پڑی ہو کر نچھاور — لباس نوشہی تہا جامہ سرخ — صفت کو چاہیے ہے نامہ سرخ
کرم بخش براق برق دم تہے — رکہیشر جملہ ہمراہ قدم تہے — سری گنگا سری جمنا ادب سے — چنور جلتی تہین اک جوش طرب سے
جو خوشدامن نے دیکہا روی داماد — پہڑک اوٹھی دل بر ہم ہوا شاد — ہوئی مثل حنا یا بوس والا — پرستش کر بہی بھانور بٹھالا
رکہیشر کر رہے تہے بید خوانی — فلک سے تہا ہجوم گلفشانی — ادہر مینا سری گوری کو لائے — سری برہمانی خود بیدی شائی
موافق رسم کی دختر کو بیاہا — برنگ و جان و دل دونو کو چاہا — جو دیکہا ایک جا دولہا دلہن کو — خوشی حاصل ہوئی ہر مرد و زن کو
قضا را اندازہ گل پھولا وہان پر — کہ عبرت چہا گئی اہل جہان پر — سری گوری کی انگشت حنائی — سر دست انجمن مین دیکہہ پائی
گرا تخم سری برہما زمین پر — مجسم ہو گیا قطرہ وہین پر — جو دیکہا شمبھو نی چشم غضب سے — قدم پر گر پڑی برہما ادب سے
جو بھولی فی الحقیقت ہین وہ بھولے — سری گنگا مہارانی سی بولی — مگر غسل طہارت سی کرو پاک — سری برہما نہائی حسب ارشاد
سپرد خور کیا فرزند ناشاد — بشکل برہمہ چاری قرین خورشید — فلک پر ہی وہ ابتک رشک اہل
غرض بعد الفراغ رسم بھانور — کہا اک بندۂ ناچیز ہون مین — فروہمت ہون بد تجویز ہو تہین
ہوا روشن قدم سی خانہ میرا — ہوئی رخصت برات شب ہان سی — اوٹھا اک غل زمین و آسمان سی

یہ کہہ آئی اوسی دم جاکے نارد
سدا شیو جی یہ ہنگام طرب ہے

عطا ہو اپنی سہرہ کی پنہاور
زمین صحن گلشن تھی زر افشان

غرض حاضر ہوئی ارکان دولت
رکہون کی غول فوج در آپس تھے

تماشائی ہوئی اہل زمانہ
سواری قرب دروازہ جو آئی

لی نارد کو مینا نے تماشا
مغنی اپسرا گندہرپ نکلے

زمین و طبقہ اکاس دیکہی
گمان شب ہوا مینا کو سب پر

ہوا سہر لشکر شمبہو نمودار
ہوئی کے صاف مرہی تن نہین ہے

گلی مین ہار چیدہ پڑے ہین
کہا نارد نے از راہ تبسم

اڈہیای سولہوان برات لیجانا مہادیو جی کا ہمچل کی مکان پر

جو آئی فصل گل باغ جہان مین
جہان کو تہی امید عقد شمبہو

ملک تہی دیوتی جن تہی بتیر تہی
برات ارہا ہے محفل سج رہی ہے

چلا لوشہ بڑہا نقار خانہ
چلا ماہی مراتب آگے آگے

نہایت جوش کر و فر سے آیا
قریب در جو بوبت خانہ پہنچا

چوون جی کو برن کو جم کو دیکہا
سری برہما جناب بشن نکلے

یہ ہین سب بندۂ درگاہ شمبہو
پشاخ ور اپسمش میتال دیکہی

جو مینا نی بچشم غور دیکہا
نہ تن پر زینت زیور نہ پوشاک

سقد ر بر سہ امداد پایا
زمین پر گر پری از خود فراموش

ہوئی پہر استان بوس آکی نارد
مجہی بہی خواہش خام طرب ہے

سپہر کی اوٹہی عنادل بوستان مین
سنی باری تو ید عقد شمبہو

فلک تہی انجم و شمس و قمر تہی
مچا تہا شور باجا بج رہی تہے

مقدر خفتہ تقدیرون کی جاگی
قدمبوسی کو چشم و سر سے آیا

ہجوم جلسۂ شاہانہ پہنچا
قمر کو نیر اعظم کو دیکہا

منیشہ ہر کاب بشن نکلے
عجب ہی جلوہ دلخواہ شمبہو

جو دیکہے سب پریشان حال دیکہی
تو نوشہ کو سوار ثور دیکہا

مگر چہرہ پہ تہا گلگونۂ خاک
زہی قسمت جو یہ داماد پایا



اڈہیای ستہروان بمقراری مہادیو کی اور ہمچل بشن و برہما کا اونکو

سدا شیو جی اور ہر چشم عطا ہو
جناب شوکت پتی یون بر سر حال

کرتم سر چشمۂ جود و سخا ہو
سنو بنتا پی مینا کا احوال

ہر نمیں اوسکی دل اہا زو دہن پانچ
نہ اہل زر نہ عالی خاندان ہے
جلایا کام کو اب کام کیا ہی
وہ بڈھا ہوچکا تو نوجوان ہی
گیا گوری نی جھیلا کر کہ بس بس
او نہین ہی گرم ہی بازار ہستی
او نہین سی علم و اداب و ہنر ہی
موتب دولت دنیا کہڑی ہے
بنی خود شکل جوگی فارغ البال
سری گوری او مٹہین خوش رہوگی
کہا مجکو نہین تاب جدائی

مثل وہ ہی نہین کچہ سانچ کو آنچ
جو سچ پوچہو تو ننگ خاندان ہے
خیال و خواہش آرام کیا ہی
سدا فرق زمین و آسمان ہی
بہت کچہ کہ چکا اوصاف قدس
وہی ہین مالک گلزار ہستی
او نہین سی انتظام شاستر ہے
جوانی ماتہ ماندہی ہر گہڑی ہے
گیا اہل جہان کو صاحب مال
کہون جوگی سی رہ پوش نظر ہم
غضب ہے آپکی بی اعتنائی

وہ دیدہ چہرہ راحت ندیدہ
بری ہی دانش و علم و ادب سے
حضور سر بلندان پست ہی وہ
تغیر اوسکا ہونیکا نہین حال
مگر قولی نہین شنکر کو دیکہا
بڑی مین اہل دانش مین جڑی مین
جو سر دار زمین و آسمان ہو
وہ آنکہ اونکی کہ گرد بکہین کم ہی
جواصون سے کہا جوگی کو ٹالو
جو کامل الفت کامل مین پایا
بہ شوق دل چلو کیلاس ہم

وہ قامت صورت ابرو خمیدہ
جدا مرکھٹ مین جا بیٹہا ہی سب سے
سرور رنگ مین المست ہے وہ
نہ کو اچل سکیگا سفس کی حال
جو دیکہا ہی تو بازیگر کو دیکہا
اگنہ سی پاک صیونسی برتی مین
او سی کیا احتیاج خاندان ہو
بشر یاوی رہائی قید غم سے
خزان کی طرح گلشن سی کہالو
تو شب نے جلوہ درشن دکہایا
رہو آئینہ سان پیش نظر تم

اوتیاہی پندوان اپنیام مہیجا دیو جیکا ہمچل کو شادی کیواسطے

سدا شیو جی ادہر بہی جوش رحمت
کہا گوری نی گہر رخصت کرین آپ
غرض بعد از قبول ہر دعا وہ
پرستش کرکی پرکرمان ہمچل
ہمچل سی کہو پیغام شادی
ہوئی داخل میان قصر شاہی
رکہون نی باعث آمد سنایا
مرا گہر بار مال و زر فدا ہی
سنا کر حسن اخلاق سدا شیو
دکہایا جلوہ رخسار گوری
ہمچل تحفہ اعجوبہ لایا
شریک انصرام کار ہون آپ
سرور رنگ مین پہولی سما وے
کہو بر مہا جناب بشن جی سی
خبر کر دیجیو چارون برن مین

مجہی پیش پدر رخصت کرین آپ
سو کاشی ہوئی رونق فزا وہ
مثال سایہ متصل ہون پر گہری
کری تیاری انجام شادی
بزیر سایہ عالم پناہی
پیام شب بشنده مدعا یا
اجی خاک قدم پر سر فدا ہی
کیا مینا کو مشتاق سدا شیو
پلایا شربت دیدار گوری
دم رخصت قدم پر سر جہکایا
ادائی فرض مین مختار ہون آپ
غم دنیا و دین بہولی سما وے
ہر اک باشندہ امر ہی سے
شمال و مغرب و مشرق دکن مین

ادا ہو جلد رسم کتخدا کے
سری گوری سی آمیں اپنی گہر کو
بلا کر بشٹ رکہہ کو شب نی یکرو
چلی وہ مثل صرصر لیکی پیغام
غرض بشٹ ادب سلطان نے جم کے
وہ بولا سنکے تقریر گہر بار
رکہون نی ہنسین ہی رندہتی کن
رکہون کو شاق درشن جو پایا
رکہون نے ڈنڈوت کری دعا سے
کہا بالفرض فرض غیر ہی یہ
رکہون نے بہی قبول مدعا کر
کہا نارد سی تم سبکو خبر دو
زمین سی اگن ہی جل ہی پولا
جو اگر رونق محفل نہو گا

موصف بہی ہو ہم آغوش محبت
گران ہی ذات اقدس کی جدائی
سنایا ماجرا مادر پدر کو
ہوئی محو مقال فرحت اندوز
بسان قاصد فرخندہ فرجام
ملی خاک اپنی ماتہی پر قدم کے
زہی قسمت زہی بخت بلندگا
ہوئی واں وہ بہی حاکر جلوہ افگن
سری گوری کو مادر نی بلایا
کہ نکلی دل سی خار نامرادی
مگر سمجہو کہ کار خیر ہو یہ
سنائی داستان شمبہو کو جاکر
نوید مقدم باد سحر دو
کہو ہر طبقہ چرخ کہن سے
وہ عفو جرم کے قابل نہو گا

ادھیای بارواں ۱۱ بیان مین عبادت پارتی جیکی

سدا شیو دافع آزار غم ہو — ادھر بھی بارش ابر کرم ہو
کتی تھی جانب کوہ ہمچل — سری گوری کو جاکر کی ہدایت
کسی دن نارد سر دار افضل — گئے تھے پاس ہمچل کی عنایت
عبادت سی اگر خوشنود ہوگی — گئین پیش ہمچل باادب وہ
وہ بولا شکی یون تقریر دختر — خیال بندگی ہی آفرین باد
سنی مہمانی جب دختر کی تقریر — کہا نازک ہی تن مثل گل تر
ریاضت صورت کوہ گران ہے — مگر محو عبادت ہو وہان پر
تو مین گوری میان دامن کوہ — لباس فاخرہ تن سی اوتارا
رہین وہ فصل سرما مین آب — خس صحرا بجائی بستر نرم
ہمیشہ لب اوصاف حمیدہ — عبادت تھی کنیز زر خریدہ
ذرا شمبھو ادھر جوش عنایت — عطا ہو مجکو توفیق وہدایت

ادھیای تیروان ۱۳ تشریف لیجانا شیو جی کا امتحان کیواسطے پاربتی جیکے

مجھی یاد مبارک وسبدم ہو — سری گوری نہایت مین غم اندوز
پتی طاعت ہمچل کوہ پر مین — یہی صورت بہر صورت بسی ہے
جگر مین سوز ہی لب پر فغان ہے — تو کیجی مقام الامان ہے
جریبا اک تا یہ مین بکھری ہوئی بال — ہرن کی دوش اقدس پر کمال
پرستش کر کی باصد عز و اقبال — نحیف و ناتوان و سن رسیدہ
مہارانی ہوئین مستفسر حال — کہا جوگی نی ای سرمایہ عیش
بدن کیون صورت تار نظر ہے — بظاہر آزروی زر نہین ہے
وہ راز دل بر نگ تن چھپایا — کیا یون ہمنشینون کو اشارا

ادھیای چودھوان ۱۴ گفتگو کرنا سکھیون کا

سدا شیو مہربانی کی نظر ہو — ممتاری یاد نقش کالحجر ہو
کہا سکھیون نے سن ای مرد ہوشیار — یہی شادی ریاضت کش ہوئین مین
جناب بشن و برجاسی نہین کام — مگر محنت ابھی تک رایگان ہے
تو جوگی پھر ہوا یون گرم گفتار — تو نقش مدعا کیسی نشین ہو
کہا ہان گفتگو یہ راستی ہے — مین ہون کیفیت شنکر ملی کا
نہین سنبری کو تلشی دل سی سنت — ہزار افسوس دانائی پہ تیری
یہ کہکر گفتگو ئی برملا وہ — بیان کر ہمسی اسرار سدا شیو
کہا ہنسکر سبارک چاہ تمکو — غضب آشوب ہر اک مین شیو کی

بتصدق دو نگاہ نیم وا کا — رکھون تی الغرض کہنی دوہائی
نثار اوکرم سی خط جان ہو — کہا ہان مجھکو خود رنج و محن ہے
سٹی گا رنج و غم امداد شب سے — لہذا چاہیے تدبیر تمکو
غرض وہ سب غریق ورطہ یاس — بصد سوز غم و فریاد و زاری
بلا کر کام کو سرپت نی فی الفور — کہا بس غمگساری چاہیی ہے
سدا شیو جی ہمنچل کوہ پر جا — بہم کر صورت ہم بستری ہو
سری گوری وہین پر جلوہ گر ہون — چلا سوئی ہمنچل کر بصد جوش
بہار تازہ کرتا ہون نمودار — وہ بوی کینکی لطف شب ماہ
زمین کو تختہ گلشن بنایا — وہ طوطی کی صدائی نغمہ خوانی
ہوا ٹھنڈی وہ بوی زعفران تر — صدائی نغمہ اواز دف و نے
بہار کہکشان تھی بر سر عرش — روان تھی خود بخود ندی کو نالے
نہ تھی بلبل کو وصل گل کی لالی — جہان تھا نشہ مستی ہی الست
ہوا ہنگام مد ہوشی سر دست — ہر اکسو تھی بیت سفاک کی تاک
سری گوری قضا را بن بین آئی — لیے کچھ پھول سو غات چمن ہم
جہار اکام نے بہولونکا اک بان — کہا یہ سلقہ گیسو غضب ہے
نہین بی اعتنائی چاہیے ہے — ذرا دل کھول کر گرم سخن ہو
مگر ہنس کر بہ رنگ دل رکہین وہ — کہا صحبت یہ بی شادی نہین ہے
رہ بدہین قدم دہر نا برا ہی — دل شب سے وہین جانا برا ہے

اڈھیای گیارواں بیان جلنا کام دیو کا

سدا شیو مجکو دیدار قدم ہو — برنگ مرغ بالای شجر تہا
جو کام اوسوقت روپوش نظر تہا — تو نکلی آگ چشم پر غضب سے
جو دیکہا آپ نی جوش تعب سے — وہی دم بوالہوس جلکر گرا وہ
ہوئی خود اوٹہ کی رونق چمن کی — جو رت اوس بیگنہ کی اہنسی تہی
غم شوہر مین سب زیور اوتارا — پریشان بال شکل زلف سنبل
وفور غم ہجوم بیقراری — دوہائی دی کہ ای سردار عالم
جناب اندر نی جب التجا کی — اوسی ترغیب دیکر صد فسوس
ترحم بیوہ دلگیسہ پر ہو — کہا عالم مین گرجن اوتار ہوگا
پسر ہوگا جو اوسکا پر دمن نام — ترا شوہر ہنی گا وہ گل اندام

نثار اوکرم سی خط جان ہو — کہا ہان مجھکو خود رنج و محن ہے
سٹی گا رنج و غم امداد شب سے — لہذا چاہیے تدبیر تمکو
غرض وہ سب غریق ورطہ یاس — بصد سوز غم و فریاد و زاری
بلا کر کام کو سرپت نی فی الفور — کہا بس غمگساری چاہیی ہے
سدا شیو جی ہمنچل کوہ پر جا — بہم کر صورت ہم بستری ہو
سری گوری وہین پر جلوہ گر ہون — چلا سوئی ہمنچل کر بصد جوش
بہار تازہ کرتا ہون نمودار — وہ بوی کینکی لطف شب ماہ
زمین کو تختہ گلشن بنایا — وہ طوطی کی صدائی نغمہ خوانی
ہوا ٹھنڈی وہ بوی زعفران تر — صدائی نغمہ اواز دف و نے
بہار کہکشان تھی بر سر عرش — روان تھی خود بخود ندی کو نالے
نہ تھی بلبل کو وصل گل کی لالی — جہان تھا نشہ مستی ہی الست
ہوا ہنگام مد ہوشی سر دست — ہر اکسو تھی بیت سفاک کی تاک
سری گوری قضا را بن بین آئی — لیے کچھ پھول سو غات چمن ہم
جہار اکام نے بہولونکا اک بان — کہا یہ سلقہ گیسو غضب ہے
نہین بی اعتنائی چاہیے ہے — ذرا دل کھول کر گرم سخن ہو
مگر ہنس کر بہ رنگ دل رکہین وہ — کہا صحبت یہ بی شادی نہین ہے
رہ بدہین قدم دہر نا برا ہی — دل شب سے وہین جانا برا ہے

گروان ترکیب لف ونشر الہا — لگائی پانچ چار اور تین دو بار — غرض مسواک کرنا چاہیی ہی — دہن کو پاک کرنا چاہیی ہے
شمار واکون انگشت پر ہے — بھی ترکیب تو مدنظر ہے — پلٹ کر پھر کہی صنعت دوبارہ — شمار اوسکا ہی نو دس گیارہ بارہ
کسی تالاب پر جا کی نہائی — زمین صاف پر آسن جمائے — بجالائی سری گنپت کو تسلیم — کری پھر دوار پالو کی بھی تعظیم
پرستش پھر مدامی چاہیی ہے — دستور دوامی چاہیے ہے — بصدق دل کری یاد سدا شیو — کہے خلقت پر امداد سدا شیو
برنج تر گل وصندل چڑھائی — جو حاضر ہو وہ سر کی بل چڑھائی — سری گوری ستی دیبی کو پوجی — جناب بھگوتی دیبی کو پوجے
کری نندی کی پوجن اول شام — اوسی دم آٹھ ستہ ہو نکو کری یاد — سری سورج جناب پنچ دیوتا کو — غرض اہل زمین واسمان کو
کری تسلیم چشم وسری پوجے — پڑہی اشلوک آب تر سی پوجی — بصدق دل کری ذکر دہر مراج — نہو عبقی مین نا فکر دہر مراج
جو تین اشنان شیو کی مین اقسام — زروی شاستر مین شہرہ عام — کہ پنچامرت ہو یا آنکہ رس ہو — فقط پانی پی بی دسترس ہو

ادھیای آٹھوان پرشتش کی بیان مین

سدا شیو جو پرشش بحر سخا ہو — دل شاداں ہم آغوش کرم ہی — بہت سی منتر سکھلائی بتالی — ہین یہی صدقہ گوری عطا ہو
جناب سوت کو جوش کرم ہی — کرین تازہ عبادت کی چمن کو — پڑہی یہ منتر دی پربھو جل کی دھار — کہ جنسی نقد مطلب ہاتہ آئی
کہا یہ فرض ہی چارون برن کو — عزیز روح ہی نام مبارک — گلی مین اونکی ہار سر فقط ہے — کری یاد جمال عالم ارا
وہ گورا رنگ اندام مبارک — غرض یاد رخ روشن کری جی — بوقت ختم پوجن لی گل وآب — لباس جسم باگمبھر فقط ہے
ترا یہ مجھر منتر سی پوجن کری جو — پی اوصاف ہو گرم سخن پھر — بجالائی سدا شیو جی کو پرنام — گہر ہو اخود پی تعظیم وآداب
بصدق دل کری شیوا رچن پھر — ہی دنیا مین زر عبقی مین آرام

ادھیای نوان بیان عبادت تارک رتاجس کا

سدا شیو ہی یہ ہنگام سر جسم — سنین سب سامعین نکتہ پرداز — کہ ہون مین رشتہ جام زر خم
جناب سوت ہین یون کاشف اسرار — کہ تارک نام اک دیوی حری تہا — جسی ہر دم سرور خود سری تہا
فروکش رقبہ مہون مین تہا وہ — مگر شکل خزان گلشن مین تہا وہ — عروس خورمی پر غش ہوا وہ — پی شاہی ریاضت کش ہوا وہ
ہوا استاد اک انگشت پا سی — بسر کی زندگی قوت ہوا سے — وفور حاجزی سی ہاتہ اوٹھایا — بطاہر اپنی جی ہی ہاتہ اوٹھایا
بہنگ برگ تر لٹکا شجر مین — رہا دریا سے پر خوف وخطر مین — بہ پیش آفتاب استادہ تہا وہ — برنگ سبزہ خاک افتادہ تہا وہ
بصد رحمت سری برہما نی آکر — کہا بس انکشاف مدعا کر — تمہارے زور آوری مین طاق ہو تین — ہنر مین شہرہ آفاق ہو تین
قضا اولاد شب کی ہاتہ سی مو — فنا طفل شیر خوارہ سے ہو — قبول عرض ہی وہ خود فراموش — ہوا بیہر بادہ نخوت سے مدہوش
بیا کی آفت تازہ جہان مین — پڑا غوغا زمین واسمان مین — بشر جو دو کرم کرنی نہ پاوین — نیشر حبس دم کرنی نہ پاوین
جناب اندر نے دانشوری کی — دیا اگر زور یورکسی نے — لباس فاخرہ گوہر کسی نے

ادھیای دسوان بالشی جناد یوتون کا برہما کی پاس

سدا شیو جی مقام درد وغم پر — کرم ہو صدقہ گوری مین ہم پر

جو واجب تھی ہر اک کو شرکت بہم
رہ کیلاس قدس سی کیا عزم

مچا تھا شور دھوم اک ہر طرف سے
صدای نغمہ و آواز دف سے

مہاراج اپ بھی گرم سفر ہون
خوشی سی رونق بزم پدر ہون

رہین وہ منتظر تا آمد شام
مگر آیا نہ خط تا صد نہ پیغام

نہین ہر جا و خور کار سی ہوش
لہذا یاد اقدس کی فراموش

مناسب ہے کہ چلکر دیکھی سیر
تکلف چاہیے اوسکو جو ہو غیر

کہا لازم ہے خود جانا بشر کو
پدر اور شوہر اور مرشد کی گھر کو

تمنا ہی کہ مین بہ خصت طلب ہون
مہ تاریک جلسہ بزم طرب ہون

مہارانی چلین جاہ و حشم سے
ہوئی روشن زمین نور قدم سے

سوار ایسی اوتر خود آن گھر مین
اندھیر چھا گیا غم سی نظر مین

نہ آہٹ جب مین شنکر کی دیکھی
کشیدہ رہنی والی کھر کی دیکھی

کہا تب دیو جھہ نے مغرور مین وہ
کہ نزدیک خرد سے دور ہین وہ

کبھی جوگی سیل ہم جم نہو گا
کہ ذرہ بزم اعظم نہو گا

ستی جی نی کہا بس بس نکر جوش
بہت کچھ کہہ چکا خاموش خاموش

سیان آکر پشیمانی ہوئی خوب
ادائی رسم مہمانی ہوئی خوب

جواب مطلب سی اک شعلہ ناپاک
ہوئین جلکر ستی جی تو وہ خاک

وہین تن سی سر خود سر اوتارا
وہ سر سٹل خیار تر اوتارا

وہان حودیہ تا تھی زیب محفل
لگی کہنی بصد بیتابی دل

نہین گر صورت بہبود ہوگی
جہان ہی رسم جگ نابود ہوگی

کہا کہہ سر بزاو سکے تن پر
پڑی گے جسم مین روح مکدر

کہا امید ہے چشم عطا کے
زبان بزمین تو عیف و ثنا کی

پہ جانا غضب سے بی تحاشا
فقط تھا اوسکی قدر نکا تماشا

کرم بخش عزم اتماس ہی وہ
مگر ہمرہ کیلاس ہے وہ

ہمنچل کوہ کی دختر ہوئین پہر
وہی محبوبہ شنکر ہوئین پہر

کہا ای دانندہ راز پرستش
کہو انجام دا غاز پرستش

کیا یون سبز گلزار سخن کو
تو کمولا سوت نی قفل دہن کو

وہین بیٹھو تہانی مین لی جاکر
چلی بیت الخلا کو بادل شاد

چلی مثل صبا سوئی چمن سب
ہوئی رونق فزای انجمن سب

ستی نی سنکی حال فرحت اندوز
تہا شب سی مقال فرحت اندوز

کہا جانے لگے کیون نی طلب ہم
چلین یون دیدہ و دانستہ کیون ہم

ستی جی نی کیا اسرار سب سے
ہوئین یون مرجع گفتار شب سے

سرانجام طرب درکار ہوگا
خیال انصرام کار ہوگا

تہا اتنک کوئی آیا نہ پیغام
ہمین ہی خود بخود جانے سی کیا کام

نہین کچھ عیب ہے گر بی طلب جاے
بدستور آبرو نہ ہوتی ہی جاے

سمجہ دیکہا تو شنبہو نی کہا خیر
کہ تہی کچھ ہونیوالی سیر مین سیر

مگر لینے نہ کوئی گہر تک آیا
نہ بہر پیشوائی در تک آیا

پی تعظیم وہ خود سر نہ اوٹہا
نہ دیکہا جانب دختر نہ اوٹہا

ستی جی بول اوٹہین جو سن غضب سے
نہین یان ذکر شنکر کس سبب سے

کہ شاہنشاہ ہفت اقلیم مین ہم
جو ایسی دختر سلطان ملے نر مہ

زمین کو رتبہ گردون نہوگا
بجہی یہ درجہ افزون نہوگا

بس اب جی سی گذر جانا ہی بہتر
اہانت سنکے مر جانا ہے بہتر

غضب سی پیر بہد راو اوٹہا
کیا اوس محفل عشرت کو برہم

سنا حال ستی جی جب کہ سارا
بصد جوش غضب تشریف لائے

ہوئین کسو جہ سی مرغوب شنکر
عنایت کی نظر فرمائے آپ

کری کچھ ذکر شب بالای بستر
اگر ہی دہیان سرداری کا اپکی

چہارم سو راہل دانش و علم
قدم پر گر پڑا شرمندہ ہوکر

ہوئی ۔۔۔ شہور گلمندر کی آواز
جہان مین ہی سری جوالا مکہی نام

منور ہو سہ اسر دیدہ کور
رکہو نی یون گذارش کی دوبارا

فرض شمبھو سنا کر کلمہ بند — ہوی رخصت طلب بعد از دم چند — کہی بھگوان نے برہما سے یہ بات
شریک حال ہنگام مدد ہو — تو تا انجام کار نیک و بد ہو — جو ہی جوش کرم تیرے نہایت
اجازت کلپ کی ہی بہر ایجاد — چلو تم کشور ہستی کو آباد — ملا کر ہاتھ دو برہمانی وان تب
وہ پانی ہاتھ سے جو چھوڑا جو جیا — ہوا ایک بیضۂ انور نمودار — ہوئین جو بیس تین اوسمین ناگاہ
رہا جیسی وہ شکل مردہ ہو کر — کیا برہمانی تپ افسردہ ہو کر — غرض بارہ برس کی جہد سائی
جو دیکھا بشن جی نی عالم سوز — ہوی تپ پیش برہما جلوہ افروز — کہا کیون غرقہ بحر الم ہو

ادھیای چھٹا بیان جنم ہونا خلقت کا

کرم خود اونکے ہمراہ قدم تھا — تن خلقت کو روح تازہ بخشی
گئی ست لوک کو خود بشن بھگوان — ہوئی ہین پہلے برہما سی پیسر چار
عناصر کیطرح ہین شہرۂ عام — تھا ہکو وقار کم سنی ہو
ہوا دریا سے اشک انکھون جاری — عرق پیشانی برہما پر آیا
عجب تھا جلوۂ انوار اقدس — تسلی دی کہا کیون منتشر ہو
ابد تک اسکی افزایش رہیگی — مٹا کر خاطر برہما سی وسواس
ہوئی پھر گرد و نار دہو پیدا — ہوئی موجود چھ انگشت قد سے
ہوئی ہین آشکارا زیر افلاک — جو قصر وچتہ مین تھین ساٹھ دختر
شریک خلوت و ہمدوش کشب — اونھین سی ہین نمایان سر بسر سب
سری گوری سارانی ستی نام — کیا پھر اونکو ہم زانوی شنکر

ادھیای ساتوان بیان جلنا ستی حی کا

سدا شیو جی عنایت دمبدم ہو — تجھ احوال ستی فرمایئے آپ
رکھیشر کہتی ہین مضمون منت — تو ہم ہین بندۂ مرہون منت
کہا بہتر سنو اس داستان کو — نہین گو تاب گویائی زبان کو
سنو کینو کر وہ سلطان سرور خلق — بنی دختر خود اوسکی مادر خلق
کیا جگ اپنی گہر برہمانے یکروز — ہوے وان دیوتا سب رونق افروز
نوید مقدم سردار گل سے — اوٹھی سب صورت بوفرش گل سے
کھڑی تھی وان جو نیک اختر بہم تھے — ہلال اسا پے تسلیم خم تھے
غضب سے تب ہوا مسند نشین وہ — تکبر سے ہوا چین برجبین وہ

کہ تم ہو صاحب کشف و کرامات — سدا انظارہ روئی صنم ہو
ہوئی ہے عرصہ اسالہا عنایت — بیان بھگوتے فرمایئے آپ
کئی پانی سی جام اسالہا لب — سپہر ارجمندی تیرے جاہ
ہوی ظاہر سپہر و انجم ماہ — دُرانوار مقصد ہاتھ آیا
بقدر دسترس کی جہد سائی — شریک اہتمام انجمن تھے
اسی دم شاہد مطلب بہم ہو — پی تعظیم و استقبال اوٹھے
ہمارا نخچہ مقصد کھلا دو — ہٹی ہرگز نہ جنبش کی مذا اوٹھے
عنایت سر بسر خاک قدم ہو — نہ اوٹھے گر سدا شیو جی نہ اوٹھے
خوشی برہما کو بی اندازہ بخشی — قضا لا وچھہ کی گھر پر ہوا جب
پہلے نخل تمنا مین ثمر چار — سدا شکل بہار کم سنی ہو
او سیدم رودرنی جلوہ کہایا — ہمین تم دل سی منظور نظر ہو
گئی کیلاس باشی سمت کیلاس — ہوئی پیدا مریچ اوس نامور سے
ہوئی پیدا مریچ اوس نامور سے — قمر رخسارہ و محسود اختر
ملایک دیوتا جن و بشر سب — انیس و ہمدم و ہانوی شنکر

سدا شیو جی مرحم جا ہی ہی — مجھی نطق تکلم چاہیے سے — رکھو کسی سوت جی گرم سخن مین — اودھر نارد سی برہما حرف زن مین
ہزار اس شکل سی گذرے ہمین سال — رہی حیران بے تفتیش احوال — پریشان حال و سرگشتہ پھرتی ہم — بسان بخت برگشتہ پھری ہم
مقام خاص پر پہر لو لگائی — دوبارہ سو برس کی جہد سائی — ہوا تب ظاہر اک مرد سخن سنج — بدین جسکے دس بازو دس ہی پنج
وہ رنگ جسم رشک شمع کافور — وہ چہرہ کی چمک نور علی نور — عبث اشعار نادانی کہو مین — یہی بہتر کہ لاثانی کہو مین
کہا ہم مالک زیر و زبر ہین — کہین مخفی کہین پر جلوہ گر ہین — کرین بشن انتظام حاکمانہ
ہمین سر رشتہ کار عدم ہو — شگفتہ ہمسی کلزار عدم ہو — ابھی تین اور پیدا ہونگی تشکتین — تن زن سی ہو بدا ہونگی تشکتین
رہین گی جمکن ہم پہلوئی بشن — نہ آئی گا سوئی بشن — تمہین سا بتری مرغوب ہونگی — سرگوری ہمین منسوب ہونگی
کہا بھگوان نے ہمپر کرم ہو — میسر پھر بھی دیدار قدم ہو — سکھائی پانچ منتر اپنی زبان سے — کہا بھجو زیادہ نقد جان سے
وہ گاتیری وہ چنتا من بتایا — وہ مرتو تجی پنے درشن بتایا — وہ بیج اکچھر وہ دکھا موذکا جاپ — بتا کر بشن کو غائب ہوئی آپ
مجھے بھی نعمت کبریٰ ملی وہ — برابر دولت عظمیٰ ملی وہ

ادھیای چوتھا عبادت کرنا بشن جی کا اور درشن دینا مہادیو جی کا اور ارشاد ہونا مہادیو جی کا اوتار ہونے کے واسطے ایجاد خلقت کے

سدا شیو جی براہ مہربانی — ادھر بھی ہونگاہ مہربانی — رکھو نسے سوت جی گرم بیان مین — سری برہما اودھر گوہر فشان مین
جناب بشن جی نی ہو کی دلشاد — بچشم و سر کیا تعمیل ارشاد — دیا شمبھو نے آکر درشن اپنا — دکھایا جلوہ پیراہن اپنا
کہا ہنسکر کہ تینون ایک ہین ہم — طریق راستی مین نیک ہین ہم — جو اعضا تین جسم پاک مین ہین — نمایان دیدۂ ادراک مین ہین
یہ سچ بشن جی پر مہادیو راس — مین ہون سینی مین گمین جینی یو ہاس — ہوئی تم دونون مایا سی مجسم — مگر ہم مین مبرا اس سی ہر دم
سری برہما کی پیشانی سی یکبار — عیان ہوگی میری شکل پر انوار — رہیگا رودر مشہور جہان وہ — وہی بیشک نشان بی نشان وہ
ہنر مین علم مین طرز سخن مین — برابر ہم ہین چارون عقل و فن مین — سری برہما کرین خلقت کو ایجاد — بشر جن و ملک دیو و پری زاد
بشر اک جنس ہون لیکن مین چار — میان باغ ہستی ہون چمن چار — برہمن چھتری بیس اور ہو سودر — ہنر مین انتخاب دور ہو سودر
کرو چار آسرم خلقت مین جاری — نبی گرہست بعد ازبرد ہ چاری — وہ بانپ پرست و بن باسی بنا وے — چہارم جیل شنیاسی بنا وے
سدا مہر پرستش رز کار ہونگے — گہر کا خاک کا گوبر کا ہونگے — تمہین اب بہمنی بخشا مایہ فیض — تمہین ہو سزاوار جہنم
جو میری دید ہی حاصل ہوئی مطلب — تمہاری فیض درشن سی مین سب — جو شنک لائی وہ ہو خوار جہنم

ادھیای پانچوان در بیان ظہور خلقت

سدا شیو جی ذرا ہمپر کرم ہو — وصال شاہد سے بہم ہو
جناب سوت جی نی انجمن مین — سدا شیو نی کہی یہ بشن سی بات — جو تم ہرگن تو نرگن ہی میری ذات
نمایان رکھکی چندا و تار ہو تم — ہمیشہ دافع آزار ہو تم — بشکل رودر ہو نکے نمودار — دکھا ینگی تمہین روپی پرانوار
سدا ہو الفت مطلوب طالب — رہین ہم تم سدا یکجا دو قالب — تمہارا دوست ہے بس یار میرا — مخالف ہی عدو ہی کار میرا

سدا شیو جی اوتر بھی مہربانی — بلی جلد وی کار مدح خوانی — رکھیتر چار ہوی حلقہ زن ہین — پتنگی گرد شمع انجمن ہین
جناب بھوت جی یون ہین شکر ریز — برنگ ابر نیسان ہین گہر ریز — روایت ہی کہ نارد نی بصد سوز — گذارش کی مری بر مہا یکروز
کرای سرمایۂ امداد ہستی — کہو کیفیت ایجاد ہستی — سدا شیو جلوہ گر کیونکر ہوی ہین — عیان شمس و قمر کیونکر ہوی ہین
کہا اک پیشتر تھا عالم ہو — وہ گل تھا نا مجسم صورت لو — ہوئی جب خواہش نیرنگ اعجاز — ٹسلا چشم جہان ہی پردۂ راز
ہوئی اول نمایان دو زن مرد — بھرا راہ تعجب سی دم سرد — ہوئی یون دفعتہً اکاش بانی — کرو تم بندگی ہین جانفشانی
ہوئی مصروف طاعت جان تن سے — اوٹھا طوفان یکبارگی چشم زن سے — ہوئی زن بس و گرم خواب آرام — ہوا نارائنے نام
عناصر ہین یہ نارائن ہی ایجاد — سپہر و خاک و آب و آتش و باد — ہوئی پھر تین گن زن ہی ہویدا — سمہ برکہ گل ہی گلشن ہی ہویدا
ہوئے یون نام کا اونکی تعین — رجوگن ہی ستوگن ہی تموگن — خودی پیدا ہوئی تینو نسی یکبار — وہی ہی دیو بانی مین انہکار
وہ سوئی بت گل احمر کہلا ایک — میان ناف نیلوفر کہلا ایک — طریق وصف مین گمراہ ہی عقل — بیان طول مین کوتاہ ہی عقل
عیان گل سی بر نگ زر ہوا مین — مثال آئینہ شش در ہوا مین — بہرا مین دنیج گل مین تا بصد سال — کہلا لیکن نہ مطلق عقدۂ حال
ہوا مین غرقہ بحر ہوس بھر — رہی گردش دوبارہ لسو بن بھر — سنی مینی ندائی ملہم غیب — عبادت کر عبادت کر بلا ریب
جو یا یا مینی ایمای عبادت — ہوا خواص دریای عبادت — ہوئی مہر بشن جی اونسی پیدا — چمک تھی جنکی ہیرا ہن ہی ہیدا
نمایان چار باز و تھی بدن مین — وفور دلبری طرز سخن مین — گدا تھا سنکھ تھا چکر و پدم تھا — عیان نور قدم ہر ہر قدم تھا
کہا مینی کرای سرمایۂ ناز — نہو خلوت مین میری رخنہ انداز — کہا ہم مالک کون و مکان ہین — غرض دو نو ہوی سرگرم ہیکا
کہا مینی کہ ہم تم ہین برابر — مثال نور مردم ہین برابر — تو ہم دریاے حیرت مین ہوئے غرق — تجلی اک ہوئی فورًا نمودار
یہ زرق برق چمکی صورت برق — ہوئی وہ دفعتہً غائب نظر سی — اوٹھا تاب شعلۂ حسرت جگر سی
مری بہگوان بنکر مشکل بارہ — گئی تحت الثرا کو بھر کی اک آہ — بہ شکل ہنس پھر مین بھی بصد جوش — اوڑا بہر تجسس صورت ہوش

اوہیای تیسرا بیان ظہور سدا شیو جی اور درشن دینا بشن جیو اور برہما جیو کو





سری گنیش آی نمہ

ہر اکرم مین دم آدم نہادیو — کہین ہم دست بستہ بم مہادیو — اسہین ہے گرم ہے بازار بخشش — روان ہی قلزم زخار بخشش
بظاہر باطن و ظاہر وہی ہی — ہوا الاول ہوا الآخر وہی ہے — نہان ہی ذرہ اسرار مین وہ — عیان ہی ہر در و دیوار مین وہ
وہی ہی آشکارا گم وہی ہی — یہ نور مردم مردم وہی ہی — سری گوری مہارانی کی اعجاز — بیان کیا کرسکے کوئی سخن ساز
گرم بخش زمانہ مادر خلق — برائے عیب پوشی چادر خلق

ادہیای پہلا پوچھنا اوصاف سری مہادیو جی کی رکھیشرون کا سوت پرانک سی

سدا شیو جی نگاہ لطف ادہر ہو — یہ نظم صاف منظور نظر ہو — گرامت شعر مین بو باس ہو جائے — سعبر تختۂ قرطاس ہو جائے
مقام نیسارک انجمن ہے — نظیر تختۂ صحن چمن ہے — جگہ دلچسپ و خاطر خواہ ہی وہ — پتے انسان عبادت گاہ ہی وہ
برای عابدان مسکن وہی ہے — جو سچ پوچھو تو اندر آسن وہی ہے — رکھون نے ایکدن جو بش خوشی سے — گذارش کی جناب سوت جی سے
کرای سرمایۂ علم لدنی — سراسر مایۂ علم لدنی — زبان صاف ہے چشم الطاف — بیان کچہ کیجی شمبھو کی اوصاف
عدم تہا پیشتر آثار ہستی — یہ کب پھولا پھلا گلزار ہستی — سدا شیو جی عیان کیونکر ہوئے ہین — زمین و آسمان کیونکر ہوئے ہین
سنی یہ گرچہ اور و کنسی کہانی — بنایا لطف تقریر زبانی — مگر جوش ہوس کب ہمسی کم ہو — اجی کیا تشنگی شبنم سی کم ہو
جو ہو ہمپر نگاہ مہربانی — عیان ہو صاف اسرار نہانی — کہا صد آفرین شاباش لکھو — رہی ذوق سماعت کاش لکھو

ادہیای دوسرا بیان کرنا حال پیدائش خلقت کا رکھیشرون سے

بصدق دل سنو تب کی کہانی — مگر کیا ہو بیان شمہ ذات — مثل ہی وہ کہ جوٹا منہ بڑی بات
میسر ہو نشاط و کامرانی

Sheo Prasad Wadoo

بفیض خلاق زمین و زمان و فضل نمای مکین و مکان تعالی شانہ

نسخہ صحت یافتہ نظر ثانی مصنف نظامی مرتبہ منشی شنکر دیال فرحت مسلمہ

بیتال پچیسی

بعد تکمیل اخذ حق تالیف مصنف موصوف سے واسطے سد ماتا قصد طبع اور ارباب مطابع سے

مطبع منشی نول کشور مطبوعہ دل ہا بی جا نا ہوا

بگٹ کہانی - تصنیف مولوی الٰہی بخش
بطور بارہ ماسہ -

سراپائے تصویر غم - نظم و نثر میں سراپا کا
بیان ہے تصنیف اشرف علی تخلص مست

سکندر نامہ - بری و بحری اردو ترجمہ نظم
سکندر نامۂ نظامی از خوش فکری سخنور کامل
مولوی غلام حیدر رگوپاموی ضلع ہردوئی

قصہ جات نثر

بستان حکمت - اردو ترجمہ انوار سہیلی کا
مؤلفۂ فقیر محمد خان گویا -

قصۂ سیاہ پوش - مؤلفۂ عنایت اللہ خان قلیل -

الف لیلہ - اردو مترجمہ منشی طوطا رام
تخلص شایان -

ایضاً - عربی ترجمہ مترجمہ منشی عبد الکریم -

فسانۂ معقول - مصنفۂ سید غلام حیدر خان
بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کھیری -

فسانۂ عجائب - باتصویر مؤلفہ
مرزا رجب علی بیگ سرور -

آئینۂ عقول - یعنے قصۂ قاسم و ہاشم
و روح افزا زوجۂ خلیفۂ بغداد مرتبہ
سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کھیری -

سروش سخن - بجواب فسانۂ عجائب مصنفہ
سید فخر الدین حسین مودودی -

طلسم حیرت - برنگ فسانۂ عجائب
مؤلفۂ منشی جعفر علی شیون -

باغ و بہار - یعنے قصۂ چار درویش مؤلفۂ
میر امّن دہلوی -

نورتن - مصنفۂ میاں محمد بخش تخلص مہجور

طلسم فصاحت - مصنفۂ مولوی
محمد حسین جاہ -

سہیل یمن - مصنفۂ مولوی
رفیع الدین وکیل -

وقائع راجگان - مصنفۂ کنور جگت سنگھ
خلف مہاراجہ مانسنگھ -

سچی بہادری - مترجمہ ساجد شیو پرشاد
ستارۂ ہند -

آرایش محفل - قصۂ حاتم طائی باتصویر
مؤلفۂ سید حیدر بخش -

سیر مقبول - نادر عبارت مصنفۂ
سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کھیری -

داستان امیر حمزہ - باتصویر اتہ نظر ثانی
حافظ محمد عبد اللہ بلگرامی -

نوطرز مرصع - قصۂ چار درویش بعبارت
مسجع مؤلفۂ منشی محمد عوض زرین -

جوگن نامہ مصنفہ میاں باطن اکبرآبادی
قصۂ مقتول جفا۔ معروف باسم تاریخی
فسانۂ غم مؤلفہ حافظ محمد امیر الدین۔
بدماوت بھاکھا۔ مختلی باصل معانی از
ملک محمد جایسی۔
ایضاً۔ بھاکھا سے اردو میں شعر بشعر نظم
فرمایا مولوی قاسم علی بدایونی نے۔
ایضاً۔ از عبرت و عشرت۔
مجموعہ۔ قصۂ قاضی جونپور۔ و قصۂ بندر
و قصہ حفاظت شیطان و قصہ چار لڑکوں کا
دل لگی کا قصۂ عقل و حمق کا مقابلہ مؤلفہ
مولوی الطاف۔
مثنوی گلزار نسیم۔ قصۂ گل بکاولی منظوم
از دیا شنکر نسیم لکھنوی۔
فسانۂ عجائب منظوم۔ مؤلفہ منشی
بھولا ناتھ فراغ تخلص۔
نل و دمن راجہ نل اور دمن کا فسانہ منظوم
ہدیۂ انظار از مولوی ممتاز علی شاہجہانپوری
داستان عبرت افزا
مثنوی میر حسن۔
یوسف زلیخا۔ اردو منظوم تصنیف فگار
شیرین خسرو۔ باتصویر مصنفہ منشی
گوبند پرشاد فضا۔

بنجارۂ نامہ مصنفہ میاں نظیر اکبرآبادی
لیلی مجنوں تصنیف میر تقی ہوس۔
بہار دانش منظوم تصنیف طپش۔
مجموعۂ قصۂ سپاہی زادہ۔ باتصویر
بارہ قصہ۔ ۱۔ قصۂ سپاہی زادہ ۲۔ قصۂ
چار باغ رنگین ۳۔ قصۂ محمود شاہ ۴۔ قصۂ
سوداگر بچہ ۵۔ عاشق کا جنازہ ۶۔ قاصد نامہ
۷۔ ہنس نامہ ۸۔ تندرستی نامہ ۹۔ دکھ سکھ نامہ
۱۰۔ دولت نامہ ۱۱۔ بھوچال نامہ ۱۲۔ رنگین نامہ
بحر دانش یعنے قصہ سوداگر بچہ۔
شاہنامہ اردو۔ منظوم تصنیف منشی موہن چند
طلسم شایان۔ یعنے داستان امیر حمزہ منظوم
مصنفہ منشی طوطا رام شایان۔
قصۂ شاہ روم۔
سراپائے پیر ہی۔
نالۂ منظور منظوم۔ مؤلفہ سید منظور احمد
مثنوی ابر کرم۔
مجموعہ۔ قاصد نامہ و قصۂ شاہ روم
وغیرہ گیارہ قصہ۔
۱۔ قصۂ شاہ روم ۲۔ قاصد نامہ ۳۔ ہنس نامہ
۴۔ رنگین نامہ ۵۔ آٹا دال نامہ ۶۔ گرہ بند نظیر
۷۔ پیسے نامہ ۸۔ کوڑی نامہ ۹۔ بنجارے نامہ
۱۰۔ جوگن نامہ۔ ۱۱۔ روٹی نامہ۔

خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار شکر خدا کا ہے کہ کتاب ندرت طراز قصۂ عارف کامل
حضرت ابراہیم ادہم موسوم بہ **گلزار ابراہیم**
مقام کانپور مین بماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۳ عیسوی مطابق شہر
ذیقعدۃ الحرام سنہ ۱۲۷۰ ہجری کو مطبع
افاق مرجع **منشی نول کشور**
مین چھپی فقط + + + +
کتبہ خاکسار محمد حسین
عفا عنہ

ہین وہی یہ خرفروش ای باعمل — مرکب شیطان و خوار و مبتذل — ہوکے پھر ناچار قاضی نے کہا — اوٹھ کھڑا ہو یا نسے اپنے گھر کو جا
شور و غل کرنے لگا وہ خرفروش — شرم سے پھر ہو رہا قاضی خموش — تاکہ خلقت مین نہو خندیدگی — صفت کی باقی نہین ہو نخیدگی
خلق مین گر ہو گئی یہ بات فاش — ہوگی مشکل پھر یہانکی بود و باش — جب یہ کرتا عزم تھا اخراج کا — پیش پا ہوتا وہی پھر ماجرا
احمقی سی ہوتے ہین سب کار سخت — سہل کہکر تا ہے ننگ و عار سخت — عار بدنامی سے قاضی کو ہوا — خرفروش آخر کو اوسکا مقتدا
اس سبب سی تا نہو افشای راز — قاضی کرتا اوسکی تعظیم دراز — جب تلک زندہ رہا وہ خرفروش — قاضی سی وہ ہی رہا جوش و خروش
ہون اگر احمق نہ دنیا مین حسن — پھر نہون ممتاز ہشیار و کہن — جنکو احمق جانتی ہین سب یہان — ہین وہ عند اللہ دانای زمان
کام مین دنیا کی جو ہین ہوشیار — ابلہ و نادان ہین پیش کردگار — عقل وہ ہی جو وہان ہی کام کی — طوق لعنت ورنہ وہ ہو جانکی
عقل وہ ہی جس سے ہو عقبی درست — اس سخن کا کچھ نہین ہی پاوسر — ای حسن اس داستان کو ختم کر

خاتمہ بمذمت دنیای فانی اور اوسکی ترغیب دلانی پر

ہی یہ دنیا سخت جای نابکار — ایک حالت پر نہین اسکو قرار
ہی تغیر اور تبدل دمبدم — اسکی بو قلمونیان ہین بیشمار — شب کی اندھیاری مین وہ پنہان ہے
شام کو کوکب اگر تابندہ ہی — صبح کے ہوتی ہی وہ شرمندہ ہی — صبح جو خندان تو گل خندان ہے — باد صرصر سی ہی لرزان ای پسر
خلعت شاہانہ رکھتا ہی جو تن — چار دن کے بعد ہوتا ہی کفن — شمع کے سر پر اگر ہی تاج زر — ہی وہ اوسکے دوش پر اسباب یاس
ایک بھی خندان نہین ایسا یہان — ہو نہ گریہ ساتھ جسکے تو امان — بر مین جسکے ہی عروسانہ لباس — ایک گنج اسکا نہین بے نیش مار
رنگ و بو پر اسکے جو مفتون ہی — طفل نابالغ ہی یا مجنون ہی — ہی رحم کی حبس مین جبتک جنین — درد و فکر و رنج و غم اوسکو نہین
دیکھی جب آنکھون سی دنیا کی فنا — ہی یہ گریہ اوسکو اپنی جان پر — سب ہین اس رونی سورت اوسکی بیخبر
یعنی اس مدت مین یہ تھوڑی راہ — قطع کی ہی مین نے مرکے آلہ — نو مہینے کھایا ہی خون جگر — طی کیا کس کس مصیبت سی سفر
وسعت دنیا تو ہی بے انتہا — قطع کیونکر ہوگی ای میرے خدا — کسطرح طی ہوگی یہ راہ دراز — مجھ ضعیف خستہ سی ای بے نیاز
تھا وہ زندان رحم مین رہنی کی جا — تیرہ و تاریک و تنگ و بے ضیا — خون حیض گندہ ناپاک زن — تھی غذا میری بصد رنج و محن
تھا حشیمہ جای پوشاک لطیف — گندہ بودار و ناپاک و کثیف — چھوڑنا اونکا ہوا جب مجھ پہ شاق — قتل کرتا ہی مجھے اونکا فراق
یہ مکان واسع و بازیب و فر — یہ گل و گلزار و بستان و شجر — یار و فرزند و عزیز و اقربا — شیر و قند و روغن و نور و ضیا
یہ در و لعل و زمرد سیم و زر — مادر و ہمشیرہ و جد و پدر — ہونگا جب مین چھوڑکر انکو جدا — اے خدایا راہی ملک بقا
ہوگا کیا اوسوقت میرا حال آہ — جان کو ہوگا عجب جنجال آہ — طفل روئی حیف اپنی حال پر — پیر ہوکر تو ہو غافل ای پسر
جب ہوا اس مثنوی کا اختتام — ہجرت خیر الانام — ای برادر بالیقین بے ریب و شک — یک ہزار و دو صد و پنجاہ و یک
پانچوین تاریخ تھی شوال کی — ختم جمعے کو ہوئی یہ مثنوی — حق تعالی اس سے فیض عام دے — میری محنت کا یہی انعام دے
تام حق پر ختم کر اپنی کتاب — ای حسن واللہ اعلم بالصواب

ہی یہ نسخہ بہتر از صد کیمیا — ہی مگر اعجاز عیسے یہ دوا — آخرش کحال سے اسنے کہا — دست بستہ ہو کی باصد التجا

دی مجھے نسخہ یہ انجن کا بتا — چاہیے جو کچھ سو لے اے فتا — لیکر آخر کو بہت سا سیم و زر — لعل و یاقوت و زمرد اور گہر

جب دیا کحال نے نسخہ بتا — جزو اعظم اوسکا وہ ہی کرم تھا — جانتا تھا لغو یہ جس کرم کو — وہ ہی تھا اس کحل کا جزو نکو

تھا وہی کرم نجاست خوار و زار — حق تعالی نے بتائی اوسکو آہ — تاکہ ہو موقوف دل کا اشتباہ

ایک اوسکا فائدہ ظاہر کیا — اور خدا جانی کہ کیا کیا اوسمین تھا — میری گستاخی کی حق نے دی سزا

بندہ ہی ہر بات مین تقصیر وار — عفو کر میری خطا اے کردگار — ہو کے دل مین منفعل کہنے لگا — اب جو پہونچا اوسکو پہونچا اسی حسن

وصل ہے قاضی کی اوسکو شاد کر — خانہ ویران کو تو آباد کر — سنکے ملا سی یہ اوسنے ماجرا — بس وہین رستا جو پہونچا کالیا

تھا زبس الفت سی دل اوسکا فگار — سنبل و ریحان تھے رہ کی سنگ و خار — تھا اوسی قاضی کا ایسا اشتیاق — سیر گلشن تھا و رنج لا یطاق

اسلیے فرماتے ہین خیر البشر — کرتی ہی الفت بشر کو کور و کر — خانۂ قاضی غرض وہ پوچھ کر — رفتہ رفتہ پہونچا آخر اوسکے گھر

دیکھکر دربار اور وہ دھوم دھام — رہگیا حیران و مشدر مرد خام — فرش تھا دیبا و طلس کا وہان — خلق حاضر سیکڑون پیر و جوان

دست بستہ ایک سو خدمت گذار — اور کھڑے اک جانفیب و چوبدار — ہوگئی گم دیکھکر سب عقل و ہوش — رہ گیا حیران و مشدر خر فروش

بولنی کی اور نہ کچھ کہنی کی جا — اک پہر تک یہ کھڑا تکتا رہا — ہوگیا دربار کا جب اختتام — کم ہوئی فی الجملہ اوسکی دھوم دھام

پوچھا قاضی نے کہ اے مرد گدا — کیا غرض ہی تو یہان جو ہی کھڑا — کر بیان تو اپنی دل کا مدعا — مقصد قلبی ہی بیان آنی سے کیا

درد دل سے اسنی رو رو کر کہا — مرحبا تجھکو ہزاران مرحبا — واہ واشاباش تو شرط وفا — چاہیے تھی جو کہ سو لایا بجا

مین نے کھو کر اپنا سارا مال و زر — آدمی بنوایا تجھکو اے پسر — دس برس امذ سے مانگی دعا — تو دیا حق نے تجھے یہ مرتبا

جب خدا نے تجھکو یہ منصب دیا — علم فقہ و فضل و زہد و اتقا — اب تو مجھسے اجنبی مطلق ہوا — حق خدمت سب دیا دل سی بھلا

سب گئی برباد میری جانکنی — بیقراری گریہ و سینہ زنی — سمجھا قاضی نے کہ دیوانہ ہی وہ — عقل سی یک لخت بیگانہ ہی وہ

یہ جو بکتا ہی سخنہاے زبون — اسکو مالیخولیا ہے یا جنون — باؤلی کو مین کرون تنبیہ کیا — آپ اک آفت مین ہی یہ مبتلا

یہ سمجھکر ہو رہا قاضی خموش — دل مین اپنے خوش ہوا وہ خر فروش — رحم سی پھر اوسکو قاضی نے کہا — آؤری نزدیک میری بیٹھ جا

جو جو یہ شفقت سی کرتا تھا کلام — وہم اوسکا تھا ترقی پر مدام — خلق سی اوسکو یقین آیا یہی — جو کہا ملا نے بیشک ہی وہی

صرف الفت اسقدر بڑہا اشتباہ — اسکے خر ہونے پہ دونون ہین گواہ — جسقدر یہ خلق سی آتا تھا پیش — اوسقدر ہوتا تھا اوسکو وہم بیش

ہی اسی آفت مین ہر اک مبتلا — نفس کی شامت سے اے مرد خدا — حرص سی وہ شی نظر آتی ہی اور

آدمی رکھتا ہی عادات قبیح — پر حماقت سی سمجھتا ہی ملیح — عیب پر اورون کی رکھتا ہی نظر — عیب سی اپنے ہی ہر اک بی خبر

اور کو سمجھا ہی کم فہمی سی خر — ہی خری سی اپنی ہر اک بی خبر — خر کو بنواتا نہ ہرگز آدمی

یہ نہ خر ہوتا تو ملا سے دعا — کھاتا کیون اسطرح سے مجکو بتا — نفس اور شیطان کی ترغیب پر — کام جو کرتے ہین اور ہین بے خبر

زیرکون کیواسطے نادان ہین پیدا
احمقون کو ہوشیار انسان ہین
مفلسون کی واسطے ہین مالدار
مالدارونکی لیے مسکین وخوار

آدمی کے واسطے ہی لعل درر
لعل درر کیواسطے ہین یہ بشر
اوسکو اوسکے ساتھ ہی ہمبستگی
اوسکو اوسکے ساتھ ہی ہمبستگی

جسکو سب سی جانتا ہی تو بُرا
منفعت مین ہی وہ اچھو نہی سوا
گر تو دیکھے غور سی ایمرد دین
منفعت سی کوئی شی خالی نہین

خالی حکمت سی نہین فعل حکیم
تیری کجفہمی ہے ایمرد لئیم
اسلیے کہتا ہون تجھسے ایک نقل
تاکہ آوی اوس سے شاید تجھکو عقل

حکایت طبیب کی کہ کرم نجاست کی پیدایش کو بفایدہ سمجھا اور اللہ تعالی نے اوسکو متنبہ کردیا

تھا کسی جا اک طبیب پرخرد
حاذق و دانا حکیم مستند
جانتا تھا خوب وہ اسرار طب
ماہر و دانای واقف کار طب

اتفاقا ایک دن بہر ضرور
پا یخانی مین گیا وہ بے شعور
دیکھکر کرم نجاست کو حکیم
دل مین یون کہنے لگا رب کریم

لغو کیون تو نے اسی پیدا کیا
کچھ نہین خلقت سی اسکے فایدا
دردوا اور نی غذا کے کام کا
منفعت مین ہی یہ بلا مین مبتلا

دل مین پھر ہر چند اپنے غور کی
منفعت اسکی نہ کچھ ظاہر ہوئی
کی کتابون مین کئی دن جستجو
فایدہ دیکھا نہ اوسکا ایک مو

ہو جو نامعلوم شے کا فایدہ
نسبت اپنی جہل سے کرای فتا
نفع ہر موجود مین ہی بیشمار
جانتا ہی اوسکو علم کردگار

جانے ہر شے کا وہی نفع و ضرر
تو ہی اوسکے فایدے سے بیخبر
جو کہ شی بدتر سی ہی بدتر ہی یہان
ہین ہزارون فایدے اوسمین نہان

موت جو ہر چیز سی ہی تلخ تر
فایدی ہین اوسکے اندر بیشتر
بعد مرنیکے وہ ہونگے آشکار
جسطرح ہو شمس فی نصف النہار

حکمت باریتعالی یون ہوئی
ہوگئی بیماری اوسکو آنکھ کی
اوترا دونون آنکھون مین آب نزول
ہوگیا اندھا وہ مرد بوالفضول

فعل برحق کے کری جو کج نظر
ہی وہ اندھا بلکہ اندھی سی بتر
کی بہت اوس شخص نے اپنی دوا
پر ہوا ہرگز نہ ظاہر فایدا

کر کی آخر تھک رہا وہ مرد خام
سوجد تاثیر و علت ہی خدا
جب غضب اوسکا ہو کیونکر ہو شفا
تو توکل کے مرض کی کر دوا

پردہ ظاہر دوا ہی ای فتا
ورنہ کیا تدبیر کیسی ہے دوا
قبضہ قدرت مین اوسکی ہی شفا
کر توکل پر دواے ہر مرض

تاکہ ہو باطل نہ حکمت کی غرض
کی بہت سی اوسنے جب دلسی فغان
قدرت حق سی ہوا وارد وہان
چاہیی تجھکو نہ کچھ ردوبدل

دی مجھے تو پانسو دینار زر
دیکھکر اندھی کو وہ بولا اگر
اوسنے دی آخر کو آنکھون مین لگا
مرد کحال غریب و بینوا

پانسو دینار لیکر اک دوا
آنکھین روشن ہوگئین مثل چراغ
دل ہوا فرحت سی اوسکا باغ باغ
تو کرون مین تیری کوری کا علاج

سجدہ شکر خدای بے نیاز
دو گھڑی تو بیقراری ہی ہی
دل سے وہ لایا بجا با صد نیاز
حالت اصلی سی بھی اوسکی بصر

اسکے بدلے مین جو کچھ لے دیجیے
بسکہ دانا تھا نہایت وہ طبیب
چاہا اوسنے اوس سے نسخہ لیجیے
عاقل و فرزانہ و مرد لبیب

ہی وہ لے یہ شرط اسمین بیگمان — دا کسی پہ ہو نہ یہ راز نہان — دوسرے کو گر ہوا معلوم حال — خر کا ہی پھر آدمی بننا محال

سر غیبی جسنے ظاہر کردیا — ہی وہ مرد و جناب کبریا — کیونکہ ہی یہ سر غیبی و خفی — فاش کرنا راز کا ہی احمقی

کیجیو گمان جہانتک ہوسکے — بھید کر پنہان جہانتک ہوسکے — دوسری پر گر ہوا ظاہر بھید — تو نہ رکھنا اسکے بننے کی امید

نفس لے از بسکہ ہی تہدید کی — ہین بہت طول امل دل مین خفی — اور باطن ہی نجاست سی بھرا

مفلسی سی ہین بیمار ہی اتقا — ورنہ تو شیطان کا ہو پیشوا — آیا اپنے گھر وہ مرد خام کار

گھر جسے سمجھا ہی تو یہ گھر نہین — گھر ترا ہی اور ہی امر دین — گھر جسے سمجھا ہی تو ہی یہ سرا — بعد تیرے اور کی یہ ہوگی جا

گھر وہ ہی جسمین رہیگا حشر تک — تا بہ نفخ صور روز نشر تک — تو درستی سی ہی اوسکی بیخبر — ڈھونڈھتا پھرتا ہی خشت و چوب و در

گذرے تیری عمر کے ہفتاد سال — تو سمجھتا ہی کہ مین ہون نونہال — تو درستی مین ہی گھر کی مبتلا — سر پہ عزرائیل ہی تیرے کھڑا

بیخبر ہی یہ ترا وقت رحیل — تو ابھی بوتا ہی اشجار نخیل — انمین جبتک آئیگا پھل ای فتا — تو تو ہوگا لقمہ مور و مار کا

تو لگا وہ باغ ای سیر اجل — قبر مین کھاوی ہمیشہ جسکا پھل — تا بر آوے اوسکے دل کا مدعا — مانگتا تھا رات دن حق سے دعا

کہتا تھا ہر لحظہ باور دو بکا — یا خدا و یا خدا و یا خدا — ابلہی سے الغرض ہوا لہو لعب — مبتلا غم مین رہا تھا دس برس

دس برس کے بعد وہ ناحق شناس — پھر گیا دوڑا اوسی ملا کے پاس — دیکھتے ہی اوسکو ملا نے کہا — شکر ہی الحمد للہ اے فتا

لطف حق سی ہوگیا تیرا وہ خر — عالم و فاضل ادیب و پر ہنر — صورت و شکل و شمائل مین کیا — حق تعالی نے اوسی سب سے سوا

سو مبارکباد تجکو ای رشید — ہو مبارک تجھکو فرزند سعید — عید کے دن تھا لیا ای نوجوان — بادشہ نے ہر کسی کا امتحان

دیکھکر اوسکو عقیل و نکتہ دان — خوش ہوا اوس سی بہت شاہ جہان — دی کے عزت خلعت شاہانہ سے — کر دیا قاضی جونپور کا اوسے

جا بجا تو بھی کہ وہ از چند روز — مسند عزت کا ہی رونق فروز — تو جو اپنے آپ کو سمجھا بھلا — نفس تیرا تجھکو دیتا ہی دغا

سبکو کہدیتا ہی شیطان لعین — تیرا ثانی کوئی دنیا مین نہین — اک سر مو خود نمائی ہے اگر — تو بھی ہی ویسا ہی قاضی ای پسر

دین اور دنیا کا ہی تو پیشوا — یعنی تو اک شہر کا قاضی ہوا — عقل تیری خر ہی اور تو خر فروش — درس ملا کا ترا جھوٹا خروش

ہی جونپور انتقاے عارضی — جسپہ ہی مسند نشین تو ای غبی — سنکے وہ یہ مژدہ فرحت فزا — لایا سجدہ شکر یزدانکا بجا

آگئی اوسکی تن مردہ مین جان — ہوگیا ہر موی تن اوسکا زبان — گاہ فرحت تھی ہوا خر آدمی — اوسکے قاضی ہونیکی گاہ خرمی

گاہ یہ شادی ہوا وہ خوب رو — گہ مسرت یہ کہ ہی وہ نیک خو — منصب عمدہ سی گہ دل مین غرور

ہی اسی آفت مین ہر اک مبتلا — ہو کے خر سمجھا ہی مین قاضی ہوا — حشر کو خر کے برابر بھی نہین

ہین خصائل سب خری کی آشکار — آپکو کرتا ہی تو قاضی شمار — آدمی ہو کر جو تو بنتا ہے خر

آدمی وہ ہین کہ جز پروردگار — تف ہی تیری عقل اور فہمید پر — حرص و شہوت مین ہین وہ مانند خر

دوسرے کچھ نہین سکھتے ہین کار — آدمی اکثر ہین صورت مین بشر — تو بہر منہ ونکو موکیون نگشتی

نفس کی خواہش یہ ہی جسکی نظر — نصف ہی وہ آدمی اور نصف خر — ہو نہ احمق کا اگر مطلق وجود

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمان علی امتی یکون فیہ ثلثون منافقین و ثلثون الحقباء و ثلثون القصور و ثلثون الملوک و ثلثون الحساب و ثلثون العبید و ثلثون الفسقہ و ثلثون القراء و ثلثون الدجالون

بہر منی کی ہی ان بنیات

ہی بیان دختر کے معنی مجاز — یعنی مملوک خدائے بے نیاز — عشق مین اوسکی ہی ہر اک دلمین آگ — مثل اوہم سینہ چاک و زار زار

زندگی و مرگ دختر ای ولی — ہی مراد اوس سے غنا اور مفلسی — مرگ دختر زر کی ہی مفقودگی — زلیست اوسکی ہی تری آسودگی

نیک رہ مین صرف اگر اوسکو کیا — اجر اوسکا جو کہ بندی کو ملا — وہ عمل تیرا ہی فرزند رشید — ہی وہ ابراہیم وقت و بایزید

راہ حق کو جان بحر بیکران — خضرؑ ہے پیغمبر خیر الزمان — ہین عقائد اور ایمان وہ گہر — ماہ اور خورشید ہی رخشندہ تر

مرد تاجر ہی وہ مرشد ای نگار — جس سے یہ دنیا ہوئی باغ و بہار — عامل و فاضل ہین وہ دانا طبیب — جنسے دنیا کو ہوئی صحت نصیب

نہج شرعی پر جو کچھ حاصل ہوا — مثل منکوحہ ہی وہ تجکو روا — اسطرح اسکے معانی کو سمجھ — مغز و اسرار نہانی کو سمجھ

منکشف ہون تا کہ اسرار نہان — صورت افسانہ ہو باغ جنان — ہی غرض ہر بیت کا مطلب جدا — ظاہری و باطنی مضمون کا

چاہیے لیکن تجھے بھی ای عزیز — کچھ سمجھنے کی لیے ہوش و تمیز — تو یہ ہی چوب ناتراشیدہ اگر — تو یہ میری جانکنی ہی دردسر

مرد عاقل کو تو اک نکتہ ہی بس — مین کرون کیا تو اگر ہووے مگس — مین مگس کو بھی بتاتا ہون ہما — تو اگر سمجھے کہ مین کہتا ہون کیا

حکایت معلم ظریف و خرفروش ابلہ کی

جسطرح صنعت سے ملاکی گدھا — بن کے آدم شہر کا قاضی ہوا

ایکدن اوستاد غصہ مین ہوا — لڑکے کو مکتب مین یون کہنے لگا — کورہ خر پہ اگر مین تیری جا — محنت تعلیم کرتا اے فتا

تو وہ ہوتا آج یکتای زمان — عاقل و دانا و مرد نکتہ دان — اتنی محنت پر مری ای بدمعاش — تو رہا ویسا ہی چوب ناتراش

وہ معلم ہی ترا نفس لئیم — جسکو تو سمجھا ہی استاد حلیم — اوسکے کہنے کا تو کرتا ہی یقین — جو کہے کرتا ہی تو ای نازنین

عقل کا کہنا اگر تو مانتا — نفس کے کہنے کو ہرزہ جانتا — عقل کو تونے کیا ہی خود زبون — کر رہا ہی پیروی نفس دون

عقل تیری ہی اگر مغلوب نفس — تو مثال خر ہی وہ مرکوب نفس — سنتا تھا اسبات کو اک خرفروش — سادہ لوح و بیوقوف و رفتہ ہوش

کار دنیاوی مین جو ہین مبتلا — ہین وہی یہ خرفروش بیجبا — دین پر سمجھا ہی جو دنیا کو فوق — عقل اوسکی اوسکی گردن کا طوق

عقل ہوتی تجکو تو کیون ای فتا — نفس کے ملاّسی کیون کھاتا دغا — دل مین سمجھا وہ نہین میرے لئیے — یہ خدا نے جو دیا ہی مال و زر

بعد مرنے کے یہ ہوگا رایگان — دشمن جانی کرینگے نوش جان — اسسے بہتر ہی کہ کرکے خرچ زر — آدمی بنوائیے ملاّ سے خر

خر کو لیکر ساتھ شب کو وہ گدھا — پاس اوس مرد معلم کے گیا — رکھے سو دینار اوسکے پاؤنپر — اور کہا ہی ملک مین میرے یہ خر

آدمی اوسکو بنا کر ای فتا — علم کی تعلیم کر بہر خدا — تا یہی خر ہو مرا جای لئیے — بعد میرے مالک اموال و زر

طبع تیری مثل خر کے ای غبی — حب دنیا کی ہی دل مین پھنسی — نفس سے تو چاہتا ہی تربیت — خر مین کب ہوتی ہی انسانی صفت

تھا معلم بسکہ دانا و ظریف — کامل و عیار طرار و حریف — ہنسکے بولا اوس سے ای سرگشتہ راہ — گو کہ مین یہ کہتا ہون اپنی ہو ستگاہ

ہی ولیکن سخت یہ محنت کا کام — دس برس مین ہوگا اسکا انصرام — چھوڑ دون دنیا کے جب کاروبار — انصرام اوسکا ہو تب اے ہوشیار

تیری خاطر سے یہ محنت کی قبول — لازم اپنی جان پر کی ای فضول — ہین تری اعمال و افعال حسن — جس سے ہون تیری بھلائی فعل خبط

نفس اور شیطان از راہ دغا — دیتے ہین اندوختہ تیرا اوڑا — اسطرح کرتی ہین تیری عقل خبط

وہ ہوا ہی فعل جسسے ناامکاں — جس سے ہم ہین سرنگون و سرشار — اس خطا سے ہم ہین بیشک ای سنی — قابل گردن زنی و کشتنی
جان و تن ہمنے کیا تجھ پر فدا — دے ہمین جو کچھ کہ تو چاہی ہمرا — ہم سراسر خار تو باغ جہان — ہم خس و خاشاک تو گل بیگمان
ہم زمین تیرہ ہین تو آفتاب — ہم کتان کہنہ تو ہی ماہتاب — کیا جہان کیا جان کیا شمس الضحیٰ — جنکو تیرے سامنے ہو مرتبا
جان جان و ملک جان جان جہان — تو ہی اور ہم نقش پای بی نشان — ہم نسمجھے تھی نیستان مین ہی ہیچ — ورنہ کیون ہم اسقدر ہوتے دلیر
ہمکو اس صورت پرستی نے کیا — معنی و معنی شناسی سے جدا — صورت ظاہر مین ہر اک ہی بشر — لذت معنی ہی سب مین مستتر
فرق معنی سے ہوا کوئی نبی — اور ہوا کوئی ابوجہل شقی — ہو نہ جبتک بحر معنی مین شنا — تو نہین باطن کا مطلق آشنا
ہی بسان حلقہ تو بیرون در — دلبر حجلہ نشین سے بے خبر — سر ٹپکنے سے نہین ہوتا وصال — ہی یہ خود بینی تری جی کا وبال
تو ہی اور نی مین و مائی رہے — تن رہے تیرا نہ تنہائی رہے — ہو نہ جبتک بحر حیرت مین فنا — کب ملے وحدت کا تجکو ذائقا
سیکڑون پردون مین حسن دلربا — جلوہ فرما ہو رہا ہے برملا — جب وہ بی پردہ ہوا پھر تو کہان — شمس جب چمکا کہان تاری وہان
شمع پر ای شمع ایوان علوم — شب کو پروانونکا ہوتا ہی ہجوم — صبح کو سب پیش ضو آفتاب — ہین فنا واللہ اعلم بالصواب
جو کرے یون نفس سرکش کو تباہ — ہو وہی دونون جہان مین بادشاہ — الغرض وہ مظہر آیات حق — لیگیا اس امر مین سب پر سبق
نفس کو جب اسطرح کشتہ کیا — تب ہوا سر دفتر ملک بقا — جو ہوا صحبت مین اونکی ہمرباب — تھا اگر ذرہ ہوا وہ آفتاب
تھا وہ مہر برج عرفان خدا — مصدر انوار فیضان خدا — اونسے جو کچھ فیض باطن کا ہوا — ہی وہ لکھنے اور پڑھنے سے سوا
سیکڑون ابدال و اقطاب زمان — اولیا و عابدان و زاہدان — سلسلہ مین شیخ ابراہیم کے — ہر زمانے مین غرض ہوتے رہے
لطف سے حق کے رہیگا بالمراد — سلسلہ اونکا الی یوم التناد — ایک سو اک شٹھ مین وہ پیدا ہوا — یکصد و سہ سال تک زندہ رہا
دو سو اور چوبیس ٹھ تھی ہجری ای محسن — جب ہوا فردوس مین اوسکا وطن — اوسکے صدقے سے مجھے بھی یا خدا — ذوق و شوق و زہد و عرفان عطا

لب لباب اس داستان کا اسکو افسانہ نہ سمجھین اور تعلق معنوی سے اپنے نفس پر منطبق کر لین

نظم مین نے کی ہی جو یہ داستان — ہی غرض کچھ اور اس سے درمیان — یہ کچھ افسانہ نہین ای بیخبر — گوش دل کے کھول تو اور غور کر
صورت افسانہ تو پیمانہ ہی — ہین بمعانی اوسکے اندر مشتمل — رنگ پیمانہ پہ تو کیا ہی وفا — کر ذرا دریافت مے کا ذائقا
ہی غلط بینون کی صورت پر نظر — لذت معنی سے جو ہین دور تر — ہی یہان چشم بصیرت جسکی وا — اسکے پڑھنے سے اوسی کا ذائقا
پر ہین اس کیسے مین لعل بیبہا — نو حرف رنگے جنمین ہی جا بجا — تو جسے کرتا ہی افسانہ خیال — سر سے پا تک ہی یہ تیرا حسب حال
کرتا ہی سے نظر ای نیک پے — تو ہی ادہم تو ہی ابراہیم ہی — ہی ترا قصہ یہ بیشک سر بسر — رکھ نہ ابراہیم و ادہم پر نظر
ہی وہ حق سبحانہ شاہ بیزوال — اور بلخ اس عالم دنیا کو جان — طالب دنیا ہی اوہم ای پسر — دختر دنیا پہ شیدا مت بسر
لذت و نعماے دنیاے دنی — ہی عروس بکر زیباے معنی — علت و معلول مین پیوستگی — ہوتی ہی دختر پدر ہی کی فتی

کچھ نہین اس امر مین انکی خطا — کرتا گر انکو بصیرت تو عطا — کیون کرے ای دانای راز — فعل بد سے آپ کرتے احتراز
راہ مین گر بے بصر کے چاہ ہو — جو نہ روکے اوسکو وہ گمراہ ہو — مرد بینا کو ہی لازم دے بتا — ورنہ گویا اوسکا خون اوسنے لیا
وہ ہین یارب جرم عصیانی سے بری — کچھ نہین اسمین خطا اونکی ذری — کیونکہ غفلت سے ہین مسلوب الحواس — جہل نادانی سے مقلوب الحواس
کر انھین چشم بصیرت تو عطا — تاکہ سمجھین اپنا یہ جرم و خطا — فعل بد پر اپنی نادم آپ ہون — جہل کے اپنے وہ عالم آپ ہون
بحر مین عرفان کے کر انکو غرق — بھیج انپر مشرق رحمت کی برق — قلب انکا مشرق انوار ہو — جو یہان ہی محرم اسرار ہو
عفو کر کے انکا نسیان و خطا — راہ باطن کا انھین دے بتا — مصدر انوار ہو ہر اک کا دل — مظہر اسرار ہو ہر اک کا دل
کچھ نہین رحمت سے یہ تیری بعید — ہم جلیسون کو کری سے سعید — ہم نشین میرے اگر ہو دین شقی — ہی یہ میری نقص کی حجت قوی
کر کے لا یشقی جلیسو پر نظر — مناجات — انکو تو ابدال اور اقطاب کر

ای خدای کارساز بے نیاز — کردی انپر باب تو رحمت کا باز — جوش مین آئے جو دریا رحم کا — گبر صد سالہ ہو فخر اولیا
تجھسے ہی سرسبز بستان جہان — تیری ہی قبضے مین ہے جان جہان — چشم و گوش عقل و حس فہم و ذکا — ہی خدایا سب یہ تیری ہی عطا
رکھی ابراہیم نے مسجد مین سر — باہزاران عجز و سوز جگر — کر کے بیحد و عدد حمد و ثنا — در دل سے حق مین کی اونکی دعا
رحمت حق نے کیا اوسپر نزول — منکشف دل پر ہوئے اسرار غیب — جلوہ گر ہر ذری سے انوار غیب
ہو گیا ہر اک دلی بے بدل — قلب پر چمکا وہ نور لم یزل — دیکھا ابراہیم کا بھی عرش جاہ — عرش سے تا فرش جسمدم کی نگاہ
دیکھا اوسکے نور پر سے یہ جہان — بحر و بر و کوہ و دشت و آسمان — چھپ گیا تھا دشت مین جون آفتاب — اب نظر آنے لگا وہ بے حجاب
ابر جسمانی اگر ہو ایک سو — دیکھے نے تابندگی روح تو — جب تلک اسپر ہی یہ پردا پڑا — وہم و شک مین تو رہی گا مبتلا
ہی وہ خورشید حقیقی برملا — پر یہ کوہ جسم حائل اے فتا — آڑ مین اس جسم کی ای مست خواب — نور حق تابان ہی یا صد آب و تاب
تو ذرا اس جسم کو جڑ سے اوکھاڑ — دیکھ اس تنکی کی اوجھل مین پہاڑ — مرد بنکر جسم کو پامال کر — تا تجھے وہ نور پاک آوے نظر
مثنوی مین ہو لوی معنوی — دیکھ فرماتے ہین ہمکو ای ولی — لب بہ بند و چشم بند و گوش بند — گر نہ بینی نور حق بر من بخند
یعنے کر اس چشم کو اپنی پر آب — تاکہ تو دیکھے وہ نور مستطاب — جسم و جان و دونون کو تو قربان کر — نذر او سکی دین اور ایمان کر
حرف غیریت اگر ہو در میان — تو ہے تو بیرون دای نوجوان — ہون عدد گرچہ فزون تر از شمار — اصل واحد سبکی ہی ای ہوشیار
ہی حقیقت گو کہ ہر شی کی جدا — لیکن ایسا ہی تو بینی خود ای فتا — ہو وہی واحد ترا سمع و بصر — غیر او سکے اور نہ کچھ آوے نظر
مرتسم تخییل مین ہو جو کوئی — ہو تری نزدیک ہر اک شی وہی — خلق تجھکو جو کہے مجنون ہی — لیک وہ سمجھے گا جو مفتون ہی
جو بشر او سوقت اوس محفل مین تھا — کیمیا ہی جسطرح مس ہو طلا — وہ ہی حال اک دم مین اونکا ہو گیا
خواب غفلت سے ہوئی بیدار وہ — عذر خواہی مین بصد عجز و نیاز — پھر ہوئی مصروف سب اہل حجاز
دم کے دم مین ہو گئی ہشیار وہ — کر ہمارے ہاتھ دونون تو قلم — تا کہ اس تقصیر سے ہون پاک ہم
باہزاران عجز سب کہنے لگے

جان و دل سے کرو حق جانب جمع — نور غیبی ہو کری دل مین طلوع — عرض نقالون نے کی ایسا کوئی — ہو اگر اسوقت مرد اجنبی
ہو ہماری نقل و بازی جبکہ ختم — اوسکو جو چاہی کرین ہم سب و شتم — اپنے کہنے کا نمانے وہ برا — تو عجب اوسوقت مین ہو مضحکا
لطف ان نقلون کا اپنی ہو دوچند — آپکو بھی وہ بہت آوی پسند — سنکے انسے میر محفل نے کہا — ہو وی جو کشتی مین مرد بینوا
تنگدست و مبتذل ہو خستہ حال — مفلس و پژمردہ خاطر پائمال — اپنے آگے تو اوسی لاکر بٹھا — زر و سے بھی کچھ کریگی ہم عطا
بعد اس تکلیف کے دینار و زر — دیکے خوش کردونگا اوسکو بیخطر — الغرض کشتی مین ابراہیم تھا — مفلس و محتاج و مسکین و گدا
باتن عریان و محتاج و تباہ — بادل بریان و اشک آہ آہ — لائی محفل مین بصد جور عظیم — زور سے اوس مرد حق کو وہ لئیم
مرد حق بین مفلسی مین بادشاہ — حکمران ملک بی فوج و سپاہ — بی زر و بی زور سلطان است — بے شراب و جام کے مخمور مست
پا برہنہ اور فلک سیر قدم — مشتری خلق بی دام و درم — تنگدستی مین غنا بی انتہا — مفلسی مین صاحب جود و سخا
خالی ہاتھون اور جہان زیر نگین — ابلق دوران ہمیشہ زیر زین — بے زر و بی سیم دارای جہان — بی زر و بی لعل سلطان زمان
بی زر و بی سیم صراف عظیم — مالک بازار و دریای یتیم — خلق ہی خفاش وہ شمس الضحا — ہوا سی معلوم اسکا حال کیا
اہل دنیا کو رہ بد الدجا — حال کیا جانے وہ مہ کی نور کا — اہل دنیا کی ہی ظاہر پہ نظر — راز سے باطن کے وہ ہین کور و کر
مرد مفلس جانتی ہی جسکو خلق — شیر شرزہ ہی چھپا در زیر دلق — ہی نظر بندی نہ دیکھی قدر اگر — اور ہو خورشید تابان ای پسر
نیم شب تو اوسکو کرتا ہی گمان — کور ہی ظاہر سی ای مرد خدا — سیکڑون درجی ہی یہ کوری سوا
اپنی اس کوری کا جلدی کر علاج — خانۂ دل مین تو روشن کر سراج — تا نظر آوین تجھے مردان دین — اور دکھائی دین تجھے اہل یقین
آخر شب اور مقتدای عصر کو — پیشوا اور رہنمای عصر کو — لاکے محفل مین دیا باری بٹھا — اور کیا نقلون کا باری سلسلا
ہو تا فارغ نقل سی نقال جب — مارتا نا اہل اونکو بے ادب — کوئی سر پر دھول کوئی گفشپا — اپنی کجفہمی سے اونکو مارتا
لیک وہ نقال خلق احمدی — ماہی دریای سر سرمدی — تھا زبس ہستی ظاہر سی فنا — محو مطلق ذات مین ایزدی تھا
کچھ نہ تھی اسبات کی اوسکو خبر — اور نہ اونکی فعل پر کچھ تھی نظر — یہ تو اپنے شغل مین تھی مبتلا — اور وہ اپنی کام مین مصروف تھا
ہر بشر و ہر ذات ہی مشغول کار — نیک و بد کو جانتا ہی کردگار — شغل مین اپنے زبس مصروف تھا — کچھ نہ سمجھا وہ کہ یہ کرتی ہین کیا
مرد حق بین ہر عمل کو سمجھے ہین جید — کذب و صدق اسجا ہین دونون متحد — ہین سمجھتے نقل کو اصل الاصول — مدعا کرتے ہین سب شی سی حصول
جب زیادہ حد سی رنج اونکو دیا — غیب سے آئی یہ ہاتف کی ندا — ای سر شوریدہ سودای عشق — وی دل مجروح خنجرہای عشق
نشتر الفت بسینہ خوردہ — راحت و لذت بغارت بردہ — وی ہدف گاہ تفنگ کربلا — دست و پا بشکستہ سنگ جفا
سخت یہ ناپاک ہین اور بی ادب — لائق گردن زنی ہین سب کے سب — تیری مرضی ہو تو ہون دریا مین غرق — تو کہے تو خاک کردی سبکو برق
ہو چکا ہی ظلم سب حد سی سوا — کر ذرا تو بھی لبون کو اپنی وا — بحر استغراق سی سر کو نکال — تاکہ ہو معلوم اونکو اپنا حال
کس سے یہ کرتی ہین گستاخی ذرا — تو بھی تو اونکو تماشا کچھ دکھا — کھینچکر سینے سے اپنے ایک آہ — بولا ابراہیم ای میرے الٰہ

ہوتا ہی جس سے قطع تن پاکمال — اوسقدر ہوتا ہی قرب ذوالجلال — جیسا جیسا ٹکڑی ٹکڑی ہو مرد — ہووے راضی اوسقدر وہ ذوالمنن

اس عبادت سے بھی جو ہو فوق تر — وہ جہاد نفس ہے اے بے خبر — ہی جہاد اکبر والسلام — تھی جہاد نفس اکبر والسلام

جنگ کفار و غزا و کشت و خون — ہی اگرچہ سب عبادت سی فزون — لیک جنگ نفس ہے اس سے سوا — کیونکہ ہی اسکا حریف اندر چھپا

ہی سبب زد جنگ کا ظاہر عیان — ہو حریف اسکا دلو نہیں بس نہان — یہ مخالف جانتا ہی گھر کا حال — دشمن واقف سی ہے بچنا محال

یہ مخالف ہی ولی ہی ہمنشین — وہ مخالف ہی کچھ واقف نہین — قتل جسنے نفس کافر کو کیا — درجہ اوسکو سو شہیدون کا ملا

ہی جہاد ظاہری مین ایک بوند — ہی جہاد نفس مین ہر لحظہ نوت — کام جو کچھ نفس کے برعکس ہو — ہی وہی ہر لحظہ مرگ اے دوستو

گرد و چاہی آب و شیرین و لطیف — وہ بجاے آب ہی تلخ و کثیف — نفس کی خواہش کے تو گر برخلاف — ہی جہاد باطنی یہ اور مصاف

بستر سنجاب وہ چاہے اگر — رکھہ تو سنگ خشک اسکی زیر سر — گر یہ چاہی جلہ ہاے زرنگار — گر پلاس کہنہ سی اسکو فگار

چاہیی اسکو اگر جام شراب — جاے شربت تو اسی دی زہر ناب — لکر پر رکھہ نفس کے ہر دم نظر — رکھہ قدم ہرگز نہ اوسکی راہ پر

یہ تو ہا رخصتہ و افسردہ ہے — وی سر و سامان بس پژمردہ ہے — سروری افلاس سے ہی نامراد — ورنہ یہ فرعون کا ہوا و ستاد

ہوا گر سامان سب اسکا درست — اس سے ہون شداد اور نمرود مست — موسیٰ و فرعون ہین تجھ مین نہان — دیکھہ نفس و روح کو اے نوجوان

مستعد ہو کر تو اس فرعون کو — بحر قلزم مین ریاضت کی ڈبو — ہر ہی کر موسیٰ عمران کی تو — پیروی کر جان سے قرآن کی تو

جسقدر کرتا ہی تو کار زبون — موسیٰ عمران ہو جاتا ہی خون — اگر کرے تو نفس کی خواہش پہ کام — جان لے فرعون کا تو ہی غلام

تجھسی مین کہتا ہون اے فرخندہ خو — یہ علامت نفس کے مرنیکی ہے — گر کرے کوئی خلاف طبع کام — یا تجھے تکلیف ہو اوس سے مدام

طبع پر تیری نہ آوی کچھ ملال — اور برائی کا نہو ہرگز خیال — جو زیادہ تر تجھے تکلیف دے — تو نکوئی ساتھ اوسکی بھی کرے

جب ہوا یہ نفس سرکش پاکمال — کب برائی پر ترا جاوے خیال — اسلیے کہتا ہون تجھسے ایک نقل — تاکہ آوی اس سے شانا تجھکو عقل

بیان نفس کشی حضرت ابراہیم قدس اللہ سرہ کا

شیخ ابراہیم تاج اولیا — سمت نیشاپور سے سو حجاز — اتفاقاً اوسمین تھا کوئی امیر — عابد و زاہد امام اصفیا

جب چلے دریا مین بالاے جہاز — تھے وہان موجود سب ارکان عیش — صاحب حشمت امیر ملک گیر

حاکم دوران و مرد نامدار — نائب سلطان نہایت مالدار — رہتے تھے مصروف و محو اگ و رنگ — اور جہیا پاس سب سامان عیش

دست بستہ خادمان ماہرو — اور رفیقان لطیف و بذلہ گو — راتدن اوسجا بتان شوخ و شنگ — مضحکہ اور ہزل گہنی سی فزون

ایک شب بنقال محفل مین وہان — کر رہی تھے نقل اپنی زبان — یاوہ گوئی تھی وہان جسمی بروں — علم سی اوس جہل بد کو فوق تر

تازہ تازہ فعل کرتے تھے بیان — عیب کو اپنی سمجھتے تھے ہنر — قوصنداب حق مین کب ہو مبتلا

عیب کو اپنے سمجھتا ہی بشر — اپنی بجھمی سے سراپا بیہنر — عیب کو اپنے اگر جانے برا — زہر قاتل کو سمجھتے ہیں وہ قند

اے خدا یا یہ نظر بندی ہی کیا — جو بری چیزون کو سمجھے ہو بھلا — دام مین حرص و ہوا کی تو جو بند — گریہ وزاری ہی بہتر اوسکی دوا

قلب پر اونکے ہوئی مہر خدا — ہی بصر اور سمع پر پردہ پڑا — اس مرض مین ہو گیا جو مبتلا — اگر یہ وزاری ہی بہتر اوسکی دوا

بعد اوسکے اپنے اپنے گھر گئے — بادل پر درد و چشم تر گئے — مسا گشتان مکہ وارباب بلخ — اونکی شاہ عید کی آپہونچی سلخ

گھر گئی جب اوسکے مرنے کی خبر — اس جہان سے کوچ کرنیکی خبر — آہ و واویلا کا ایسا غل مچا — ہوگیا اک حشر کا سا زلزلا

سلطنت کی ترک سے بھی ہیچ وا — ہوگیا اون بیکسون پر جاڑنا — تھا جو درد و ترک شاہی پدر — فوق اوس سے بھی ہوا مرگ پسر

حال جو ہو ماہی بے آب کا — تھا وہ اونکی آل اور اصحاب کا — دیکھیے جسکو سو تھا اندوہناک — صبح صادق کی طرح سے جیب چاک

کثرت گریہ سے خلقت کو وہان — ہوگیا اک چشمہ آنسو کا روان — گوری چٹی چاند سی عارض جو تھی — غم کی سیلی سے وہ نیلی ہوگئے

غم مین یوسکے تھا جو ہر اک سینہ رین — ارغوانی تھا سمن بر ارغوان — مارتے تھے سر کو ہر اک سنگ پر — اور طمانچے عارض گلرنگ پر

کر رہی تھی غم سے ہر فرخندہ فال — تختہ ہای سنبلستان پایمال — دود آہ سینہ ناشاد سے — بیوہ و ایتام کی فریاد سے

رنگ تارنجی و رخ چنبری — ماتم غم سے ہوا نیلوفری — کار دنیا ہی فقط خواب و خیال — تو غم و شادی اوپر اوسکی خاک ڈال

بیوفا ہی عیش دنیا بے بقا — اس سے دل ہرگز نہ اپنا تو لگا — گردش گردون گردان کا اثر — دمبدم ہر چیز مین ہے کارگر

کیونکہ ہر شی کی طناب معنوی — مستند اس چرخ سی ہوای ولی — کھینچی ہی جو کہ گردش مین طناب — ہی وہی ہر ہر لشکر کو پیچ و تاب

ہی کمین گہ مین یہ دیا دنا فلک — گھات مین پھرتا ہی تیری تیر تک — تو تو صید عاجز دل خستہ ہی — بال و پر بشکستہ و پابستہ ہی

دیکے چندے تجھکو آرام و قرار — یہ کریگا آخر بس تیرا شکار — کرکے تجھکو خوب فربہ اور سمین — کھال کا تیری کریگا پوستین

اسطرح کا جب عدو دشمن گھات مین — حیف ہی غافل ہو تو دنرات مین — تو بھی رکھ آمادہ اپنا زاد راہ — پاس رکھ انفاس کا بالانتباہ

کیونکہ نامعلوم ہی وقت رحیل — ہو بہادر ہزار ابلیس بخیل — ہی عدو دین شیطان رجیم — دشمن موروثی و دیو لئیم

خنجر لاحول سے کر دمبدم — اس سگ ناپاک کے سر تو قلم — کر ریاضت سی بدن کو مثل خاک — رہروی مین تا نہو گردون کا بار

ہی سبکسارونکی منزل سہل تر — ہی گران بارون کو مشکل تر سفر — الغرض تا مدت پنجاہ سال — خانہ کعبہ مین باجاہ و جلال

وہ شہنشاہ سریر ملک بقا — محرم راز جناب کبریا — پیشوای اولیای واصلین — مقتدای زاہدان کاملین

زبدہ اقران و صید روزگار — عمدہ دوران محب کردگار — مرشد برحق امام اصفیا — یعنی ابراہیم تاج اولیا

باکمالی عجز و زاری و نیاز — باکمالی ذوق و شوق و جانگداز — ہوگیا قربان اوسکے نام پر — یاد حق مین کرکے عمر اپنی بسر

آپ کو جا اسطرح کردی فنا — قطع راہ عشق اگر آسان ہو — تو ہو وہ مقبول درگاہ خدا — بایزید وقت ہر انسان ہو

خون دل سی اپنے کرکے پہلے وضو — سر لے کف پر گیند کی مانند تو — اقربا و خویش کا کر سر قلم — عشق کے میدان مین جسکو قدم

جو عبادت نفس پر ہوتی گران — وہ جہاد اور جنگ ہی بالاتفاق — حق تعالی نے برای امتحان — یہ عبادت فرض کی ہی بیگمان

تاکہ ہو ایمان بالغیب بشر — قلب مین جس شخص کے ایمان ہی — جان کا دینا اوسی آسان ہی

قلب مین جسکے ذرا ہو دم و شک — جی کے دینے مین ہو کچھ تیز تک — موت کو سمجھے ہین جو عمر دراز — کب جہاد و جنگ مین ہوتے ہین دلیر

جو کہ سمجھے ہین شہادت موت کو — نعمت و رحمت عظیم موت کو — یہ عبادت اوسی ہوتی ہی ادا — جان و مال اپنا وہ کرتے ہین فدا

بیگمان باطن کی تیری تیرگی — آئینہ مین غیر کے ظاہر ہوئی — اپنے باطن کو ذرا تو صاف کر — تجھکو سب بے عیب تا آوین نظر

جبکہ ابراہیم نے با التجا — کی جناب حق تعالی مین دعا — سنہ سی نکلا اوسکے اور تیر قضا — شست سے تقدیر کی پران ہوا

رنگ چہرہ سے ہوا بیٹے کا فق — دم کے دم مین ہوگیا وہ جان بحق — مرغ بسمل کی طرح سے لوٹ کر — مرگیا فرزند دلبند پدر

اسطرح کا کچھ اوٹھا سینے مین درد — آہ بھر کر ہوگیا وہ دم مین سرد — اتنی صحبت سی ولیکن باپ کی — دم کے دم مین وہ ہوا کامل ولی

منکشف سب ہوگئے اسرار غیب — قلب پر طاری ہوئی انوار غیب — دم مین جسکے ہوگئی اوسپر نمود — طاعت صد سالہ سی کب ہو کشود

لاکھ جی ہون ایسے مرنے پر فدا — جسکے جانے سے ملے وصل خدا — ایسے مرنے کا ہو کسکو درد و غم — ہو سبھم جس موت سی وصل صنم

الغرض وہ غرق بحر بیخودی — ماہی دریای ستر سرمدی — سوز دل سے پڑھکے بار دو رون — آیت انا للہ راجعون

لاش اوسکی چھوڑکر باصد نیاز — جاکے مسجد مین لگے پڑھنے نماز — مرنے کا بیٹے کی غم دل مین نہ فکر — بافروغ دل ہوئے مشغول ذکر

مرحبا ای بستہ تیر عشق — مرحبا ای کشتہ شمشیر عشق — عشق نے کی جس کسیکے دل مین جا — وہ زن و فرزند سی غافل ہوا

زندہ جاوید ہی مقتول عشق — ہی قبول دو جہان مقبول عشق — گر نہ دل پر عشق طغیانی کرے — باپ کب بیٹے کی قربانی کرے

گر نہوتا عشق حق بنیاد کار — گر نہ سینہ عشق ہی ہو ریش ریش — کب بشر سی ترک ہون فرزند و خویش

الغرض ہر اہیان بادشاہ — دیکھکر اس حال مین اوسکو تباہ — جاکے لشکر مین کیا اوسکو بیان — پھر گئے باور دو چشم خونچکان

جب ہوئی ارکان لشکر کو خبر — نظم لشکر ہوگیا زیر و زبر — ناگہان اک حشر سا برپا ہوا — خیمہ و خرگاہ مین اک غل مچا

نوحہ و شیون مین تھا ہر اک بشر — خاک بر سر جامہ چاک و چشم تر — بادل پر درد و آہ جان گزا — پاس شہزادی کے لاشہ لا رکھا

کرکے بیحد جزع و فزع و ہای و ہو — پادشہ کو دفن آخر کر دیا — اسطرح مرنیکا اوسکے ماجرا — دیکھکر ہر اک بشر حیران ہوا

حسن صورت اور سیرت دیکھکر — وہ جوانی اور وہ اوسکا کروفر — تھا ہر اک کے دل پہ غم بے انتہا — رنج و ایذا و الم بے انتہا

تھے وہ مجبور سب تقدیر سے — عاجز و بیدست و پا تدبیر سے — موت وہ شی ہی نہین جسکا علاج — یہ مرض ہی بے دوا و لاعلاج

اسکے آگے عقل کو یارا نہین — کارگر تدبیر کچھ اصلا نہین — شاہ ہفت اقلیم اور مسکین گدا — موت سے دونون برابر ہین فقا

اسکے آگے اژدہا و شیر نر — مور سے سو درجہ ہین کمزور تر — تھے فریدون و جم و افراسیاب — بحر مواج حوادث کے حباب

زغرغ دندان موت جانگزا — ہی مرض جسمون کو ای مرد خدا — جسکی ہیبت سے ہی ہر ہر جزو مین درد — چشم گریان سینہ بریان رنگ زرد

ہی مرض کیا سنلے مجھسے ای فتا — مرگ کی دہشت سی تن پر زلزلا — غیب داں ہو جو مرض سمجھا ہی تو — ہی دم سوزان مرگ ای نیکخو

تو جسے سر سام کرتا ہی قیاس — موت کی دہشت سے مختل ہین حواس — سنتا ہی آواز پای موت کی — تیر اہر ہر جزو ای مردذکی

ہی ہر اک جزو پہ تیری پیچ و تاب — اوسکی دہشت سی ہوا جاتی ہین آب — تو بشر ہو کر ہو غافل ای پسر — تو ابھی غفلت مین مجھ نفت بخیر

کر رہی ہی موت تجھپر اپنت تیز — ہوش آنیکے نہین تجھکو ذرا — ہو رہی تو جبتک نہ لقمہ گور کا

آخرش چالیس دن ہر اک بشر — قبر پر اوسکی ہزارون مرد و زن — جامہ چاک و خاک بر سر نعرہ زن

مثل گل اک دم اگر کوئی ہنسا — سو بلاؤ نمین یہ دیتا ہی پھنسا — ایک دم کی ہو اگر خندیدگی — عمر بھر دیتا ہی یہ رنجیدگی

رات دن کی گردش چرخ بریں — ای میرجان خالی از عکمت نہین — ہر شبر پر اپنی رکھتا ہی نظر

رہتا ہی یہ ہر بشر کی گھات مین — تا نہو فرحت اوسی دنرات مین — قند لذت مین ہی پنہان قہر غم

اس قفس مین قید ہر جاندار ہی — محتبس اندر دہان مار ہے — گھر نہ عشرت کا نہ جا خفت و خطر

تو جسے دنیا مین سمجھا ہی سرور — مخزن غم ہی وہی ای بے شعور — باب آفت ہی وہی ای بی تمیز

کیونکہ آخر ہوگا اوس شی کا زوال — ہی زوال اوسکا تری جی کا وبال — تا بلا ئی ناگہانی سے بچے

رنج و محنت کھینچ کر ہفتاد سال — جبکہ ابراہیم فرخندہ خصال — غیب سے آئی وہین اوسکو ندا

طالب حق ہو کے ای نیکو سیر — ملکے بیٹے سے ذرا شاداں ہوا — غیر کو پھر تو نہ اپنے دل مین جا

حب حق ہو دل مین یا حب پسر — منہ سے کر نا دعوی حب خدا — غیر پر پھر تو نہ رکھنی نظر

الفتین دو جمع ہون اک دل مین کب — جمع ان دونون کو تو یکجا نکر — دل کو اپنے اک صنم سے تو لگا

کر نہ عاشق ہو کے غیرون کی طلب — عشق صادق ہی دوئی سوز ای گدا — خاص کے حق مین وہی ہین سیئات

عام کے حق مین بہت شی ہین حسن — عامیون کو جو کہ ہین اچھی صفات — رنج مین سر تا بپا خاصان حق

سنکے ابراہیم وہ غیبی ندا — اپنی اس تقصیر سے نادم ہوا — بادل پر درد و چشم خون چکان

یون لگا کہنے لگا ای رب جہان — عذر مین تقصیر کے وا کی زبان — بند بند بندہ ہے بند کمند

کجروی کیونکر نہو انسان سے — بندہ الکھون ہی قصور و کین ہی ہر بند — سر زد اوس سے دمبدم عصیان ہے

ہے مرکب آدمی نسیان سے — مادہ انسان کا نسیان ہی — سر زد اوس سے دمبدم عصیان ہے

گرچہ اس سے ہو خطا و گمرہی — جرم و فعل ناسزا و گمرہی — بخشش عصیان و رحمت کی نظر

تجھسے زیبا ہی عطا و درگزر

تو ہی غفار الذنوب عاصیان — تو ہی ستار العیوب عاصیان — بندہ پرور مالک و عاجز نواز

ہمسے طغیانی و فسق و سرکشی — تجھسے بندہ پروری ہوتی رہی — اور یہ پردہ جو حائل ہی اوٹھا

مجھ مین اور تجھ مین جو حائل ہی حجاب — شاہد مقصود پر مثل نقاب — قلب مین تا دوسرے کی ہو نجا

جو کرے بندی کو مالک سے جدا — درمیان سے اوسکو بھی جلدی اوٹھا

تو ڑتا ہی تو جو بتخانے سدا — ہی وہی بت بلکہ بت سے بھی سوا — ہی وہی طاغوت تیرا ای پسر

چھوڑ کر بتخانہ و طاغوت و دیر — تیری اندر بت ہین اونسی بھی سوا — ہی بتون سے اپنے غافل ہر بشر

اپنے کر باطن کی تو للہ سیر — اپنے بتخانے کو پہلے تو ڑ تو — کیجیو پھر دوسری کی جستجو

پہلے انکو تو ڑ کر مسمار کر — پھر کنشت و دیر پر کیجو نظر — تو ڑ تا پتھر کا بت مشکل نہین

نفس بت کو ہی ترا بت مین خیال — بت پرستی مین ہی تو شقہ حال — تو ڑی جو باطن کے بت ہی مردوین

آپ کو سمجھا ہی تو مست الست — مرد کامل آپ کو بوجھا ہی تو — یہ بھی ہی اک مکر نفس فتنہ جو

دیکھتا ہی عیب غیر و نمین جو تو — خواب غفلت مین ہی تو ای بیخبر — گر ہی عیب غیر پر تیری نظر

ہی یہ تیرا عکس اوسمین ہو بہو — وہ تو ہی آئینہ صاف ای پسر — عکس تیرا اوسمین آتا ہی نظر

تھا فنا فی اللہ کا رتبہ اوسے
عادہ تھا آدمی کہنا اوسے

تھا زبس آئینہ دل منجلی
نور حق سی تھا وہ بالکل مصطفی

جسم ابراہیم ظرف عشق تھا
عشق کی دست الہا لب ہوگیا

عشق نے کی جس کسی کے دل مین جا
کب ہوا اوسے ادھر مین زر کے سوا

عشق ہی وہ برق خاطف ہے کہ پھر
غیر دلبر کا کرے جو قطع سر

ہو دنی سوز اصل خلقت مین عشق
غیر سی رکھتا ہی ضد طینت مین عشق

میل حوا پر جو آدم کو ہوا
عشق نے کیا کیا اوسی سوا کیا

غیر حق پر جب گئی اوسکی نظر
عشق نے اوسکو کیا زیر و زبر

غیرت عشق خدائی نے کیا
ناز و نعمت سے بہشتون کی جدا

گر نکرتا غیر پر اپنی نظر
ہوتا کیون یعقوب بالکل بے بصر

حال پسر حضرت ابراہیم کا کہ وقت ترک دنیا کے صغیر السن تھا اور بعد بلوغ بادشاہ بلخ کا ہوا پھر حال باپ کا سنکے کعبہ شریف مین زیارت کو گیا باپ کا بیٹے سے ملکر خوش ہونا تخم الفت کشت دل مین بونا پھر ہاتف کی آواز کہ دعوے عشق خدا مین غیر سے محبت کرنا اور ابراہیم کا منفعل ہوکر دعا مانگنا بیٹے کا مرنا

گوش جان سے سنیہ نکات نکال
عشق کا معلوم ہوتا بھلو تو حال

اقتباس النور مین یون ہی لکھا ہے
جبکہ ابراہیم تاج اولیا

ایک تھا اونکا صغیر السن پسر
مشتری وہ ہی خجستہ تر

بلخ مین کی حکمرانی چند سال
نظم و نسق ملک بروجہ کمال

چھوڑ کر اظہار کا غرور احترام
کرنا بیت اللہ کے اندر قیام

سونپ کر دستور کو سب کاروبار
راہی کعبہ ہوا وہ نامدار

دیکھکر اک دور تر بستی سے جا
فوج کا اپنے وہان ڈیرا کیا

تا زیارت سی پدر کی شاد ہو
خانۂ دل وصل سے آباد ہو

الغرض بعد از ہزاران التماس
خانۂ کعبہ مین وہ پاکی اساس

اور بتایا اپنا سب نام و نشان
انکے ملنے کے لیے آیا یہان

اپنے سینہ سے لیا اوسکو لگا
اور تفقد حال کا اوسکی کیا

طور و طرز و دین و آئین پسر
شرع احمد کے مطابق دیکھکر

وصل سے بیٹے کے شاداں دیکھکر
ہوگیا ناراض چرخ فتنہ گر

ہی یہ وہ سفاک ظالم سنگدل
رکھتا ہی ہر اہل دل کو تنگدل

رکھتا ہی جو دعوی عشق خدا
امتحان کرتا ہی حق اوس شخص کا

کرکے دنیا کو برا پیش نظر
ہوگیا درویش شاہی چھوڑکر

بعد اونکے جبکہ وہ بالغ ہوا
مسند شاہی پہ بیٹھا انکی جا

سنکے خلق اللہ سی حال پدر
ذکر درویشی کا اونکی سر بسر

اشتیاق اوسکو زیارت کا ہوا
قصد بیت اللہ کا اوسنے کیا

کھینچکر تکلیف و رنج بیحساب
پہونچا کعبے مین شہ عالیجناب

پا پیادہ پھر ادب سے بانیاز
شہر کے اندر گیا وہ پاکباز

باکمال اشتیاق و آرزو
کرتا پھرتا تھا پدر کی جستجو

اوس شہ نیکو سیر سی مل گیا
دیکھکر یہ اونکے قدمون پر گرا

دیکھکر بیٹے کو بس شاداں ہوا
خانۂ دل اوسکا آباد ان ہوا

شفقت و الفت سی احوال پسر
ابتدا سے انتہا تک پوچھکر

اپنے دل مین وہ نہایت خوش ہوا
بیٹے پر لطف و کرم بیحد کیا

در پی تکلیف و ایذا ہوگیا
جب تامل و اکیا دست جفا

خوشدلی اسکو پسند آئی نہین
راحت اسکو مطلقاً بھائی نہین

بیعت ظاہر تو ابراہیم کی — مرشد کامل فضیل وہ بن تھی
کی عطا اوسکو خلافت پیر نے — دی ہدایت کی اجازت پیر نے
غار نیشاپور مین مخفی رہا — تاکہ وہ اس نفس سرکش کو سزا
جب تلک وہ غار کے اندر رہا — اسطرح اوسکا وہان معمول تھا
سر پر اپنے رکھکے جاتی شہر مین — بیچنے کو اوسکے آتی شہر مین
نصف باقی کی برائے حفظ جان — مول اوس بازار سے لیتے تھی نان
کرتے جب افطار روزہ وقت شام — سات لقمے رکھاتی روٹی کے مدام
یاد مین حق کی رہی مصروف وہ — توڑنے مین نفس کے مشغوف وہ
اسقدر جب آپ کو رسوا کیا — باشاہ ملک باطن تب ہوا
جسکو ہی یان عزت بے انتہا — اوسکو ہی وان ذلت بے انتہا
سب کے ارادہ آخر ابراہیم سے — خرق عادت خود بخود ہونے لگی
گونکی اخفا مین اسنے کوشش — پر کرامت اوسکی ظاہر ہوتی
رفتہ رفتہ شہرہ ابراہیم کا — اسقدر اوس ملک کے اندر ہوا
اژدحام خلق سی ہو کر تنگ — آئی دل مین حج کعبہ کی ترنگ
ہر قدم پر پڑھتی دو رکعت نماز — باہزاران عجز و زاری و نیاز
حج کعبہ جسطرح اوسنے کیا — کم ہوا ہوگا کسی سی یون ادا
جب ہوا اوسال کے حج مین شمول — حج کیا اوس شخص کا حق نے قبول
مسجد کعبہ مین تا پنجاہ سال — وہ رہا مصروف یاد ذوالجلال
مسجد احمد کے اندر سالہا — آل پیغمبر کی خدمت مین رہا
قبلۂ دارین و فخر دو جہان — کعبۂ کونین و یکتای زمان
چند مدت اونکی صحبت مین رہا — فیض باطن اونکی خدمت سے لیا
یو صیفہ پاس کرنے مین گیا — مدتون تک اونسے ہم صحبت رہا
تھی غرض اوس عصر مین جو اتقیا — فیض اوسنے سبکی صحبت سے لیا
صحبت کامل ہی غرانی ہو دل — صحبت ناقص سے ظلمانی ہو دل
تھین کرامات اوسکی بیحد جسا — خلق پر ظاہر ہوا مثل آفتاب

ہوگیا نعمت سی جب معمور وہ — اور خصائص سے بشر کی دور وہ
ہوگئی رخصت پیر سی وہ جان جان — دس برس تک خلق عالم کی نہان
دس برس اوسجا مین کی چلہ کشی — سرکشی اس نفس کی جاتی رہی
پنجشنبہ کو نکل کر صبح دم — کرکے اک جا پشتہ ہیزم بہم
ملتی جو کچھ اونکو ہیزم کی بہا — نصف تو کرتے فقیرونکو عطا
آتے پھر اپنی مکان خاص پر — سات دن اوس قوت مین کرتے بسر
دس برس اوس غار مین وہ مرد کار — قائم اللیل اور دن کو روزہ دار
جب کیا اس جسم کو اتنا زبون — تب ہوا وہ محرم راز درون
جسکو خلقت یہان سمجھتی ہی ذلیل — ہی وہ عند اللہ عزیز و جلیل
کام اس دنیا کا سب برعکس جان — خواب غفلت مین نہ رہ تو ای جوان
مشک خالص خود بخود غماز ہی — عشق صادق فاش ساز راز ہے
خود بخود بی قصد ہوتی مشکبار — خرق عادات اوس سے آخر بیشمار
آئی اوس صحرا مین ہر شام و پگاہ — ہم امیر و ہم وزیر و بادشاہ
دل مین کرکے قصد بیت اللہ کا — خلق سے مخفی روانہ وہ ہوا
کرکے پھر چودہ برس مین قطع راہ — پہونچا بیت اللہ مین وہ دین پناہ
اوسکی صدقے سے کیا حق نے قبول — حج جملہ حاجیان مستند
ہی زیارات حجر حج عوام — حج رب البیت ہی مردونکا کام
لیک اس مدت کے اندر بارہا — وہ زیارت کو پیمبر کے گیا
جزو جان سید خیر الوریٰ — محرم راز جناب کبریا
حضرت باقر امام عارفین — عروۃ الوثقای اصحاب یقین
تھا اگر مہ ہو کیا وہ آفتاب — تھا اگر لب ہو گیا لب لباب
بعد ازان سفیان ثوری سی ملا — فیض باطن اونسے بھی حاصل کیا
صحبت کامل ہی مثل کیمیا — تو بھی رہ اوسکی تجسس مین خدا
گر کرون اوسکی کرامت کا بیان — تو کبھی پوری نہو یہ داستان
الغرض اوس عصر مین بیشک تھا — اونکی عصمت اور عفت پر ذرا

مجھکو بھیجا ہی خدای پاک نے — تیری ہی تعلیم کرنے کے لیے — ہی یہ دنیا جیفہ و طالب کلاب — چھوڑ دے اسکو کہ تا ہو باریاب

علم باطن پھر اوسی تلقین کیا — خلق کا جس سے ہوا وہ پیشوا — دم کی دم مین قلب نورانی ہوا — مرد حق سے ملک حقانی ہوا

اسم اعظم بھی دیا اوسکو بتا — جس سے وہ نور مجسم بن گیا — منکشف اوپر ہوئے اسرار غیب — جلوہ گر ہر چیز ہی انوار غیب

خضرؑ جب تعلیم اوسکو کر چکا — فی امان اللہ کہا غائب ہوا — چھوڑا ابراہیم نے خویش و تبار — راہی صحرا ہوا بے اختیار

عشق کا ایسا ہوا جوش و خروش — ہوگئی مغلوب جس سے عقل و ہوش — جذب مستی مین کیا ترک وطن — الفت لعل و زر و فرزند و زن

تاج شاہی کو لیا سر سے اوتار — خلعت دیبا کو کر کے تار تار — ترک کر کے دل سے اس دنیا کو وہ — بے سر و پا چل دیے صحرا کو وہ

مثنوی مین ہی مولوی معنوی — یون روایت کرتی ہین اس حال کی — نیند مین سوتا تھا اک شب بیخبر

آدمی کے پا کا کھڑکا بام پر — سنکے جاگا وہ شہ عالی گہر — سقف پر پھرتا ہی وہ ہر سو دوان

دیکھکر شہ نے تعجب سے کہا — دیکھتا کیا ہی کہ اک مرد جوان — جستجو کرتا ہی کیا تو بام پر

کون ہی تو نام اپنا سچ بتا — کسطرح اسجا ہوا تیرا گذر — مین تلاش اوسکی مین آیا ہون یہان

سنکے وہ بولا باواز حزین — اونٹ میرا گم ہوا ہی ناگہان — جستجو تیری ہی یہ یک لخت رد

ہون مین عاجز بندۂ اندوہگین — شاہ نے ہنسکر کہا اے بیخرد — ہی خلاف عقل بے دستور یہ

مین لعل و سیم و زر گم کردہ ہون — بندۂ مسکین شتر گم کردہ ہون — مسند شاہی پہ حق کی جستجو

عقل اتنی تجھکو اے نادان نہین — بام پر بھی اونٹ چڑھتا ہی کہین — مجھسے صد سالہ رہی دوری یہ

یہ خلاف عقل جو تجھسے ہوا — ہی جنون یا تجھکو مالیخولیا — یون کہا اوسنے کہ اے فرخندہ خو

ہی مری اس جستجو سی بھی غریب — ہی مری فہمید سے بھی بس عجیب — حق کو ڈھونڈھی سلطنت مین جو بشر

کہکے یہ وہ شخص غائب ہوگیا — بادشہ دنیا سے تائب ہوگیا — ہی روایات اور بھی اسمین کئی — طول کے ڈر سے نہین لکھی کوئی

الغرض وہ بادشاہ کامران — چھوڑکر اپنا دیار و خانمان — اس جہان سی ہو کے دل برداشتہ — زیست دنیا کا العدم پنداشتہ

لذت دنیای دون کو چھوڑکر — یاد مین اللہ کے باندھی کمر — کھانا پینا سب یاد سے بھلا — محو مطلق شغل باطن مین ہوا

تھا جو کچھ حق ریاضت سو کیا — جسم کو طاقون سی کانٹا کر دیا — جسم ظاہر گو ہوا مثل ہلال — روح لیکن ہوگئی بدر کمال

جسم کو توڑی تو ہو سرسبز روح — دلنشین ظاہر مین ہین بیفتوح — جسم کی ہی زیب و زینت جسقدر — ہی وہ راہ حق سی بیشک دور تر

جای ویران ہی خزانی کا مکان — گر تکلف ہی جواہر دان کہان — جسجگہ ظاہر کا ہو دی کر دو فر — اوس سے ہوتا ہی وہ فیض دور تر

اوس فقیری مین بھی ابراہیم کو — جستجو تھی تا ملے مرد نکو — جسکی صحبت کا ہو دل مین چاہ تر

چند مدت اس تگ و دو مین رہا — آخرش بر آیا دل کا مدعا — حاصل آخر مدعا اوسکا ہوا

آخرش اوس سے ملا وہ مرد دین — رہنمای عارفان و واصلین — پیشوا ے مرشد اہل یقین

ماہ برج معرفت اہل صفا — محرم راز جناب کبریا — مرشد آفاق مولانا فضیل

چند مدت اونکی خدمت مین رہا — حق ریاضت کا ادا اوسنے کیا — مجمع اخلاق مولانا فضیل

جسم کو اپنے کیا بالکل فنا — محو شغل ذکر امر دین رہا — محو مطلق شغل باطن مین ہوا

۵۷ الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب ۱۲

۵۸ زینت الظاہر من حرز الباطن ۱۲

کر ضروری کاریون اپنی ادا — جسطرح کھاوی کوئی کڑوی دوا — جان و دل سے اپنی وہ اس سے نفور — عفو ہی تجھکو جو ہی جائے ضرور
کسب محنت سی بصد رنج و ملال — جو کوئی پیدا کری قوت حلال — نیت خالص سے گر اوسنے کیا — وہ عبادت مین ہی لکھا جائیگا
حظ نفسانی بھی گر شامل ہو — وہ صلوٰۃ و صوم کی ہمراہ ہو — نیت خالص ہے لیکن معتبر — ہو سکے تو دل کو اپنی صاف کر
ہو عمل ظاہر مین گو خرد و صغیر — حسن نیت سی ہو بہتر از کبیر — ہی اگر نیت ہی اول سے خراب — تو غزا و حج بھی ہین مردود باب
لغو بی نیت کی ہین علم و عمل — ہی یہ وعظ و پند سب بکر و فضل — ہی دکھانیکو اگر عجز و نیاز — تو کلید باب شر ہی وہ نماز
الغرض وہ مجمع لطف و سخا — محرم راز جناب کبریا — یعنی ابراہیم شاہ دو جہان — کرتا تھا ظاہر مین گو کار شہان
لیک تھا دنیا سی دل برداشتہ — بیوفا و بے بقا پنداشتہ — کار دنیا سے نہ تھی چسپیدگی — کچھ تہ دل سی نہ تھی گرویدگی
جانتا تھا کار دنیا مستعار — کرتا تھا بہر ضرورت کاروبار — ملک رانی اوسنے کی باآب و تاب — دس برس و اللہ اعلم بالصواب
عدل اپنے عصر مین ایسا کیا — محو مطلق ہو گیا ظلم و جفا — شمع پروانے کو دی تکلیف اگر — قطع جلد اوسکا کری گلگیر سر
ظلم سی توڑی جو بر ٹہنی ہری — دنیا سی بیزار ہونا ابراہیم کا چھوڑنا تخت و سیم کا — پھیری قصاب گردن پر چھری

دس برس چلہ کشی کرنا غار نیشاپور مین پھر کعبہ کو جاکر مصروف ہونا عبادت رب غفور مین

سلطنت مین بھی وہ شاہ خوشخصال — دل سی تھا مصروف یاد ذوالجلال — سنتا جسجا مرد درویش و فقیر — جاتا ملنے اوس سے شاہ بی نظیر
خدمت درویش تھا اوسکا شعار — جان و دل سے تھا فقیرون پر نثار — یار و غار عالمان و فاضلان — دوستدار عابدان و کاملان
اونکی صحبت کا ہوا دل پر اثر — کفش پا اوس سلطنت پر مار کر — دور برسی خلعت شاہی کیا — پا برہنہ رستہ صحرا کا لیا
سلطنت کی ترک مین اے خوشخصال — مختلف پس راویون کی ہین مقال — بعضے کہتے ہین کہ وہ شاہ زمان — دشت و بر مین بہر صید وحشیان
اچھے اچھے لیکے ساتھ اپنی سوار — ایکدن ناگہ گیا بہر شکار — دور سے آہو اوسی آیا نظر — پہونچا اوسپر شاہ گھوڑا مار کر
ہو کے وہ اپنے سوارون سے جدا — پیچھے دو فرسنگ تک اوسکے گیا — جاتے جاتے ہو گیا آہو کھڑا — با فصاحت ابن ادہم سے کہا
بھکو اوس خاطر نہین پیدا کیا — وحشیون پر تا کری جور و جفا — ہی غرض ایجاد سی تیری کچھ اور — کر ذرا تو دل مین اپنے آپ غور
بات یہ کہکر وہ غائب ہو گیا — نقش اوسکا شاہ کے دل پر ہوا — سنتے ہی اوترا شہ عالی گہر — چھوڑ کر دنیای دون کو سر بسر
کی اوسیدم سی فقیری اختیار — دشت کا رستہ لیا بالاضطرار — بعضے یون کہتے ہین وہ شاہ جہان — کرتا تھا در پا بہ صید ماہیان
اوٹھکی تنہا وہ شہ نیکو خصال — پا پیادہ بہر سیر آب جو — پھرتا تھا در پا بہ وہ فرخندہ خو
اگیا ناگہ جو دل مین کچھ خیال — نور چہرہ سے عیان ہی مثل خور — سر سری تا پار حمت حق سی ہی پر
دیکھتا کیا ہی کہ اک پیر نکو — دل مین کہتا تھا کہ دار آخرت — یوسف ثانی یہان آیا کہان
اوسکی وہ شکل و شمائل دیکھکر — پیر جب کرکے وضو فارغ ہوا — جاکے ابراہیم قدمون پر گرا
یہ فرشتہ ہی کوئی یا ہے بشر — بھید سے اسکی مجھے آگاہ کر — یون کہا پھر کرکے لطف بیکران — خضر میرا نام ہے اے نوجوان
پانوون پر سے سر اوٹھا کر شاہ کا — اپنی چھاتی سی لیا اوسکو لگا

عود و عنبر کے نتھے یہ انبیا — لعل و گوہر کے نتھے یہ انبیا — تھین نہ ایسے اور نہین پسندیدہ خصال — اس سبب سے تھی عطا فی والجلال

سیرت بد سے ہوا فرعون بد — سیرت بد سی ہوا نمرود رد — اچھی خصلت سی ہوا موسیٰ نبی — پاک طینت تھے خلیل اللہ صفی

دیکھتے ہین رنگ ظاہر گاؤ خر — رنگ باطن پر ہی مردونکی نظر — جام زرین مین ہو گر زہر بول پلید — ہی بھلا اکس کام کا وہ ای رشید

کوزہ گل مین ہو گر آب حیات — تو وہ ہی مرغوب طبع کائنات — لفظ ظاہر گو ہون بہ خط و بہتر — اہل معنی کی ہی معنی پر نظر

خوشخطی اور بدخطی کچھ ای فتا — دخل معنی مین نہین رکھتی ذرا — طفل نابالغ کی ظاہر پر نظر — اہل باطن کی ضمائر پر نظر

تھا جو ابراہیم پر لطف خدا — ربط و ضبط ملک خواص سے ہوا — انتظام فوج و صدق و مہر و داد — شرع کی موجب کیے سب بامراد

رعب وہ جس سے ہو ظالم منفصل — لطف وہ جس سے ہو خوش ہر خستہ دل — عدل وہ جس سے ہو ہر مظلوم شاد — قہر وہ جس سے ہو ظالم نامراد

عدل کب ہو گر نہو قہر و غضب — رحم کب ہو گر نہو رنج و تعب — قہر ظالم پر سراسر عدل ہے — قتل سفاک ستمگر عدل ہے

گر نہو موقع پر اپنے لطف قہر — تو وہ لطف و قہر ہی ہے شبہ زہر — جسطرح معدے مین زہر جانگزا — سوء تدبیری سی ہوتی ہی غذا

حلم بے موقع مقرر ظلم ہے — رحم بے موقع سراسر ظلم ہے — جاے گل تو گل ہو جای خار خار — گلشن دنیا ہوتا باغ و بہار

ہین صفات قہر و لطف آکای عدل — دونون ہمسر پلہ میزان عدل — انمین گر کچھ بھی کمی بیشی ہوئی — تو نہین وہ عدل والا شی ہوئی

گر نہوتا عدل مین درکار قہر — مشرکون پر کرتا کیون جبار قہر — تھا سراسر لائق مدح و ثنا — الغرض ہر فعل ابراہیم کا

حلم کی جا حلم و جای قہر قہر — نوش کی جا نوش و جای زہر زہر — عیش مین تھا ہر صغیر و ہر کبیر — خوش تھی اوس سے امیر و سب فقیر

گذری جب اسطور پر دو چار سال — مرگیا وہ بادشاہ خوشخصال — پوری ہوتی ہی جو میعاد اجل — لغو ہین پھر ساری تدبیر و عمل

آگیا جب[1] روح کا وقت رحیل — پھر نہین ہو سکتی اک دم بھی ذہیل — جام زہر آلودہ مرگ ای پسر — سبکو پینا ہی مقرر ہر بسر

کیون ہوا اپنے لغو مین مصروف تو — ہی ہر اک شی ہالک الا وجہ — روح تن مین سی ہوئی جب منفعل — تو وہی اک لحظہ مین ہے مشت گل

مرگ سی شہ کے ہوا ایسا قلق — رنگ چہرون سے ہوا خلقت کے فق — تھا زیادہ سب سے ابراہیم پہ — رنج دوری شہ عالی گہر

اوسکے ماتم مین بہت اندوہناک — قبر پر رہتا تھا بیٹھا سینہ چاک — باہزاران حسرت و افسوس و غم — رہتا تھا ہر وقت وہ ہر دم چشم نم

وہ ہی حالت مین باصد درد و سوز — شاہ کے غم مین ہا چالیس روز — آخرش ارکان دولت نے کہا — ہو چکا ہونا تھا جو حکم قضا

تیر دل کے ہو چکا جب وار پار — کام پھر آتا ہی کیا یہ اضطرار — اوسکو سمجھا کر کیا مصروف کار — اوسکو سمجھا کر کیا مصروف کار

مسند شاہی پہ بیٹھا لیک دل — ہو گیا دنیا سے اوسکا منفصل — ہو گیا دنیا سے دل اوسکا اداس — ہو گیا دنیا سے دل اوسکا اداس

ہوتی ہی غافل کی ظاہر پر نظر — مرد حق[2] ہین کی ہی آخر پر نظر — سخت غافل ہو گئی ہین کور دل — سخت غافل ہو گئی ہین کور دل

تخت تیرا تختہ تابوت ہے — ماسوی حق کے جو ہی طاغوت ہے — تو اسے کرتا ہی بار آخرت — تو اسے کرتا ہی بار آخرت

اس بلا کو کھو اگر تو کھو سکے — تخم نیکی بو اگر تو بو سکے — ہی یہ دنیا کشت[3] زار آخرت — ہی یہ دنیا کشت زار آخرت

ہی وہ کرتا جہد و کوشش جسقدر — اور پھنستا ہی زیادہ بیخبر — کار دنیا مین ہوا جو مبتلا — مثل خر گویا وہ دلدل مین پھنسا

کار دنیا کی نہین کچھ انتہا — ہاتھ اول ہی مین تو اوس سے اوٹھا

---

[1] الیسا خرون ساعۃ ولا یستقدمون ۱۲ — [2] الذین ہم عن الاخرۃ ہم غافلون ۱۲ — [3] من یرد حرث الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی الاخرۃ من نصیب ۱۲

تھا غرض دن بادشہ کا روز عید — رات اوسکی تھی شب قدر امید سعید — اوس اندھیری گھر مین دل کے جاگا داغ — قدرت حق سی ہوا روشن چراغ

جس جگہ تھی حسرت و نعرہ زنی — اوس اندھیری مین ہوئی پھر روشنی — تھا خزان سے وہ چمن پژمردہ تر — نخلے پھرا وسمین شگوفے اور ثمر

بادشہ کے الغرض بیٹا نہ تھا — کچھ نہ تھی اولاد دختر کے سوا — تھی وہی اک دختر نیکو سیر — رشک مہر و مشتری رشک قمر

ماہ عصمت مہر برج سلطنت — در درج القامر یم صفت — اس سبب وہ دختر کان تمیز — تھی زیادہ جان سی اوسکو عزیز

بہتر از فرزند ابراہیم کو — جانتا تھا بادشہ ای دوستو — صبح سے تا شام شب سے تا سحر — رکھتا ابراہیم کو پیش نظر

جان و دل سی اپنے تھا اوسپر فدا — پاس سے کرتا نہ دم بھر کو جدا — نکتہ دان و ہوشیاران جہان — کاملان و اوستادان زمان

واسطے تعلیم اور تلقین کے — جمع ابراہیم کی خاطر کیے — عمر مین گو خرد ابراہیم تھا — عقل مین تھا پیر بزرگون سے سوا

بسکہ اوسپر تھین عنایتہا حق — رکھتا تھا ہر بات مین سب پر سبق — طور و طرز اوسکا ہر اک خوب تھا — کام جو تھا اوسکا ہر اک خوب تھا

یہ خصائل ہین عطاے کردگار — کسب کو اسمین نہین کچھ اختیار — ملتی ہین ہر شخص کو روز ازل — فرع اوسکے ہین بظاہر کی عمل

ظلم و جور و فسق یا فعل جمیل — ہین یہی افعال باطن کی دلیل — یہ حسن ہین تو خصائل ہین حسن — یہ اگر بد ہین تو بد ہین بی سخن

دخل تجھکو کسب مین ہی فعل کے — تو خدا کو مان الگ ہو جبر سے — جو نہ سمجھے بحر غفلت مین ہی غرق

جو کہ ہی منطوق شرع مصطفے — جبر ہی اوسمین نکر کم یا سوا — حکم حق جو ہو ادھر کہو ادھر ہو ان

کسب مین ہی جبر کہنا سب غلط — ہی ترا املا و انشا سب غلط — جبر وہ ہی پیش چوگان قضا — بن کے صابر تو نہ مار بی دم ذرا

طوق لعنت تو ہی جبر ناقصان — کاملون کو تاج رحمت بی گمان — تو نہو جبری اگر کامل نہین — بوجھ لے اسکو اگر غافل نہین

چھوڑ کر یہ جبر و قدر ای نور عین — یاد رکھہ تو ایک امر بین بین — راہ حق ہی بین بین ای ہوشیار

جبر من وجہ ہی من وجہ دخیل — فرع من وجہ ہی من وجہ اصیل — ہی غضب گر تو نہ سمجھے یا فرق

صانع شمشیر احچا بالیقین — ضارب شمشیر مردود و لعین — خلق مین ہر چیز ہی بیشک حسن

کام تھا نی نفسہ گرچہ ملیح — کسب نے تیرے کیا اوسکو قبیح — قتل کی قدرت ہی تجھ مین اے فتا

قتل کا فر مورد تحسین ہوا — قتل ہو مومن مصدر نفرین ہوا — خلق مین اوسکے نہی مطلق بری

خلق اوسکا مورد تحسین ہوا — کسب تیرا مورد نفرین ہوا — لیک بیشک کسب مین تیری ہی

گر نہو تا کسب مین کچھ اختیار — پوچھتا پھر تجھسے کیون پروردگار — گر کری تو کسب کو اپنی درست

الغرض وہ رشک ابنای زمان — ہو گیا ہر فن مین یکتای زمان — صورت و سیرت مین پاکر بی نظیر

کیا سجدہ شکر یزدان کا بجا — اور دی حمد اپنا اوسکو کر دیا — رو بر و اپنے امور مملکت

نظم و نسق فوج و ملک و بحر و بر — سونپ کر سب رای ابراہیم پر — با فراغ بال و شادی و طرب

جسکے اوپر ہون عنایات خدا — اوسکو دیتا ہی زیادہ حوصلا — عیش و عشرت مین وہ رہتا روز و شب

ہین بشر صورت مین سب ہی ایکسان — فرق سیرت کا ہی اونکی درمیان

باہزاران عزت و تکلین و ناز — شہر مین داخل ہوا با امتیاز — لعل و یاقوت و زمرد سیم و زر — بخشے محتاجون کو شاہ ذی اقتدر
ہوگئے مسکین جس سے مالدار — صاحب ثروت امیر نامدار — جو خزینہ مین تھا اوسکے مال و زر — سب کیا قربان اوسکے نام پر
اس تجمل سے سواری شاہ کی — آکے اپنے گھر مین پھر داخل ہوئی — اہلیہ نے شاہ کے نذر دیا — زیور و زر جو کہ اوسکے پاس تھا
سندس و سنجاب و خز و کلبدن — اطلس و کمخاب و دیبائے یمن — جو کہ توشکخانہ مین موجود تھا — اوس خوشی مین سب دیا اوسنے لٹا
راہ حق مین مال و زر بالکل دیا — اسقدر خیرات کی بے انتہا — تین دن کے بعد ادہم نے کہا — ای شہ عاجز نواز و باسخا
خوب ہوتی ہی اکیلے یاد حق — خوش نہین آتی مجھے یہ جی و تق — اس ہجوم خلق سے دل ہی تنگ — اختلاط خلق ہی کام نہنگ
پادشاہا دشت و صحرا کی ہوا — ہی موافق طبع کو میری سدا — حکم ہو مجھکو کہ تا جای قدیم — دشت و برمین فارغ البال ای کریم
مین کرون اوقات اپنی کو بسر — یاد حق مین سب سے ہو کر بیخبر — اہلیہ میری رہے جاے کنیز — اور غلامی مین یہ فرزند عزیز
غدوی بھی ہر قدم بوسی شاہ — آئیگا خدمت مین لیکن گاہ گاہ — شاہ نے ہر چند سمجھایا اوسے — اور یہان رہنے کو فرمایا اوسنے
لیک ادہم تھا بس وحشی مزاج — وحشیونکو ہی سدا خلوت علاج — جسکو خلوت مین ملا ہی ذائقا — دوست رکھتا ہی وہ تنہائی سدا
کب پسند آئے اوسے باغ و قصور — اختلاط خلق ہی جو ہو نفور — کھل گیا ہو راز پنہانی جسے — کب پسند آئے ہی سلطانی اوسے
جسنے پائی کچھ بھی درویشی کی بو — جاہ و حشمت کی کرے کب جستجو — گر نہوتا مسکنت مین کچھ مزا — کیون نبی اوسکو خدا سے مانگتا
کارِ دنیا کے ہین سب لہو و لعب — ہی یہ دنیا بر مثال کشت زار — آدمی اس کشت کی ہین برگ و بار — ہوتا ہی اس کشت کا نشو و نما
ہی کہان شاہ سلیمان و سمد یو — ہی کہان اوس کو سی شاہی کا غرور — ہی کہان وہ جاہ و حشمت کی سریر — ہی کہان یوسف اور اوسکی مشتری
ہی سراسر کار دنیا بے ثبات — جو پھنسا اسمین کیا شیطان نے مات — جس نے اس دنیا سے کی پہلوتہی — مرد دانا وہی ہی بس وہی
ہر دو بنکر شتہ دنیا کو توڑ — اسکے پہلے چھوڑنے سے اسکو چھوڑ — عمر دنیا ہی متاع پر غرور — جو پھنسا اسمین وہ از حد بے شعور
ہی یہ دنیا بر مثال کشت زار — آدمی اس کشت کی ہین برگ و بار — ہوتا ہی اس کشت کا نشو و نما — تا بمیعاد معین ہی فنا
جب وہ میعاد مقرر ہو چکی — خود بخود ظاہر ہوئی پژمردگی — کرتے ہین پھر از سر نو کشتکار — کرتے ہین آراستہ پھر کارزار
متصل ہی اس گلستان کی خزان — سلسلہ جاری ہی تا روز شمار — اسپہ کیا مغرور ہی تو اے جوان
زہد و طاعت مین بنو تو مصحل — ہی یہ پیری و جوانی تو امان — استحان کی واسطے تجھکو ملا
ہو کی رخصت سب سے صحرا مین گیا — تا نہو وے حشر مین خوار و خجل — کرکے فانی جاہ دنیا کو خیال
تزکیہ مین قلب کے مصروف تھا — تھی قدیمی اوسکی جو رہنے کی جا — الغرض وہ ادہم فرخندہ فال — فقر اور فانی مین بسر قدیم
محو ذات ذو الجلال کبریا — بعد مدت کی اگر جی چاہتا — شہر مین بھی آکے وہ مرد خدا
رہ کی اک دو دن چلا جاتا اودھر — جب تلک وہ مرد حق زندہ رہا — یہ طریقہ اوسکا پایندہ رہا

ترتیب کرنا بادشاہ کا بطور فرزند ابراہیم فرخندہ سیرت کو اور ولیعہد کرکے سونپنا کاروبار سلطنت کو

ماجرا ہی یہ بلا کم اور کاست — جو کہا مینے یہ ہی سب راست راست — جب سنا شہ نے یہ نادر ماجرا — غنچۂ دل ہو گیا فرحت سی وا

زندگی کی سنکے دختر کی خبر — تھی خوشی ہر اک بشر کو اسقدر — جس خوشی کا ہو نہین سکتا بیان — برتر از تحریر و تقریر و گمان

اہلیہ نے شاہ کی سنکر خبر — بینواؤن کو دیے لعل و گہر — جو کہ اوسکی ہم سن و ہم عمر تھین — ساتھہ اوسکے مدتون تک تھین رہین

گود مین جنکے پلی تھی وہ پری — کھیل مین تھی جسکو جسکو ہمسری — تھین وہ بندی شیر کی جو دائیان — شاہ نے سب رو برو بلوائیان

حکم سب کو یہ دیا جلدی وہین — جاکے تم دیکھو کہ وہ ہی یا نہین — غور سے ایسی طرح کر نا نگاہ — تا رہی تمکو نہ ہرگز اشتباہ

پوچھیو سب اوس سے پنہانی پتے — گوش دل سے سنیو جو کچھہ وہ کہے — پوچھنا اوس سے بغرد امتیاز

فی الحقیقت ہو وہی دختر اگر — تو مجھے جلدی سی دو اکر خبر — پالکی مین کر کے ہر اک کو سوار — بھیجکر سرعت سی شاہ نامدار

مناجات

جاکے سجدی مین لگا کر دی دعا — گریۂ وزاری سی باصد التجا

ای خداوار ندۂ عرش برین — مین تو گو اس امر کے قابل نہین — لطف تیرا لیک سب پر عام ہی — قاضی الحاجات تیرا نام ہی

کچھہ نہین یہ لطف سے تیری بعید — ہو شب تاریک غم گر روز عید — یوسف مصری کو بعد از دو تہا — باپ سے آخر دیا تو نے ملا

اسطرح میرے بھی دل کو شاد کر — خانۂ ویران کو پھر آباد کر — جای غم اب فرحت موفور بخش — زخم دل کو مرہم کافور بخش

قول او ہم ای خدای داد گر — قدرت کامل سے اپنی راست کر — اوسکا کہنا ہو اگر فرضا دروغ — صدق سی یارب اوسے تو فروغ

بادشہ سجدی مین تھا گریان و زار — اتنے مین دوڑا ہوا آیا سوار — دور سے اوسنے سنایا کہ بادی — اور حقیقت حال کی ساری کہی

یعنے پہنچا نا اوسے ای بادشاہ — ہی وہ دختر آپ کی بو اشتباہ — ہی وہی یہ دختر مریم صفت — ہی وہی یہ مہر برج سلطنت

مجھکو بھیجا ہی کہ دی جاکر خبر — کیا ہی حکم ای بادشاہ داد گر — سنتے ہی یہ مژدۂ جان بخش شاہ — بالا میران و وزیران و سپاہ

خود ہوا ملنے کو دختر کی سوار — وہ شہ والا نسب عالی تبار — آگے مستورات کے ہودج روان — پیچھے پیچھے بادشاہ کامران

شہر مین اسبات کا چرچا ہوا — دیکھنے کو نکلی اک خلق خدا — رفتہ رفتہ پہونچی آخر کو وہان — تھا جہان اوہم کے رہنے کا مکان

چھوڑ کر سب کو وہان سی دور تر — پا پیادہ وہ شہ نیکو سیر — لیکے ساتھہ اہل حرم کو چل گیا — تھی جہان وہ رشک سی رونق فزا

بن مین دیکھا ایک ٹوٹا سا مکان — خار و خس کا اوسکے آگے سائبان — کر رہی تھی وہ ادا اپنی نماز

پارہ پارہ پیرہن مانند گل — تھا عیان جس سے بدن مانند گل — گنتی اونکی تھی فزون تعداد سے

دیکھکر اس حال ابتر کو وہان — آگیا غش اوسکی مادر کو وہان — آئی رقت بادشہ کو بھی کمال

دیکھکر دختر کا یہ رنج و محن — گریۂ وزاری مین تھا ہر مرد و زن — دائیون نے یون کیا عرض نیاز

تیرے ملنے کی لیے ای سیمبر — لائی ہین تشریف مادر اور پدر — دوڑ کر دونون کے قدمون پر گری

جوش شفقت کا جو دونون کو ہوا — اپنی چھاتی سی لیا اوسکو لگا — ہودج زر مین بٹھایا مان نے پاس

ہو کے دختر اور مادر ہمکنار — اک سواری مین ہوئین دونون سوار — شاہ و اوہم دونون باہم اکجا — اک عماری مین ہوئی رونق فزا

پوچھا تو اسی کو ای فخر زمان
ہی مراد وہ یوسف ثانی کہان
کس جگہ ہی وہ مرالخت جگر

یون جو ہی ویران کتب اونس نہیں
ہی کہان اسوقت وہ یاوش نہیں
حال تو نے کیا بالکل بیان

کرکے شفقت دل سے ابراہیم پہ
لے گیا ہی ساتھ اوسکو اپنی گھر
کہہ گیا ہی یون وہ شاہ بحر و بر

ہوتہ ہر گز دل مین کچھ اوسکے ہراس
آوی بے کھٹکے چلا لڑکے کی پاس
چاہی جب بہجاے اوسکو اپنی گھر

دل مین اپنے ہوکے اوہم بیقرار
شاہ کے در پر گیا بالا ضطرار
اور کہا اوہم نے اوس دربان سے

بھیج ابراہیم کو بیرون در
لینے آیا ہی اوسے اوسکا پدر
شاہ نے سنکر لیا اندر بلا

کرکے تعظیم و تواضع بیشمار
یون کہا ای بندہ پروردگار
سچ بتانا تجھکو سوگند خدا

ہی وہ کسکی دختر عالی گہر
راست کہدے کون ہی اوسکا پدر
سنکے اوہم نے کہا ای بادشاہ

مادر اسکی ہی وہی رشک قمر
جسپہ مین عاشق ہوا تھا دیکھکر
نام بھی اوسکا دیا اوسکو بتا

شاہ نے سنکر تعجب سے کہا
مرگئی مدت ہوئی وہ دلربا
دفن اوسکو قبر مین ہمنے کیا

آجتک مرکر کوئی آیا نہین
مردہ بھی ہوتا ہی پھر زندہ کہین
جب کہا اوہم نے ای عالم پناہ

خلق اوس دختر کو مردہ جانکر
قبر مین جیسے کھ کی آئی اپنے گھر
قبر مین اوسکو کیا تھا دفن جب

مٹی ہوا تی تھی اوس صندوق پہ
جسکے اندر تھی وہ ماہ سیمبر
قدرت حق سے ہوا کار استا

تھا جلانا بسکہ منظور خدا
اس سبب سے قبر مین رخنہ رہا
مجھکو جذب عشق مین آئی ترنگ

پاسبان قبر سوتے دیکھکر
لاش دختر کو کیا مین نے بدر
لاش کو مین نے نکالا قبر سے

مین و لے مردہ ہی اوسکو جانکر
رکھکے اوسکی لاش کو بالاے سر
جلد تر اوس دشت و بر مین لیگیا

کرکے روشن آگ مین بیٹھا وہان
باہزاران درد و اندوہ و فغان
دیکھتا تھا حسن کی اوسکی بہار

قدرت حق سے ہوا وارد وہان
عین اوس حالت کے اندر کاروان
دیکھکر آتش کو روشن اک جوان

پاسبان قبر اوسکو جان کر
فرط دہشت سے ہوا مین مستتر
دشت مین مردے کو تنہا دیکھکر

کاروان مین جاکے دی اوسنے خبر
اوسمین تھا مرد طبیب پر ہنر
ساتھ لیکر اوسکو میر کاروان

دیکھکر دختر کو اوسنے یون کہا
ہی یہ سکتے کے مرض مین مبتلا
کہکے بسم اللہ نشتر کو لیا

جبکہ نکلا اوسکی تن سے لہو
ہوگئی ہشیار وہ فرخندہ خو
کردیا آنکھون کو اپنی اوسنے وا

کون ہو تم اور یہ کسکا ہی مکان
کھہ سی مجھکو کون لایا ہی یہان
مین بھی آخر سنکے یہ اونکا مقال

دیکھکر زندہ مین اوسکو ای شہا
لایا سجدہ شکر یزدان کا بجا
پوچھا مجھسے پھر اونھون نے اجرا

میری اور دختر کی ایجاب و قبول
ہوگیا پیش گواہان عدول
پھر ہوا جو لطف و انعام خدا

ہوگئی ساری محل مین ایک دھوم — عورتون کا ہوگیا اوسجا ہجوم — جسکو جو آتا تھا سو تدبیر کی
کم ہوا کچھ دل کا اوسکے اضطراب — ہوش مین جب آئی وہ عفت مآب — گود مین پھر اوسکو لیکر ناگہان
ای مرے لخت جگر کے ہم شبیہ — ای مرے نور بصر کے ہم شبیہ — ای مری مشک قمر کے ہم صفت
ای مرے اوس گلبدن کے ہم عنان — ای مرے شیرین دہن کے ہم نشان — ای مرے اوس لعبت چین کے قرین
ای مرے تابندہ اختر کے شبیہ — ای مرے مہر منور کے شبیہ — ای مرے نادیدہ دنیا کی مثال
ای مرے یوسف کے ہم طرز و ترش — ای مرے لیلے کی ہم وضع و قماش — ای مرے جان جہان کے ہمعنان
ای مرے اوس سرو کمر کے ہم کمر — ای مرے یاقوت لب کے ہم گہر — ویتا ہی ہر جزو تیرا بے گمان
ہی جو ہر ہر جزو تیرا بالیقین — یادگار لیلی محمل نشین — کون ہین بتلا ترے مادر پدر
شاہ کی دختر کا جو کچھ نام تھا — وہ ہی ابراہیم نے مان کا لیا — اور بتایا نام اور ہم باپ کا
نام کو اوہم کی ہر اک مرد و زن — جانتا تھا خوب بروجہ حسن — کیونکہ وہ عاشق تھا دخت شاہ پر
چند مدت وہ پھر اتھا وان خراب — جانتا تھا اوسکو ہر اک شیخ و شاب — مرگئی تھی جبکہ دخت بادشاہ
نقض عہد عقد جو اوسنے کیا — دی تھی کچھ اوہم نے شاید بددعا — تھا اوسی کی بددعا کا یہ اثر
اسلیے اوہم سے حسن اعتقاد — دل مین تھا ہر شخص کے حد سے زیاد — جب سنا اوہم کا اور دختر کا نام
سوچتا تھا دل مین اپنے ہر بشر — راز غیبی سی ولیکن بے خبر — شاہ کو اور اہلیہ کو شاہ کی
تھے اگرچہ اوسمین سو سو اشتباہ — الفت قلبی ولیکن تھی گواہ — دل ہی دل مین کر رہی تھی وہ خیال
یہ تڑپ یہ انس یہ گرویدگی — غیر جزویت نہین ہوتی کبھی — کیا سبب ہے یونہ جو دل ہی بیقرار
آپ ابراہیم کو نہلا دیا — دی نئی پوشاک پاکیزہ نپہا — اپنے ہاتھون سے کھلا کر پھر طعام
طفل کو پھر گھر کے اندر چھوڑ کر — آیا باہر شاہ فرخندہ سیر — بیٹھکر خلوت مین از پا تا بفرق
بادشہ کے دل مین آیا یون خیال — پوچھیے اوہم سے اوس دختر کا حال — فرق اوسکی راست گوئی مین نہین
مرد حق ہی یا ہے بندہ راستی — جھوٹ ہرگز وہ نہ بولیگا کبھی — یہ سمجھکر حکم دربان کو دیا
طفل کو آنے کوئی لینے اگر — روکیو اوسکو نہ تم ہیرون در — دست بستہ باادب لے آئیو
منتظر اوہم کے آنے کا وہان — آنا اوہم کا مکتب مین شام کو ابراہیم کی — بیٹھا تھا وہ بادشاہ کامران

عود و عنبر کی بہت تبخیر کی — سانس ٹھنڈی بھر کے کرتی تھی بیان
ای مرے گلبرگ تر کے ہم صفت — ای مرے آہوی مشکین کے قرین
ای مرے فرزند زیبا کی مثال — ای مرے غنچہ دہان کے ہمعنان
یوسف گم گشتہ میری کا نشان — نام سے اونکے مجھے آگاہ کر
دشت مین اپنی کہی ہنسی کی جا — اسلیے واقف تھا اوس سے ہر بشر
دل مین ہر اک کے یہی تھا اشتباہ — مرگئی جھٹ پٹ جو وہ رشک قمر
رہ گیا حیرت مین ہر اک الکلام — نام دختر سنکے حیرت سی ہوئی
ہی جو یون الفت سے اپنی دل کا حال — اسقدر کیون ہی طپش بے اختیار
کرتی تھی ہر جنبش کے اوس سے کلام — بحر حیرت مین ہوا کبار غرق
جو کہے گا سو وہ سچ ہی بالیقین — حاجبون کو شاہ نے آگاہ کیا
مجھ تک اوس درویش کو پہونچا ئیو — بیٹھا تھا وہ بادشاہ کامران

طلب مین اوستاد سے سننا بادشاہ کے لیجانے کا حال پھر وہان جانا ہمراہ شیخ زین و ہلال

آیا مکتب مین قدیمی وقت پر — لینے ابراہیم کو اوسکا پدر — خالی مکتب دیکھکر گھبرا گیا — آنکھون کے نیچے اندھیرا چھا گیا

ہوگیا بیتاب طاقت باد شاہ — گود مین اوسکو لیا بادرد و آہ — غم مین اوس دختر کے وہ شاہ جہان — اسقدر رویا کہ یارب لا مان

یاد آئی اوسکو وہ رشک قمر — چھا گیا جلوہ وہی پیش نظر — جزو کو ہی جزو سے پیوستگی — خون کو ہی خون سے وابستگی

داب شاہی سے یہ بالکل دور تھا — لیک وہ امر مین مجبور تھا — دل کو اپنے ضبط گو اوسنے کیا — جوش الفت پر نہ اوس سے رک سکا

جزو کو ہی جزو گرچہ زاید اضطرار — کل کو بھی ہی جزو کی کب ہو قرار — گو نہین ظاہر کا پیغام و سلام — جزو کل مین ہی مگر پنہان کلام

دل کو ہر اک کی خلش سے ہی جو یہان — ہی عناصر کی کشش یہ اے جوان — جذب اپنی جزو کو کرتی ہین کل — اوس کشش کا ہی بدن مین شور و غل

ہر بشر کے ہی جو دل مین اضطراب — کھینچتی ہی اوسکو پنہانی طناب — رشتۂ الفت سے رہتا ہی بندھا — جزو اپنی کل کے ساتھ اے باخدا

جزو تن کو ہی جو کل کے ساتھ ربط — ہی کشش سے اوسکی تیری عقل ضبط — اپنی غفلت سے تجھے ہی یہ گمان — مجھکو ضعف قلب و معدہ ہی عیان

کیسا ضعف معدہ کیا درد جگر — ہی کشش یہ اصل کی اے بیخبر — کر تو پہلے اپنی غفلت کا علاج — ہی یہ سب بیماریون سے لاعلاج

جذب سے کل کے بدن مین دم بدم — ہوتے ہین اجزا ہر اک عنصر کے کم — جاتا ہی ہر جزو مرکز کی طرف — جسم تیرا یون ہی ہوتا ہی تلف

چاہتی ہین یہ کہ ہو جائین جدا — تو ابھی کرتا ہی تدبیر دوا — مجھسے پوچھے تو ہی یہ اسکی دوا — تو ہی اپنے آپ کر اوسکو فنا

تو جدا ہونے سے پہلے اوسکو مار — تا نہو حسرت تجھے روز شمار — آئی جب بارے افاقت شاہ کو — پوچھا ملا سے کہ اے مردنکو

نام اسکا کیا ہی اے مرد رشید — اور پسر کسکا ہے یہ طفل سعید — کس محلے مین ہی رہنے کا مکان — کتنی مدت سے یہ پڑھتا ہی یہان

جزو کل سے اسکے دے مجھکو خبر — حال اسکا من و عن اظہار کر — باپ اسکا ہے فقیر بینوا — اس پسر کا نام ابراہیم ہے

رہتا ہی صحرا مین آبادی سے دور — اہل دنیا سے نہایت ہی نفور — صبح کو لاتا ہی باپ اسکا یہان — شام کو لیجاتا ہی اپنے مکان

اک برس گذرا کہ پڑھنے کو یہان — آتا ہی یہ طفل اے شاہ جہان — یاد کرواتا ہون روزانہ سبق

ہی زبس درویش وہ صافی نہاد — ہی مجھے حد سے زیادہ اعتقاد — دو برس تک اوسکا پھر نور بدر

نام شہ نے جبکہ اوسم کا سنا — یاد آیا اوسکو پچھلا ماجرا — ہونا عاشق اوسکا اوس گلفام پر

لا امر وارید کر کے جستجو — اور تعدی وزیر تند خو — مرنا اوس دختر کا اس بار سی

حل مین سمجھا بادشاہ ذیشعور — ہی کچھ اسمین راز مخفی بالضرور — اسقدر گریدگی اس طفل سے

جوش الفت خالی از علت نہین — اجنبی پر ہوتی یہ الفت نہین — ہی کچھ اسمین راز مخفی مستتر

وسکو دختر سے ہی جو تشبیہ تام — مستتر ہی بھید اسمین لا کلام — چلیے اس لڑکے کو لیکر اپنے گھر

مر گئی دختر سی جو ہی اوسکو الم — دیکھکر اس طفل کو شاید ہو کم — یہ سمجھکر دل مین شہ والنے اوٹھا

یون معلم سے کہا اسکا پدر — آوے جب تم بھیجدینا میرے گھر — کرکے سو دینار زر اوسکو عطا

والیہ کے پاس ابراہیم کو — گھر مین جب لیکر گیا شاہ نکو — دیکھکر ہمشکل دختر طفل کو

جیتے جی ہی وہ تو گویا مر گئی — ولہ چھایا اسطرح کا ابر غم — چھٹ گئین نبضین کھٹا سینے مین دم

آیت قرآن یا قول رسول
خار و خس کوہم کی جڑ ہے اوہ کھاڑ
اسکا کچھ پایان نہین ہے بیشمار
سامعون کے حوصلے پر کر کلام
شکل و صورت مین وہ تھا شہر کی
شغل تنہائی مین وہ نکلا وہ ہوا
دو برس پوری کا جب وہ ہوگیا
اوسکی برکت سے لگا اشجار پر
آخرش از فضل رب ذوالجلال
تھا ہر اک انداز مین وہ بے نظیر
طور و طرز اوسکا ہر اک مرغوب جان
حفظ کرلے وہ کلام اللہ کو
بلخ مین پھرتا تھا اندر کو بکو
آخرش بعد از تردد کے ملا
دیکھکر اوستاد ذہن و ذکا
الفت قلبی سے اپنے بالدوام
تھی بس شفقت اوسپر بے انتہا
شاہ ملک بلخ کا ظل الٰہ
گذرا اوس مکتب کے آگے ناگہان
کرکے اوسنے اپنے گھوڑے کو کھڑا
تھا ہمیشہ سے طریقہ شاہ کا
آتا پڑھنا جسکا خاطر مین پسند
پھر پیادہ عادت معہودہ پر
کی جو ابراہیم پر اوسنے نگاہ
پائی ہر اعضا مین اوسکے بیگمان

جان و دل سے اپنے کر دونون قبول
ہی یہان تنگ کے اوجھل مین پہاڑ
قصہ تو اوہم کا پھر آغاز کر
تاکہ لغزش مین نہ آوے فہم عام
رونما جسکی ہوا وہ دشتری
لائی دل سے شکر ایزد کا بجا
اور غذا فی الجملہ وہ کھانے لگا
اچھے اچھے وضع کے شیرین ثمر
ہفت سالہ ہوگیا وہ نونہال
حسن مین خجلت دہ بدر منیر
صورت و سیرت مین یکتای زمان
بعد اسکے علم کی تحصیل ہو
تھی معلم کی ہر اک جا جستجو
اک معلم زاہد و با اتقا
پاس شفقت سے لیا اونکو بٹھا
پھر اونھین لینے کو آتا وقت شام
تنہا آنا جانا دل پر شاق تھا
کارفرمائے جہان و دین پناہ
مصحف ابراہیم پڑھتا تھا جہان
پڑھنا ابراہیم کا سنتا رہا
جس جگہ مکتب سرے پر دیکھتا
اوسکو دیتا نقد اور روپے دو چند
آیا مکتب مین شہ عالی گہر
رہگیا حیران و شش در پادشاہ
اپنی دختر کے عیان سارے نشان

ہی جو کچھ انکے سوا اہل مردود مین
چھوڑ کر قصہ کو اوہم کے حسن
ضبط کر دل مین ہے گر جوش و خروش
الغرض ان باپ ابراہیم کے
صورت و سیرت مین یکتا دیکھکر
جب عبادت سے اونھین ہوتا فراغ
غیب سے آنے لگے نادر طعام
قدرت ایزدی اوسکو بالدوام
قدرت حق سے ہوا وہ دشت و بر
ہوش و فہم و عقل و ادراک و ذکا
شستہ و رفتہ نہایت بول چال
دل مین اوہم کے ارادہ یہ ہوا
اس ارادے پر وہ فرخندہ شعار
تاکہ ایسا مرد حقانی ملے
عابد و مسکین کریم و پارسا
الغرض ہر صبح وہ مرد نکو
تھا یہی ہر روز اوہم کا شعار
ہوگئی اس طور پر مدت بسر
با وزیران و سپاہ بیکران
بادشہ نے جب سنی اوسکی صدا
مخرج الفاظ اوسکے مد و شد
سنتا پڑھنا جاکے ہر اک طفل کا
دیکھے زر اوستاد کو شاہ نکو
سنکے شفقت سے سبق ہر طفل کا
دل مین اپنے جوش الفت دیکھکر
اوسکو صورت مین مشابہ دیکھکر

ہی وہ مردود اور شیطان العین
تو بیان کرنے لگا راز کہن
تا مخاطب کے نہ کم ہو چین ہوش
دیکھا اوسکو نہایت خوش ہوئے
خوش ہوئے اوسکے قصہ یاد اور پند
دیکھکر بیٹے کو ہوتی باغ باغ
گلشن و گلزار پر بھی فوق تر
تیز تر سب سے اوسے حق نے دیا
ہر صفت اوسمین علی وجہ الکمال
غور کیجے اسکی اب تعلیم کا
لیکے ابراہیم کو اندر کنار
جسنے قدرت سے تعلیم دے
عالم یزدان پرست و باوفا
لاتا اوس مکتب مین ابراہیم کو
آتی جاتے شہر مین بالاضطرار
ایکدن ناگاہ از حکم قدر
بادلیران و امیران زمان
دل پر اوسکے کچھ اثر پیدا ہوا
سنکے غش عش کر گیا ہر ذی خرد
کرتا پھر انعام ہر اک کو عطا
چھٹی دلواتا تھا پھر ہر طفل کو
کی ہر اک پر اونکے ربی کی عطا
رہ گیا خامش شہ نیکو سیر
یاد آئی اوسکو دختر اسقدر

علیہ وسلم نگلا القرآن
طرف بیہودہ و باطل
بیکہ فضلو ابیدی
ابراہیم ترکت کلیم
فان اعتصم
فان فضلوا بر آنجناب
احمد صنعت علیہ
علی کل اسلم
طلب العلم فریضۃ
جبل لزلت
متصد حاسن
حشمت
بعلق من
نفیس

کسکے آگے پست تو کرتا ہی سر — وان نہین جز سنگ و خشت ای بیخبر — قبر پر جاتی ہین دو فاتحے
دوسرے مردے کو ہو کچھ فائدا — گر کری تو اوسکے حق مین کچھ دعا — فعل اوسکے ہو گئی ہین منقطع
زیست مین جو فعل مردہ کر گیا — اب نہین ہو سکتا کچھ اوس سے سوا — زندے ہی سے ہو سکتے ہین حج و غزا
اوس سے جو ہونا تھا بالکل ہو چکا — تجھسے ہو سکتا ہی اوس سے بھی سوا — گر یہ زندہ سن ایمرد خدا
تجھکو باطن کی نہین اپنی خبر — غیر پر غفلت سے رکھتا ہی نظر — دو جہان ہین تیرے اندر مستتر
جسکو تو پھرتا ہی ہر سو ڈھونڈھتا — اوسکا پرتو تیرے اندر ہی چھپا — ہی اگرچہ وہ منزہ از مکان
در بدر کرتا ہی کیا اوسکی تلاش — آپ کو پہچان تو ای بد قماش — گم ہوا ہی بیشک ای یار آپ تو
تو اگر اپنی حقیقت جانتا — تو خدا کو بیگمان پہچانتا — کیونکہ کہتا ہی نبی مجتبےٰ
دل ہی تیرا وہ طلسمات عجیب — جسکے اندر گم ہی عقل ہر لبیب — گرچہ ہی چھوٹا بہت تنگ و اسمین جا
سیکڑون ایسے ہین سموات و زمین — ایک گوشہ مین ہین اوسکے جا نشین — ہین ہزارون کوہ و دشت و بحر و بر
ہین ہزارون عالم بے منتہا — اوسکے اجزا مین ہین مخفی ای گیا — کیون ہی پھرتا ادھر یکھا دیر و کنشت
دل ہی دل مین جستجو سیر کر — قطع حب جاہ و ترک غیر کر — ہی اگر یوسف تو ہی اس چاہ مین
ہی اگر زندان یوسف تو ہی دل — ہی زلیخا یوسف مصری یہان — توگیا ہی دیکھنے اوسکو کہان
دل کی بھی اپنے ذرا تو سیر کر — جلوۂ دلدار تا آوے نظر — گر اگر اوسکی صفائی ہو سکے
جو خلاف امر حق ہوتا ہی کار — ہوتی ہی دل پر سیاہی آشکار — اسطرح ہر لحظہ پردے تو بتو
تو ہی ان پردون سے اتنا بیخبر — غیر کے پیچھے ہی پھرتا در بدر — غیر سے پردے ہون کیونکر دل کے دور
خالق افعال گو ہی کردگار — کسب مین بندے کو گو ہی اختیار — کسب مین ہی دخل تجکو جسقدر
ہی مگر توفیق کا مالک خدا — گر وہ چاہی دے تجھے رستا بتا — گر خشوع و عجز ہر شام و سحر
گر کرے توفیق وہ تجکو عطا — تب ملے اس راہ کا تجھکو پتا — راہ حق پر جبکہ تو باندھے کمر
راہ حق کی ہی صراط مستقیم — ہر کجی ہی راہ شیطان رجیم — آپ فرماتا ہی قرآن مین خدا
ہی تجھے منظور اگر قطع سفر — تو قدم رکھ اپنا سیدھی راہ پر — تجکو اوس رستے کا دیتا ہے پتا
چل تو اونکی راہ پر مرد خدا — حق نے جنکو نعمتین کی ہین عطا — ہی مراد اس رہ سے راہ انبیا
کونسی نعمت نبوت سے ہی فوق — کونسی دولت نبوت سے ہی فوق — جب ہوا اللہ تیرا راہبر
جب وہ خود تجکو بتا دی راہ کو — ہی بری غفلت نہ تو آگاہ ہو — گر چلا تو اور سمت و راہ کو
چل وہی رہ جو ہی راہ انبیا — جو کہ خود تجھکو بتاتا ہی خدا — اوسکے آگے اور کا کہنا ہی کیا

ایک یہ ہی موت یاد آوے تجھے — فعل سے تیرے وہ ہووے منتفع — راہ حق مین جان کو کرنا فدا
شیر مردہ سے ہی رہتے ہین سوا — دوسرے کا تو عبث ہی منتظر — دیکھے اوسکا قلب سے اپنی نشان
پہلے اپنی آپ کرلے جست و جو — جسنے سمجھا آپ کو عارف ہوا — اوسکی وسعت کی نہین کچھ انتہا
اوسکے اندر مستتر ای بیخبر — خانقاہ و مسجد ای نیکو سرشت — منفعت گر ہی تو ہی اس راہ مین
تو گیا ہی دیکھنے اوسکو کہان — زنگ کھوا سکا اگر تو کھو سکے — قلب پر پڑتے ہین تیرے تو بتو
ہی بینا دانی تری ای بے شعور — غیر مین بھی ہی وہی ای بے خبر — لطف ایزد تا ہو تیرا چارہ گر
ہین بہت راہین و ہان امید ادھر اودھر — چاہو تم مجھسے بدل راہ ہدے — سورۂ الحمد مین حق ای فتا
اور بیان عزو جاہ انبیا — تو بھی تو گمراہ ہی ای کور و کر — عذر تیرا کل کو کب مسموع ہو
پڑھ کے تو لا حول دل سے ای فتا

سنتِ احمد پہ رکھتا ہی قدم — ہو سر مو بھی نہ اوس سے بیش و کم — وہ بھی ہین جنسے کہ درس صبا — ہو گئی ظاہر کرامت بارہا
امتین ہین یا بدال و اقطاب و مدار — رتبے ہین اونکے ولیکن بیشمار — چاہیی تفصیل گر اوسکی تجھے — تو کتب مین صوفیہ کی دیکھ لے
کار دنیا کا ہی اونسے انصرام — حکم حق سی کرتے ہین وہ انتظام — قلب سلطان و امیران جہان — اونکے قبضہ مین ہی بیشک دلگمان
ہاتھ مین جسطرح کاتب کے قلم — چاہتا ہی جو کری اوس سے رقم — ہو گئی جس کام مین ہمدم قضا — صرف ہوئے ہین نے اپنی ہمت کو کیا
ہی سلاطینون پہ سلطانی او نہین — حاکمون پر ہی حکمرانی او نہین — خواہش اونکی خواہش حق مین ہی گم — حال ظاہر پر نظر کیجو نہ تم
مرضی حق پر ہی جو ہی اونکا کار — قول و فعل ظاہری ہی مستعار — نفس کی خواہش سے وہ بیکار ہین — مثل تیشہ فی ید النجار ہین
گو کہ ہین ظاہر مین ہمشکل بشر — ہین فنا فی اللہ لیکن سر بسر — ہین مثال گوی در دست قضا — تابع تسلیم چوگان رضا

چوتھی قسم ولایت وہی ہی کہ شخص کامل کے زور اور قوت سی عاصی ولی ہو جاوے

نام چوتھی قسم کا وہی ہوا — ایک سے یعنی ولی ہو دوسرا — قوت باطن کے اپنے زور سے — اور کو اپنی طرف وہ کھینچ لے
زور ہی اسکے صفائی قلب کو — بی ریاضت اور بی محنت کی ہو — جسطرح کرتی ہی جبر اکیمیا — پارۂ بیقدر مس کندن طلا
اسطرح اسکی تمامی سیات — نیکیان ہوتی ہین اسے نیکو صفات — بخل و حرص و طمع دنیا یک بیک — دم مین لوح سینہ سے ہوتے ہین حک
صاف ہو جاتا ہی یہ مرآت دل — نفس امارہ سراپا مضمحل — قوت شہوانی و حرص و ہوا — خود بخود یک لخت ہوتی ہین فنا
میل و نیا فسق و عصیان و فجور — ہوتا ہی بالطبع وہ اونسے نفور — تیرگی جسوقت قلب و روح کی — اوسکے اندر سے یکایک چمک ہوئی
ہو گیا وہ مصدر انوار غیب — دل ہوا گنجینۂ اسرار غیب — ہی اگرچہ محرم راز قدم — لیک یہ ربتی مین ہی تینونسے کم
کیونکہ گنج اسکو بلا محنت ملا — رنج جسمانی نہین کھینچا ذرا — تو کبھی پوری نہو یہ مثنوی — گر لکھون تفصیل اقسام ولی
فرد مین ہر ہر قسم کی ہین بیشمار — خارج از تحریر و تقریر و قصار — ہی ولی کو گو کہ قرب کردگار — پر نہین تقدیر مین کچھ اختیار
بر خلاف حکم و مرضی خدا — وہ نہین کر سکتے کچھ اچھا برا — خود موثر اونکو جو سمجھے کوئی — یہ عبادت ذہن کی ہی اور کجی
ہی خدا ہر شخص سے ہر دم قریب — فرق اتنا ہی ولیکن ای لبیب — اوٹھ گئی ہین اونسے ظلمانی نقاب — بیچ مین حائل ہین نورانی حجاب
عاصیون کی راہ مین تا وقت رب — پردۂ ظلمت کے پڑے ہی با ادب — کر کے کوشش تو بھی وہ پردے اوٹھا — تا نظر آوی تجھے نور ضیا
کر ریاضت سی بدن مثل ہلال — چھوڑ دی تو راہ اپنی نفس کی — کر فقط اس رہ مین اونکی پیروی
اولیا فی راہ حق مین جو کیا — کر اونھین محنت کشی مین پیشوا — تاکہ ہو تجھ مین بھی پیدا نور غیب — قلب مین تیری ہو پیدا نور غیب
لغو ہی ظاہر کا ورنہ اعتقاد — اس سے بر آتی نہین تیری مراد — ہی ادب ظاہر کا زندون کے لیے — تاکہ دل دیکھے سی اونکا خوش رہے
ہی ولی کی روح زیر عرش پاک — قبر کے اندر ہی چوب و خشت و خاک — ہی وہان عیش و طرب مین بالدوام
ہی یہ ہیئت قبر کی بیفائدہ — قوم و جامہ ہی سب بی قاعدہ — تو کہین ہرگز نہ اپنا سر جھکا — غیر حق سبحانہ جل و علا

تھے ہدایت کو فلک پر وہ نجوم — شمس برج معرفت بحر العلوم
اونکے جو افعال تھے مرغوب تھے — وہ عبادت ہی مین سب محسوب تھے
اتباع شرع تھا اونکا شعار — تھا ہر اک اونمین ولی نامدار
لیک چلنا شرع پر آسان نہین — راہ پر بیٹھا ہی شیطان لعین
کر ذرا تحصیل تفسیر و حدیث — دور ہوتا تجھسے شیطان خبیث
ہین اسی رتبہ مین عالم بیگمان — نفس کی خواہش نہو جسمین عیان

دوسری قسم ولایت کی جسکا نام ہی ولایت عشقی

دوسری عشق ولایت ای نگار — جسکا کچھ سب سے الگ ہی کاروبار
ہی وہ محو مست رہ گلعذار — کچھ نہ مذہب اور نہ ملت سے اسے کار
نشہ الفت مین وہ سرشار ہی — دین دنیا دونون سے بیزار ہی
اوسکو ہر ذری سی آتا ہی نظر — نور ایسا جس سے ہو خیرہ بصر
خاک سی نفرت ہو اسی لیے ضرر — آگ سے خطرا نہ پانی ہی حذر
جسطرف کرتا ہی وہ اپنی نظر — ہی وہی نور حقیقی جلوہ گر
خون کی کثرت مین شیرین ای فتا — تلخ چیزون کا بھی ہوتا ہی مزا
آتا ہی اس شخص کو وہی نظر — برگ و شاخ و خشت انسان و حجر
اسی سبب ہی صوفیون کا یہ مقال — علم باطن کہا ہی تصحیح خیال
گو ولی یہ شخص ہی بیشک مگر — فائدہ پاتی ہین کم اس سے بشر
گر نہین غیرون کو اوس سے فائدا — ربی مین وہ کم ہو اور ونسے فنا
خاک کے اندر اگر زر ہو چھپا — فائدہ اوسکا ہی اوسمین منحصر
فیض ظاہر اونسے ہی بے انتہا — گنج ظاہر ہی ولی احمدی
اسلیے وہ ہین ہر اک کے مقتدا — راتدن وہ وعظ اور تلقین مین ہین

تیسری قسم ولایت کی جسکا نام ولایت روحی ہی

ہی ولایت ایک روحی ای پسر — ہی یہ سب قسمون سے اپنی تیز تر
داخل اسمین کسب کو ہرگز نہین — ہی عطا و داد رب العالمین
وہ طفولیت مین ہوتا ہی ولی — ہوتی ہی اسمین سراسر اوسپر منجلی
حب حق و میل طاعت فوق و شوق — خود بخود ہر ایک کو ہوتا ہی فوق

ملنا ہنسنا چلنا پھرنا ای فتا — کھانا پینا سونا اوٹھنا بیٹھنا
کسب سے تھی فقط اونکی معاش — تھی نہ کچھ کشف و کرامت کی تلاش
وہ ولی بیشک ہی ای نیکو سیر — اونکے طور و طرز پر ہی جو بشر
پڑتی ہین اسمین ہزارون اشتباہ — متبع پر اونسے بھی مشکل ہی راہ
نور ایمان تا ہو تیرا جلوہ گر — پیروی نفس دون سے درگذر
جان اونمین کبریت احمر ای پسر — گر نہو وہ طالب تعظیم و زر
خدمت اونکی بہتر از طاعات آر — ولی عشق کی ہوتا ہی مست
کام کا اونکے نہین کچھ بند و بست — جذب مستی سی ہی وہ مسلوب حال
طالب معشوق و جویای وصال — کچھ اوسے کھانے نہ پینے کی خبر
مرگ کا خواہان نہ جینے کی خبر — وان نہین ارشاد و تعلیم و طریق
بحر حیرت مین ہی وہ بالکل غریق — ہی وہ زندہ لیک مردون سے بتر
محو روی گلعذار سیم بر — کثرت صفرا مین جو کھاوے خذا
تلخ سمجھے آدمی اوسکا مزا — ہی یہی ہر آدمی کا خاصا
مرتسم جو ذہن مین اوسکے ہوا — منقطع ہوتی ہی ظاہر کی تمیز
جانتا ہی وہ ہر اک کو ایک چیز — قوت تخییل اپنی صاف کر
غیر واحد تا نہ آوی کچھ نظر — شرع کے اندر وہی ہی خیر ناس
فائدہ جس شخص سے ہو بے قیاس — فائدہ اوسکا ہی اوسمین منحصر
ہی خزینہ خاک مین پر مستتر — گنج ظاہر ہی ولی احمدی
جس سے ہر اک کو ہی فیض سرمدی — راتدن وہ وعظ اور تلقین مین ہین
آمر معروف اور امر دین مین ہین — اول تکوین مین روح اوسکی قوی
دین پیغمبر کو رونق ہی مدام — جسکو ملنی تھی ملی روز ازل
اور ارواحونسے ہی اللہ ذوی — کسب و عمل
کام اب آتا نہین کسب و عمل — کذب و فسق و لہو سے یک لخت دور
ہوتی ہی اوسکو قصد اوسکے آشکار — خرق عادت بچپنے مین بیشمار

رکن ہی ایمان کا اقرار زبان — قلب کی تصدیق ہی شک و گمان — جسم ایمان ہی فقط قول بشر — جان ایمان ہی یقین ہی دل مگر

گر یقین دل مین تری راسخ نہین — کام کب آتا ہی وہ ایمان کمین — لاکھ تو نے منہ سے کلمہ کو پڑھا — گر یقین دل مین نہین کس کام کا

قول کا جبتک نہو دل مین یقین — وہ قبول اللہ کے آگے نہین — قول لفظی ہوتا اگر کچھ کام کا — نفی ایمان اونکی کب کرتا خدا

پڑھتا ہو امنت باللہ ہر بشر — لیک معنون کا نہین جی مین اثر — ہی یہی ایمان تیری جی کا وبال — یہ مسلمانی ہی اک وہم و خیال

جو کہ ایمان ہی خدا کے کام کا — ہی مسلمانی وہ ایمان خدا — وہ یقین و صدق و ایقان اور ہے — ہر بشر کی ننگ جس سے عقل ہو

ہی یقین وہ چیز اے مرد جوان — وہ یقین حاصل تھا ابراہیم کو — آتش سوزان ہوئی جس سے بوستان — تو سمجھے ایمان سی ہوا انتفاع

غیر حق پر گر رہی تیری نظر — غیر حق ہی جب ہوئی کا وانقطاع — کب ہو وہ ایمان تیرا معتبر — ہون نہ جبتک اوسمی مین محبوب تر

مین یہ فرماتے نبی مقتدا — قلب مین تیری نہین ایمان ذرا — مال و ملک و یار و فرزند و پدر — بے تامل فرج بیٹے کو کرے

یعنے حکم انبیا کے روبرو — خس سے کم ہر ایک شے کو سمجھے تو — حکم اگر فرضا پیمبر بکھو دے — دین کہان ایمان اور نور ایمانی کہان

ذبح بیٹے کا جو مشکل جان کر — ہر کی قربانی پہ تو باندھی کمر — تو کہان ایمان مسلمانی کہان — گرگ و روباہ و پلنگ و شیر نر

یہ نہو تجھ مین تو مومن اے دنی — گوشت کھانے سی نہین ہوتا ولی — ہین غیر زندہ اوسکے صدہا جانور — نور ایمان قلب مین حاصل ہوا

عظمت حق جب خیر المرسلین — اسطرح جب ہو کسیکو دلنشین — تو وہ بندہ مومن کامل ہوا — آخرت مین ہو شریک خاسرین

چست اگر ایسا ہوا ایمان بشر — اوسکی غیر اللہ پر کب ہو نظر — غیر جائز کو جو سمجھے کار دین — بر خلاف امر حق ہو وی نہ کار

ہی یہی ایمان کا دل کے پتا — دل سے تو ہو تابع حکم خدا — آگ مین جلنا کہی تو اختیار — نور اسکا ہی ترقی پر سدا

جب یقین دل ہوا اسطرح چست — جڑ ہوئی اسلام کی تیری درست — ہی یہ ایمان باعث قرب خدا — اصل سے ایمان کے ہی بیخبر

جسکو اس رتبہ کا ایمان ہی نہین — وہ حقیقت مین مسلمان ہی نہین — آپ کو سمجھا ہی مومن ہر بشر — اب تو اس قابل ہوا تا ہو ولی

ہی ولایت اور صلاحیت تو دو — پہلے تو مومن تو ہو اے بے شعور — نور ایمان سی ہو گر دل منجلی — ہو گیا تو گر کرے اچھے عمل

بیان اقسام ولایت کا بہ وجہ کلی پر

اول قسم ولایت کا نام ہی ولایت محمدی

لائق قرب خدائے عزوجل — کسب سے ہوتی ہی حاصل اے ولی — اتباع سنت احمد کرے — اک قدم باہر نہ اوس سے تو دھرے

ہی ولایت چھ قسم اے نوجوان — حکم کو اونکے بدل لاوی بجا — اسطرح سنت پہ رہ ثابت قدم — اونکے کہنے سی نہو کچھ بیش و کم

ہی ولایت سب سے برتر احمدی — مل ہر اک سے ایک برتہ حسن — ہر جسب شرع سب سے اختلاط — بیش و کم کی چاہیے پر احتیاط

جان دل سی ہو فدا مصطفے پر — کر نہ کچھ افراط و تفریط اے صنم — حال رکھ اصحاب کا پیش نظر — اور سب دنیا کے اپنے کام کر

چاہیے خلوت نہ کچھ رک وطن — اونکے کہنے سی نہ تو بھی تو ٹلے — کیونکہ فرماتا ہی خود پروردگار — ہین لعب اور لہو اس دنیا کی کار

حد شارع سی نہو باہر قدم — پہونچے کب اونکو کسی کی اتقا — فیض صحبت سے نبی کی وہ یقین — اونکو حاصل تھا کہ اب ہوتا نہین

دور ہو افراط اور تفریط سے — تا نہ دونو سے خرابی مین پڑے — حد اوسط سے نہو تو ایک سو — راہ بہتر یہ ہی اے مرد نکو

ہین ولی کے معنی نزدیک ای نگار — دیکھ تو علم لغت مین آشکار — ہین یہی معنی لغت کے ایجوان — مشتہر در اصطلاح صوفیان

قرب حق جسکو ہوا ہی وہ ولی — اتصال حق ہی مقصود ولی — شرط ہی اسمین ولیکن اے فتا — زہد و عجز و صبر و شکر و اتقا

قرب کے رتبے ہین بیحد و عدد — حصر کر سکتی ہی کب اوسکو خرد — اولا ہی اک ولایت عامہ — ہی وہ ہر فرد بشر مین نامہ

اوس ولایت کا بیان کرتا ہون مین — بیان معنی ولایت عامہ کہ بالقوہ ہر فرد بشر کو شامل ہی — معنی کو اسکے عیان کرتا ہون مین

ہی محیط اول عدم ہر چیز کو — جب خدا نے چاہا وہ موجود ہو — کہکے وہ لبیک پھر بے کیف و کم — رکھتی ہی نفس نباتی مین قدم

جب عدم سی ہو گئی اوسکی نمود — حکم حاکم سی چلی سوے وجود — حکم اگر پہونچا کہ حیوانی مین جا — تب قدم اوس چیز نے آگے دھرا

آگئے رتبہ مین حیوانات کے — اور کسی زمرے مین الغامات کے — پھر ہوا اوسپر جو لطف ایزدی — نفس انسانی مین داخل ہو گئی

رتبہ انسان مین جب داخل ہوئی — گو نہ قربت پھر اوسی حاصل ہوئی — آدمی کو نسبت گاؤ و شجر — بیگمان ہی قرب حق سی بیشتر

کیونکہ کرمنا ہی اوسکی شان مین — دیکھ آنکھین کھول کر قرآن مین — جو کہ ہین اوصاف ذات کبریا — آدمی کو اونسے حصہ ہی ملا

اوسکے اندر یعنی وہ مکتوم ہین — اور اس نعمت سی سب محروم ہین — ذاتی ہین ساری صفات ذوالجلال — ہر صفت ہی اوسمین بروجہ کمال

ہین صفات آدمی سب عارضی — قدر اوسکی حوصلہ کی ای ولی — انکے آگے اسکو کچھ نسبت نہین — عارضی ذاتی کو پہونچی ہی کہین

گو نہ پرتو انکا لیکن ای فتا — اسکے اندر بھی خدا نے رکھدیا — علم جو ہی اوسکو اپنی ذات کا — ہی وہ حاوی سارے موجودات کا

گر کری یہ کفر و شرک و سرکشی — ہی یہ اوسکا جہل و ظلم ای متقی — ظلم کیا ہی صرف شی کا بی محل — جہل کیا ہی قول شیطان پر عمل

بدرگی ہی جو کری انکار صاف — اپنے مولا کی کہی ہوگی خلاف — ہی ولایت مستتر ہر فرد مین — مشتہر ہی راز ہر اک مرد مین

جو کری اس راز مخفی کو خراب — کیون نہو وہ مورد رنج و عذاب — تجکو قدرت سے کیے حق نے عطا — گوہر نادر نہایت بے بہا

عقل و حفظ و نطق و دین و فہم و فکر — قوت تخییل و استعداد ذکر — تو اگر ان سبکو کھووے اے جوان — کیون نہو تیرا جہنم مین مکان

عقل دی تھی تاکہ سمجھے بات کو — اور کری دریافت اوسکی ذات کو — حفظ سی تا حافظ قرآن ہو تو — نطق سی سر دفتر انسان ہو تو

ذہن کی تیزی سی سمجھے اسرار غیب — فکر سے سوچی کہ کیون پیدا کیا — ہی غرض ایجاد کی بندی کے کیا

فہم سی دریافت ہون باطن کی عیب — قوت تذکیر سے مطلب تھا — ذکر قلبی تا رہی جاری سدا

تاکہ تو فاسد خیالون سے بچے — قوت تخییل تھی اسواسطے — دیکھیے تا تیرا ہوا انجام کیا

صرف تو نے بے محل انکو کیا — بیان ولایت خاصہ اور اوسکے مراتب کا

اب کرون خاصہ ولایت کا بیان — کھول تو بھی ای برادر گوش جان — طبقہ انسان مین جو داخل ہوا — ساری موجودات سی فاضل ہوا

ملک ہے یہ فاضلیت مستتر — امتیاز و قابلیت مستتر — تخم کی قوت مین ہین ای ہنر — بیگمان موجود سب شاخ و ثمر

جب مشرف تو ہوا ایمان سے — ہو گیا ممتاز ہر انسان سے — قرب حق فی الجملہ حاصل ہو گیا — حلقہ ایمان مین شامل ہو گیا

کھول کر تو آگی اپنے گوش جان — بیان اوس ایمان کا جو عند اللہ مقبول ہے — سن فرا ایمان کا مجھسے بیان

لہ خیر الامور اوسطہا ۱۲ — لہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۱۲ — لہ ونفس وما سواہا ۱۲ — لہ الجنۃ ان الانسان لفی خسر الا الذین ۱۲

حلۂ استبرق و ابریشمین — بر مین ایسا تھا کہ دیکھا ہی نہین — جسکی قیمت ہی خراج سلطنت — رونما جسکا ہی باج سلطنت

سر بسر اوسکے تھا جڑاؤ ایک تاج — رونما جسکا ہو دنیا کا خراج — حور و غلمان ہا ہزاران آفتاب — دست بستہ ہین کھڑے ہی پیش جناب

دیکھکر یہ وہ جوان خوش ادا — روبرو اوسکے کھڑا جا کر ہوا — با ادب اوسنے کیا جھک کر سلام — بر طریق سنت خیر الانام

اوسنے جب درویش نے ہنسکر کہا — غور دل مین کر ذرا مرد خدا — عیش کے اندر گدا ہی یا اسیر — اہل دنیا ہین فقیر یا فقیر

تنگدستی اونکی ہے عین غنا — فقر مین رکھتے ہین جاہ دوسرا — خاک اونکی ہاتھ مین موتی ہی زر — سنگریزہ لعل یاقوت و گہر

جوع مین جو ہی فقیرون کو مزا — اوسکی لذت کو اگر تو جانتا — دیتا ان نعماے دنیا کو طلاق — ہو تا رکھنا سیم و زر کا تجکو شاق

راز باطن سے جو تو ہے بیخبر — اس لیے ہی محو لعل و سیم و زر — گرچہ یہ سر قابل افشا نہ تھا — لیک مین نے اوسکو تجھپر کیا

تاکہ ہو موقوف تیرا اشتباہ — اور حاصل ہو تجھے کچھ انتباہ — رمز درویشی سے کچھ آگاہ ہو — چھوڑ کر سب عارف باللہ ہو

سمجھے اس دنیاے دون کی بیدلی — نفس امارہ کی تو جانے لگی — ہین خزانے غیب کے حد سے برون — عقل و فہم آدمی سے ہین فزون

جسقدر ہوتی ہی فہم بشر — اوتنی آجاتی ہین بندے کو نظر — اور بھی اسرار ہوتے تجھپہ وا — حوصلا تیرا اگر کرتا وفا

گنج غیبی جسکے قبضے مین ہوا — ہی وہ شاہ دو جہان و دوسرا — تو اوسے سمجھے اگر مفلس فقیر — ہی یہ کج فہمی تری مردود خبیر

اوسنے جو ان سے کہلے یہ سب ماجرا — ہی اوتار اوس مرد حق بین نے روا — رہ گیا اوسجا فقط مرد فقیر — دوسرا فرخندہ طلعت وہ امیر

ہو گئے غائب وہ سب اسرار غیب — بند یکسر ہو گئے انوار غیب — وہ نہ محفل تھی نہ وہ باغ جنان — وہ نہ انہار و نہ انوار و مکان

عالم حیرت مین کہتا تھا کھڑا — تھا کہان مین اور کہان آ یا چلا — خواب مین تھا یا کہ ہین بیدار تھا — مین نے جو دیکھا وہ کیا اسرار تھا

دیکھکر درویش کا راز و نیاز — رہ گیا خاموش مرد پاکباز — دل ہی دل مین اوسنے کھایا پیچ و تاب — ہو گئی اوسکو جو حیرت بیحساب

مال و حشمت چھوڑ کر آخر ہوا — وہ جوان بھی طالب راہ خدا — دیکھے سب راہ خدا مین مال و زر — کار دنیا سے ہوا وہ بیخبر

دیکھکر اس عیش کو ناپائدار — خدمت درویش حق کی اختیار — صحبت کامل ہی بہ از کیمیا — جسم تیرہ جس سے ہو مبدل بذہب

ہفت سیالگی کوہ پر پہونچنا ابراہیم کا مکتب شہر بلخ مین قرآن پڑھنا نیلو تھا

امی حسن اب پھیر گھوڑے کی عنان — جور ہا ہی حال اوسکا ہم کرین بیان

جب ہوا پیدا وہ فرزند رشید — نام ابراہیم اوسکا رکھدیا

صورت و سیرت مین ہمطرز خلیل — کرتا ہی پیدا خدا ے عزوجل

بر صفات انبیا و مرسلین — پیرو روح خلیل اللہ تھی

اسلیے اوس بت کا ہر سنگ و خار — اسلیے فرماتے ہین خیر الانام

اولیا امت کے میرے بالیقین — حشر تک جاری ہی انکا سلسلہ

دین احمد اونسے ہے رونق پذیر — جانتا ہی انکو عالم کردگار

سن ذرا تو مجھسے معنی ولی — تا نہ کج فہمی تو گمراہ ہو

ہو گیا وہ روز اونپر روز عید — بسکہ ہمطرز خلیل اللہ تھا

بچپنے مین عاشق رب جلیل — اولیا کی روح کو روز ازل

تا رہی محکم سداد دین متین — روح پیدایش مین ابراہیم کی

حق مین تھا اوس طفل کے باغ و بہار — اولیا ہین انبیا کے ہمقدم

ہین مثال انبیاے سابقین — سقف دین کے ہین ستون اولیا

چرخ عظمت کے ہین وہ روشن نجیر — ہین ولایت کے مراتب بیشمار

تاکہ ہو یہ راز مخفی منجلی — اولیا کے رتبہ سے آگاہ ہو

ملا رومی کا بیٹا جناب شیخ سعدی سے

وہ تن تنہا ہین فوج بیکران — اوسکے قبضہ مین ہے ملک و جہان
چشم ظاہر بین مین تھی لکڑی عصا — تھی حقیقت مین گزدہ اژدہا
اوسکا دل آئینۂ شفاف تھا — معدن نور تجلی و ضیا
محرم راز جناب کبریا — راز مخفی کو نہین کرتے ہین وا
راز سے باطن کے بجو واقف ہوا — کور دل اور گنگ و سالک بیگیا
نقد پھر کر پشت مین اپنی اسیر — با ادب لیکر گیا پیش فقیر
جان کر مفلس مجھے اور بینوا — ہی دل اوسکا بار غم سے بیدوتا
مال و زر پر جان و دل سے ہی فدا — اپنی غفلت سے نہین یہ جانتا
دیکھے گر کچھ ملک غیبی کی بہار — تب ہون اوسپر معنی فقر آشکار
ذلت اونکی عین عزت عجز ناز — بیکسی اونکی کسی فقر امتیاز
متصل پیرے ہوا ہی مرد کو — منکشف تا تجھپر راز غیب ہو
اوڑھنی کی اپنی میلی سی ردا — سخت کہنہ پارہ پارہ جابجا
مفلسی مین مفلسونکو ہے غنا — بیکسی مین بیکسونکو ہی مزا
اوس جوان نے جبا اوڑھی وہ ردا — یہ تصرف مرد حق کا کچھ ہوا
ملک غیبی کی جو دیکھی زرق برق — بحر حیرت مین ہوا یکبار غرق
لعل و الماس و زمرد سیم و زر — تھے خزف ریزے سبھی اوسکو بتر
جان قالب مین ہے قالب سے جدا — تھی خودی بیخودی سب سے جدا
ہر بن موسی نمایان روشنی — محو مطلق ہوگئی کبر و منی
عقل سی باہر جو کچھ اسرار تھے — منکشف وہ اوسپہ یکدم مین ہوئے
دیکھی وہ منی اوس تجلی کی بہار — جس سے ہین یہ نور سارے مستعار
عرض و طول اوسکا بلا شک و گمان — مثل طول و عرض دہ ہم سالکان
تعبیہ جسمین جواہر سے ہوا — گرد جسکے ہر طرف آب رواں
اس لطافت کی کیا کیجے بیان — ہر طرف مین اوس مکان کے ہین رواں
اسکے اندر تخت زرین ہے بچھا — مسند اوسپر ہی نہایت دلربا

اپنی درعونی سی ہستی کو ضعیف — جسنے سمجھا ہوگیا زار و نحیف
اس تردد مین ہوا جب وہ اسیر — خطرے پر واقف ہوا اوسکی نفیر
جانتا تھا راز ناگفتہ کو گو — لیک ناواقف بنایا آپ کو
باوجود علم و آگاہی تمام — آپ کو رکھتے ہین مخفی بالدوام
حال غیبی جو کہ کرتے ہین عیان — وہ نہین کچھ جانتے راز نہان
دل مین اوس درویش کے آیا خیال — مجھسے الفت اس جوان کو ہے کمال
راز مخفی کی نہین اسکو خبر — مبتلا دل سے ہی زر اور سیم پر
نیم ذرہ دشت ملک غیب کا — اوسکی ہی دنیا و مافیہا بہا
مسکنت اونکی ہی فخر و سلطنت — فقر اونکا ہی خراج مملکت
کرکے اول خندہ دندان نما — مہربانی سے گدا نے یون کہا
آیا جب نزدیک اوسکے وہ جوان — اس گدا نے پھر برای امتحان
دی اوڑھا اوس مرد عالیجاہ کو — رمز درویشی سے تا آگاہ ہو
خاکساری مین ہے ہر داری نہین — خوار رہنے مین ہی سالاری نہین
اور ہی عالم اوسے آیا نظر — ماہ و خور کی جس سے ہو خیرہ نظر
ذرہ ذرہ مین ہی وہ تابندگی — ماہ و خور کو جس سے ہو شرمندگی
آسمان سے تا زمین سب غرق نور — قدرت حق کا نمایان اوس سے طور
جسم اوسکا تھا جو ناپاک و کثیف — ہوگیا مانند جان پاک و لطیف
بغض و کینہ لذت و حرص و ہوا — لوح خاطر سے یکایک حک ہوا
گذرا جو جو اوس جوان پر ماجرا — ہی وہ تقریر و بیان سے بھی سوا
پھر نظر آیا وہ باغ دلکشا — دیکھکر جسکو یہ ششدر رہگیا
لعل و یاقوت و زمرد کی شجر — روشنی سے جسکے ہو خیرہ نظر
سنگریزہ کی جگہ اوسمین گہر — ایسے تابان جس سے ہو خیرہ نظر
نہر شیر و خمر و جوی انگبین — جسکی خوشبو سے معطر ہو زمین
فرش ہر جا سندس و زربفت کا — سب طرحکی وان مہیا تھی غذا
اوسپہ بیٹھا ہی وہی مرد گدا — جسکو یہ سمجھا تھا دل مین بے نوا

اے خدا ہی رہنمائے گمرہان — کھول دی دل پر مرے راز نہان
سانج کو سمجھین نہ چوب عاج ہم — کفش کو سمجھین نہ سر کا تاج ہم
جو کہ گل ہو وہ ہی گل آوے نظر — اور جو خس ہو تو سمجھین دیکھکر
اس سخن کی کچھ نہین ہے انتہا — لاکھ حسن اب قصہ اوس درویش کا
عشق ذوقی جس کسی کے دل مین جا — کار دنیا سے معطل وہ ہوا
عشق اک ذلت ہی رسوائی ہی بس — بیکسی ہی اور تنہائی ہی بس
وہ ہی جانی اس تڑپنے کا مزا — عشق ذوقی جس دل کے اندر کی ہو جا
عشق حق ہی جان پاک انبیا — عشق ہی روح و روان اولیا
کر عطا دل کو بھی میرے درد عشق — شیشۂ دل مین ہو آب درد عشق
کر وہ گریہ چشم کو میرے عطا — جس سے شرمندہ ہو ساونکی گھٹا
دی مجھے قدرت سے ای خلاق عین — آنکھین ایسی درد سے بیطا لتین
دل کو یارب دے مرے ایسی طپش — جس سے جلکر خاک ہو سب غل عش
تن نے تنہائی مین ڈالا ہی مجھے — اسنے وحدت سے نکالا ہی مجھے
دیکھکر ہر شخص اوس درویش کو — عاجز دلخستۂ دولدلش کو
کوئی اوسکی بھید کا دانا نتھا — مغز معنی کو کوئی پہونچا نتھا
ہی فقیری مین شہنشاہی مے — گنج سی بہتر ہی تنہائی اسے
ہو تجھے معلوم سر آدمی — کجروی و مکر سے گر ہو تہی
وہ جو ہین بس راہ کے بنیاد کار — وہ سمجھتے ہین کہ کیا ہی درد و خار
تھا کوئی اوس شہر کے اندر امیر — خادم درویش جو یائے فقیر
آتا تھا خدمت مین اوسکی بارہا — دیکھکر اک روز احوال گدا
تاکہ لاوے صرف مین مرد گدا — حاجتین اپنی کرے اس سے روا
بوریے کے نیچے مدت تک ملا — رکھ گیا تھا جیسا ویسا ہی ہا
حال کچھ تن مین کپڑی ہین درست — ہی وہ پژمردہ بہت سا اور سست
تن پر اپنے صرف کرتا گر وہ مال — مضمحل کیون ہوتا مانند ہلال
بی تردد آدمی ناشناس — غیر کو کرتا ہی اپنے پر قیاس

کر حواسون کو وہ بینائی عطا — تا حقیقت اپنہ ہو ہر اک کی وا
مار کو سمجھین نہ یار دلربا — خار کو سمجھین نہ دردجان فزا
جزو کو جز اور جانین کل کو کل — نوش کو نوش اور جانین مل کو مل
الغرض اوس عاجز پر درد کا — عشق حق سی سخت دل مجروح تھا
عشق مین ہی لطف جنکی کا گمان — عشق مین لکھا انکا مان مینا کمان
تا ابد سرسبز ہی گلزار عشق — عقل سے باہر ہی کاروبار عشق
عشق حق ہی نزد بان آسمان — عشق حق ہی قوت جان و روان
عشق ہی بیماری دل کا طبیب — عشق ہی تریاق فاروق عجیب
آتش الفت سی کر دل کو کباب — جس سے ہو برق طپان کو پیچ و تاب
گریہ و زاری مین کیا کچھ ہی کمال — جو نہی کرتا ہی مولا سی سوال
کر مجھے بھی چشم گریان وہ عطا — روتی روتی غمے دونیدی بہا
مین ہون اور نے سن و مائی ہے — تن نہ ہو جس سے یہ تنہائی ہے
تیغ لاسی جسم کو میرے فنا — تو ہی کرای حاکم حکم قضا
مفلسی پر اوسکے ہوتا چشم تر — بیکسی پر اوسکی گریان ہر بشر
پھر نہ سمجھا تھا کری کوئی امین — گنج ویرانی مین اسجا ہی دفین
ہی فقیری مین یہ شاہ دوسرا — عجز مین رکھتا ہی جاہ دوسرا
چشم پر تیری پڑی ہین سو غلاف — کب نظر آوی تجھے وہ نور صاف
انبیا ظاہر مین تھے شکل بشر — نور تھے معنو نمین لیکن سر بسر
تھا امیر از بسکہ وہ نیکو نہاد — دل مین رکھتا تھا جو اوسنے اعتقاد
دیکھکر وہ تنگ احوال فقیر — رکھ گیا کچھ نقد زر زیر حصیر
دیکھکر درویش خاموش ہو رہا — ملتفت ہرگز نہ اودھر کچھ ہوا
بعد مدت کے جو آیا وہ امیر — دیکھا پہلے سے زیادہ تر حقیر
دل کے اندر آیا اوسکے یہ خیال — یا الٰہی کیا کیا اسنے وہ مال
اہل دنیا پر قیاس اوسکو کیا — کیونکہ راز غیب سے واقف تھا
تھی یہ کم فہمی سراسر ابتری — کرتی تھے جو انبیا سے ہمسری

---

۱۲ اللہم اعطی منفقین خلفا ومسکین یا کریم وہ مرا خسران رینده و گریان ۲

۱۲ القبس علی الفرس ۱۲

نو مہینے جب ہوئے اوسپر بسر — قدرت حق سی ہوا پیدا پسر — شکل اور صورت مین تجھا بدر منیر
رنگ روتا بان بسان ارغوان — تھی سعادت اوسکی چہرے سے عیان — تھی فدا اوس نونہال سعد پر
ہوگیا دشت و بیابان غرق نور — تھا نمایان قدرت حق کا ظہور — مفلسی مین تھا وہ شاہ دو جہان
مرد کامل کو جو تو سمجھے حقیر — ہے نظر بندی یہ ای مرد خبیر — ہی وہ شاہ دو جہان بحر و بر
غیب سے آتا ہی رزق اونکو سدا — حاجتین کرتا ہی اونکی حق روا — گر سنہ سو دین اگر مردان حق
پرشکم اوٹھتے ہین فرش خواب سے — اونکو استغنا ہی نان و آب سے — حکم مین اونکی ہین سنگ و حجر
حق تعالی جسکا ہو خدمت گذار — حشمت دنیا سی کیا ہی اوسکو کار — اسلیے کہتا ہون مجھسے اک فقل

حکایت ایک درویش کی

تھا عجب درویش اک صاحب جمال — جسم گرد آلودہ و دل دردناک — چادر و شلوار کے پیوند کو
پیرہن تھا مثل گل سو جا بجا چاک — خاک سے کچھ اور پاتا تھا ضیا — یا کہ تھا الماس کا ان غیب وہ
تھا وہ مرد آئینہ گیتی نما — فقر تھا اوس پار سا کا بھی وہی — فقر مین کرتا بسر وہ چین سے
فقر فخری جسکو کہتا ہی نبی — ماسوی اللہ پر نہ تھی غربت ذرا — کچھ نہ کھانے کی نہ پینے کی خبر
جان و دل سی کام مین مصروف تھا — تابع تسلیم و گردان رضا — عشق باطن کا جو تھا جوش و خروش
تھا مثال گوی در دست قضا — منقطع ہر طرف سی تھا لاکلام — انفصال خلق ہی و پیوند غیب
شوق کا پرتو نہ کچھ ذوق طعام — وصل اوسکا فصل ہی ای نوجوان — منقلب وہ ہی صدا یہ اسپ دہر
فصل کو دنیا کی وصل غیب جان — ہی وہ ویران معانی سر بسر — ہو جہان جمعیت خاطر وہی
شہر جس جا کو سمجھتا ہی بشر — تو امین کہتا ہی جسکو ہی وہ چور — تو جسے سمجھا ہی خوار و مبتذل
تو جسے سمجھا ہی بنیا ہی وہ کور — رحم تو کہتا ہی جسکو ہی وہ قہر — اسلیے فرماتے ہین خیر البشر
قند تو سمجھا ہی جسکو ہی وہ زہر — ہم پہ واضح کر وہی ادا رحی — تاکہ ہم سمجھین کہ سم تریاق ہی
یعنی ہر شی کی حقیقت جو کہ ہی — ہم پہ پرستا کھولدی وہ ای صمد — آدمی جسوقت کرتا ہی گناہ
نیک کو ہم سمجھین نیک اور بد کو بد — کور دل ہو جاتی ہین سمع و بصر — زور شہوت کا ہو جب اوسپر عبور
اور ہی کچھ اوسکو آتا ہی نظر — تو ہو قاضی حکم مین کیون کر رو کر — طمع گر اوسکو نکردی باؤلا
بعد رشوت کی ہی وہ حس اگر — نقب پھر کیونکر لگاوی گھر مین چور — لمس مین اوسکا نہو گر کچھ خطا
حرص گر اوسکو نکردی صاف کور — آب روغن مین کری کب نان تر — گر ہی مفتی کی قائم وہی حس
گر ہی ویسا ہی اوسکا واقعا

مناجات بجناب الٰہی

دست دل سی مانگ تو ہر دم دعا — سیرت و معنی مین مہر بے نظیر — عارف کامل ولی شوریدہ حال
جان و دل سی دونون مادر اور پدر — جو کوئی دیکھے دل اوسکا تنگ ہو — نور لیتا خاک سے بی ریب وہ
فقر مین بھی تھی غنا دل عیان — بے سواد الوجہ فی الدارین سے — تھا نہ جلب نفع دنی دفع ضرر
توجسے سمجھا ہی مفلس ای پسر — کچھ نہ تھی فکر طعام خورد و نوش — اتصال خلق ہی در بند غیب
غیب سے آتی ہین کھانیکے طبق — شہر ویرانہ ہی ویرانہ ہی شہر — شہر ہی صحرا نہین وہ ای ولی
چوب و باد و آب و خاک و خشک و تر — ہی وہ شاہ کامران صاحب عمل — دی حقیقت کی ہمین یارب خبر
تاکہ آوی اوس سے شاید تجکو عقل — اور یہ مار گزندہ عاق ہی — اوس سے ہو جاتی ہی پیدا رہ براہ
جو کوئی دیکھے دل اوسکا تنگ ہو — مادہ خر کو وہ سمجھے رشک حور — تو کری فراق کیون خون گدا
نور لیتا خاک سے بی ریب وہ — تو گرہ بر کیون کری کیسہ جدا — لکھنے مین فتوی کی کیون ہو دل نجس
تار ہین تیری حواس دل بجا

مہر بیر اوسکے دے ہی یہی — میری خدمت مین رہی یہ جیتی جی — جان و دل ہی پیر ہے خدمتگذار — ہو نہ سرزد برخلاف طبع کار
حکم کو میری بجا لاوی بجا — جو کہو نمین ہو نہ فرق اوسمین ذرا — عقد مین کرتی ہون بس اس شرط پر — چاہیی مجکو نہ لعل و سیم و زر
تم ہو دونون عقد کی میرے گواہ — تا نہون ماخوذ مین پیش الٰہ — دست بستہ ہو کہا ادہم نے کہا — جان و دل میرا ہی سب تجھپر فدا
تیری خدمت سے ہی میرے دل کو چین — تیرا کہنا مانتا ہون مین بعین — اسطرح دونونمین بجواب و قبول — ہو گیا پیش گواہان عدول
اونسے پھر رخصت ہوئی دونون جوان — مرد تاجر اور حکیم مہربان — کاروان مین آئی وہ دونون رفیق — بحر حیرت مین ہوئی یکسر غریق
ہو گیا اتنے مین ہنگام سحر — راہ لیے مقصد ہوا ہر اک بشر — کوچ کر کے کاروان آگے گیا — رہ گئے ادہم وہان اور دلربا
حسن سے اوسکے وہ جنگل اے فتا — رشک فردوس بریں دم مین ہوا — ہو گئے اوس دشت و بر کے خارزار — اوس کف رنگین سے مثل نوبہار
ہی وہی گلزار و باغ و بوستان — جلوہ فرما ہو جہان حور جنان — ہی وہی گلشن وہی باغ ارم — دلربا جسجا کرے رنجہ قدم
دشت ویرانہ ہی فردوس بریں — جلوہ فرما ہو وہان گر نازنین — جعد مشکین جس جگہ ہو عطر بار — سنبل و ریحان وہان ہو سنگ و خار
فندق پای نگار اے دوستو — جس زمین و سنگ پر فرسودہ ہو — معدن یاقوت و مرجان ہی وہی — سنبلستان نگرستان ہی وہی
لطف اوسکا عاشق بیدل سے پوچھ — مدت تک جنگل مین رہنا ادہم اور اوس — زخمی دل دادہ بسمل سے پوچھ

ماہرو کا پھر پیدا ہونا اور پرورش پانا ابراہیم فرخندہ خو کا

الغرض وہ ادہم فرخندہ فال — ہو گیا وصلت سے اوس گل کی نہال — جان و دل سے تھا پیر و پر نثار — رات دن محو تماشائے نگار
سدہ نہ تن کی اور نہ جی کی کچھ خبر — رکھتا اوس بت کو سدا پیش نظر — وصل مین بھی اوسکے تھا حال گدا — جسطرح ہو مرغ قبلہ نما
گر وہ ہوتی پاس سے دم بھر جدا — لوٹتا یہ ماہی بے آب سا — پیچھے پیچھے مثل سایہ جاودان
صحبت ادہم کا آخر اسقدر — شاہزادی کے ہوا دل پر اثر — رہتی وہ مصروف یاد کردگار
صحبت صالح ہے بہ از کیمیا — جس سے ہو قلب سیہ کو بھی ضیا — نور جس سے ہو گیا جسم بلال
جب گئے پیغمبر خیر الزماںؐ — جس مکان مین ہی خود یکسر قلم — جب دہرا حضرت نے اوس جا پر قدم
پہونچی جب جنت کے اندر بیگمان — اوسکے کفشونکا سنا کھڑکا وہان — اور کیا اس سے زیادہ ہوا اثر — تو ذرا کہنے کو میری غور کر
صحبت کامل کو کر بس اختیار — تا کہ تو اس بحر حیرت سے ہو پار — قوت اکثر اوہ نکا تھا برگ شجر — یا کہ کوئی اور صحرائی ثمر
ترک لذت مین جو کچھ ہی ذائقہ — کون سمجھے اوسکو جز مرد خدا — ترک لذت مین ہی جو لطف نہانی نگار — خاک تو بنجا تو ہو وہ آشکار
ہی جہان ویرانی ظاہر عیان — ہے وہان آبادی باطن نہان — ہی جہان آبادی و کثرت وہین — ہی پریشانی بھی اور ظلمت وہین
گو کہ وہ صحرا و بر ویران تھا — لعل جمعیت کی لیکن کان تھا — ایک مدت تک وہ دونون دلفگار — یاد مین حق کی رہے مصروف کار
رفتہ رفتہ وہ ولیہ کاملہ — ہو گئی اوس مرد حق سے حاملہ — مرد کا عورت سے جب ہو ازدواج — باعث تولید ہے یہ امتزاج

صلی اللہ علیہ وسلم ورضا — بلا اقبال یا بلال — سبقت الی الخیرات — وظائف الابرار حشنا — الجنۃ فی الجمعۃ — خشک ماہی تر ماہی — مقال ما انزلت — الا صلیت یا اصحاب — حدیث لا توضع — مقال سبعۃ ابرار

میری خاطر اسنے یہ رنج و بلا — لیکے سر پر کردیا جی کو فدا — کھینچکر کیا کیا اذیت اور بلا — محنت و تکلیف و رنج لا دوا
بعد مرنے کے بھی یہ آشفتہ حال — لاش میری قبر سے لایا نکال — اسکے باعث پھر خدا نے دی حیات — زیست کا میری سبب ہے اسکی ذات
گر نہوتا مجھپہ عاشق یہ جوان — قبر مین سے کیون یہ پھر لاتا یہان — رکے دم اکدم مین مین ہوتی فنا — جسم ہوتا طعمہ مور و مار کا
تھی یہ اس درویش کی تاثیر عشق — مردہ زندہ ہو یہ ہی تدبیر عشق — زیست دنیا کی ہی بس خواب و خیال — اس جہان کی عیش پہ تو خاک ڈال
طالب دنیا نہو اب زینہار — دل سے کر تو بھی فقیری اختیار — ہے یہ جبتک زندگی مستعار — کر اسے مصروف یاد کردگار
لذت دنیا ہی دون سے دور گزر — یاد حق مین باندھ چست اپنی کمر — دم جو باقی ہین یون انکو گنوا — سیکھ اس درویش سے راہ خدا
جیتے جی تو آپ کو مردہ بنا — خاک مین اس جسم خاکی کو ملا — کر اسی درویش سے اپنا نکاح — دونون عالم مین ہو تا تجکو فلاح
پھر کہا تاجر نے ای نیکو خصال — ہو گیا معلوم تم دونو کا حال — گذری تم دونون پہ جو کچھ جو کچھ بلا — ہو گیا دریافت ہمکو ماجرا
کی دوبارہ زندگی حق نے عطا — ہی بڑا یہ لطف و انعام خدا — گر نہوتی زندہ یہ رشک پری — زندگی تیری بھی پھر شوار تھی
گو کہ ظاہر مین قضا سی ای فتا — اسکے بچنے کا سبب تو ہو گیا — فی الحقیقت لیک اسکی زندگی — زیست کا سامان تیرے ہو گئی
اب کہو تم دل کا اپنے مدعا — دونون شخصونکو ہی اب منظور کیا — شام کو جاتا ہی اپنا کاروان — گر تمھین منظور ہو چلنا وہان
کاروان مین کیجیے رنجہ قدم — دونونکی خدمت کرینگی دل سے ہم — ورنہ ہو چلنا وہان مدنظر — جو ارادہ ہو ہمین آگاہ کر
دست بستہ ہوکے ادہم نے کہا — ای شہ مہمان نواز و باسخا — ہو اگر ہر موی تن میرا زبان — تو بھی تیری لطف کا کب ہو بیان
تیری صدقے سے ہوئی یہ بسمتی — پھر دوبارہ زندہ ای فخر زمن — تمنے جو احسان یہ ہمپر کیا — دے خدا اس فعل کی تمکو جزا
جبتلک میرے رہیگا دم مین دم — مین تمھارا ہون غلام بیدرم — دل سے ہی اپنی تمنا یہ مجھے — عقد شرعی مجھسے یہ گلرو کرے
زیست جبتک ہے مری تنہے مگر — وصل سے اسکے رہونگا بہرہ ور — ہون نہ دم بھر پاس سے اسکے جدا — تو بھی تیری لطف کا کب ہو بیان
دو اجازت گر تمھین تو رشک حور — عقد کردو میرا اس سے بالضرور — ورنہ جو فرمائی یہ جان جہان — مین غلامی مین کسون جی کو فدا
مین بسان صورت تمثال ہون — مثل میت فی ید الغسال ہون — میری خواہش کم ہی اسکی چاہ مین — مین بجالانی مین حاضر ہون بجان
ہے مری ما و منی اسمین فنا — بیگمان مین نقش ہون دیوار کا — گم ہوا ہو نمین اسی کی راہ مین — ذرہ بیجان کو ہی تاب و توان
ہو نہ پروانے کو طاقت زینہار — پیش شمع روے زیبا ے نگار — ہی خیال خام سودای محال — ہی خیال خام سودای محال
ہان مگر ہو لطف اوسکا دستگیر — خاک تیرہ کو کرے بدر منیر — دختر زینبدۂ شاہ زمان — دختر زینبدۂ شاہ زمان
اپنی رحمت سے خدا نے بر بلا — کی دوبارہ زندگی تجکو عطا — عشق مین جو چاہیے لایا بجا — عشق مین جو چاہیے لایا بجا
تھی مقدر گو کہ تیری زندگی — پر بجا لایا یہ شرط بندگی — تجھپہ یہ سو جان سے مفتون ہے — عاشق سرگشتہ ہی مجنون ہے
گر نہ یہ درویش کرتا جستجو — ہوتی زندہ کسطرح دنیا مین تو — لا بجا کچھ تو بھی اب شرط وفا — ہجر مین اوسکو نہ دیوانہ بنا
سر جھکا کر شرم سی وہ ماہرو — بولی تاجر سے کہ ای فرخندہ خو — تیری کہنے سے نہین مجھکو عدول — کرتی ہون اس مرد مفلس کو قبول

علم ہمکو کچھ نہین اسبات کا — ہی تری احوال کا عالم خدا
راہ گم کرکے ہمارا کارواں — قدرت حق سے ہوا وارد یہان
تجکو اس حالت کے اندر دیکھکر — اوسنے جاکر قافلے مین دی خبر
ہمنے بیماری سے تھا جان کر — ہاتھ مین تیرے لگایا نیشتر
ہم نہین کچھ جانتے اسکے سوا — کون تو ہی اور یہ کیا ہی ماجرا
نام کیا ہی کون ہی تیرا پدر — کون سے ہی شہر مین تیرا ہی گھر
جب سنی ادہم نے اونکی گفتگو — غار سے نکلا برائے جستجو
ظلمت شب مین ہوا باہر کھڑا — اونکی باتونکو وہان سنتا رہا
لیک دونون شخص ہین مرد متین — پاسبان قبر و جوئندہ نہین
مومن صادق کی پیشانی کا نور — کب چھپا رہتا ہی پیش ذی شعور
دیکھنے کو چشم بینا چاہیے — دل بصفا گوش دل وا چاہیے
گر نہو تا شوق وصل بیمہر — روح ہوجاتی بدن مین سے بدر
بر طریق سنت خیر الانام — جاکے ادہم نے کیا اونکا سلام
نعش کو اوسکے اچھالا یا ہی یہان — ہی یہ اس دختر پہ عاشق بیگمان
یون کہا دونون نے اے مرد خدا — کر بیان ہمسے یہ کیا ہی ماجرا
ہی یہ کس گلزار کا سرو رواں — رو نما جسکی ہی بستان جہان
چاہیے کرنا بیان احوال کو — تا تسلی دل بیتاب ہو
حال شہ اور ظلم بیداد وزیر — موتیون کا لانا اور وہ دار و گیر
قبر مین سے لانا اوسکی لاش کا — دو برس رہنا بلا مین مبتلا
سنکے وہ حیران و شوشدر رہگئی — کہکے بس اللہ اکبر رہ گئے
عشق کی صنعت گری ہی بیشمار — عشق کا ہر دم نیا ہی کاروبار
تھی یہ سارے عشق کی صنعت گری — دختر شہ پر جو کچھ طاری ہوئی
عشق کے اندر ہی قوت بیشمار — عشق پر آسان ہی سب کاروبار
عشق نے ادہم کی یہ تاثیر کی — وہ پیر و اوسپہ عاشق ہوگئی
گزرے جو اوسپہ تھی تکلیف و درد — سنکے دختر ہوگئی دہشت سی زرد

ہی ابھی اسجا ہوا اپنا گذر — کچھ نہین اس حال کی ہمکو خبر
دیکھکر آتش کو روشن دور سے — آیا اک مرد آگ لینے کے لیے
سنکے یہ احوال ہم آئی یہان — عارضی سے تجکو پایا نیم جان
تھی مقدر بسکہ تیری یون شفا — فصد کا حق نے بہانہ کردیا
کر بیان اب ہمسے اپنی حال کا — گذری کیا کیا رنج تجپر اور بلا
کر بیان کس گلستان کا گل ہی تو — پائی ہی کس بوستان مین رنگ و بو
پاس آکر تا سنے اونکا کلام — مطلع ہو حال مخفی پر تمام
غور سے دیکھا تو وہ آئینہ رو — بافصاحت کر رہی ہی گفتگو
ہی سعادت اونکی سیما سے عیان — نور ایمان سے ہی روشن شمع جان
نور ایمان مین ہی وہ تابندگی — ماہ و خور کو جس سے ہو شرمندگی
اوس پری پیکر کو زندہ دیکھکر — ہوگیا فرحت سے ادہم بیخبر
جبکہ یہ ادہم نے دیکھا ماجرا — پاس اونکے شادمانی سی گیا
عقل سے سمجھا اونھون نے یقین — اس مکان کا ہی یہی بیشک مکین
راز کا پھر اوسکو محرم جان کر — پوچھی اس احوال مخفی کی خبر
کون تو اور کون ہی یہ دلربا — کسطرح لایا ہی اسکو سچ بتا
یہ زمین پر اختر تابندہ ہے — جسکا ہر اک ماہ سیما بندہ ہے
عشق کا اول سے سارا ماجرا — من و عن ادہم نے ظاہر کردیا
اوسکا مرنا اور رکھنا قبر مین — کھینچنا رنج و اذیت صبر مین
موبمو اپنی تمامی داستان — تھا جو کچھ گذرا کیا بالکل بیان
عشق کی صنعت سے حیرت ہوگئی — دونونکو سکتے کی حالت ہوگئی
عشق کی تاثیر ہو حد سی فزون — لکھنے اور پڑھنی سی خلقت کے برون
شاہزادی پر جو گذرا ماجرا — جذب قلبی سی یہ ادہم کے تھا
سنکے یہ احوال جانکاہ فقیر — رہ گئی حیرت مین وہ بدر منیر
دیکھکر احوال ادہم کا تباہ — چشم نم غم سے ہوئی وہ رشک ماہ
دیکھکر ادہم کو یون پژمردہ حال — آیا دل مین اوس پری رو کی خیال

آدمی ہے بستۂ حکم قضا — وہ لیے پھرتا ہی اسکو جا بجا — کچھ نہین تدبیر اسکی کارگر — ہی یہ بس غفلت سی اپنی کو رکر

سکتے مین تھی دختر شہ مبتلا — اور مقدر تھی اوسی دینی شفا — زیست کا اوسکی یہ سبب ساماں تھا — غیب سے جو یہ سبب ظاہر ہوا

ورنہ کیسا کاروان کیسا طبیب — پردۂ ظاہر مین سب یہ ہی لبیب — زندہ کرنا اوسکا جو منظور تھا — اوسکا یہ اسباب ظاہر کر دیا

کاروان مین سے کوئی مرد خدا — دیکھکر بن مین اوجالا آگ کا — دل مین اپنی سمجھ کر کے یہ گمان — خانۂ درویش ہی شاید یہان

آگ لینے کو وہان آیا چلا — تا کرے وہ اپنی کچھ حاجت روا — متصل حجری کے جب پہونچا وہ مرد — رنگ اوہم کا ہوا دہشت سے زرد

دل مین یہ سمجھا کہ شاید پاسبان — قبر کا دختر کے آیا ہی یہان — یہ کوئی جاسوس ہے جو یا ی لاش — کرتا پھرتا ہی بیابان مین تلاش

یہ اندھیری مین جو آیا ہی یہان — راز اسپر ہو گیا شاید عیان — سنتے ہی اوس شخص کی آواز پا — اوٹھکے اوہم غار کی اندر چھپا

پاس حجری کے وہان تھا ایک غار — چھپ گیا اوسمین وہ ہو کر بیقرار — اندر اوس گھر کے جو آیا وہ جوان — دیکھتا کیا ہی کہ تنہا ہی مکان

ایک گوشے مین بابت سیمین بدن — بیٹھی ہی پہنے ہوی تن پر کفن — آتش اوسکے سامنی ہی شعلہ زن — دم بخود بیٹھی ہی وہ غنچہ دہن

شکل و صورت مین وہ رشک قمر — خیرہ جسکے نور سے ہووے نظر — دیکھکر یہ حال وہ خائف ہوا — قافلے مین اپنی وہ پھر کر گیا

قافلہ سالار سے اپنے کہا — جو کیہان دیکھا تھا نادر ماجرا — تھا قضا کے کار او نہین اک طبیب — حاذق و دانا و ہشیار و لبیب

لیکے ساتھ اوسکو امیر کاروان — سنتے ہی اسبات کے پہونچا وہان — تھی وہان رونق فزا وہ سرزاد — پہونچی یہ دونون وہان مانند باد

بی تامل بے توقف کے دوان — یہ گئی روشن تھی وہ آتش جہان — جاکے دیکھا فی الحقیقت ہی وہی — جسطرح کہتا تھا وہ مرد رہی

دیکھکر اوس حال کو شش در ہے — لب گزان حیرت زدہ مضطر رہے — آئینہ سان شکل جب آئی نظر — ہو گئے حیران دونون دیکھکر

بولا وہ آخر حکیم نکتہ دان — رنگ مین مردی کے یہ رونق کہان — ہی جو رخسار و نپہ اوسکی یہ چمک — یہ طراوت یہ لطافت یہ دمک

یہ بلا ریب و گمان مسکوت ہی — سدہ سر مین ہی جو یہ مہوت ہی — اسمین کوئی طور مردی کا نہین — تیرگی بی رونقی اصلا نہین

نبض دیکھی پاس جا کر پھر بغور — رنگ و رو و لمس اور بشرے کا طور — چشم سے اوسکی اوٹھائی پھر پلک — روشنی مین دیکھی آخر مردمک

مردمک مین دیکھکر عکس چراغ — پا گیا مأوف ہی اسکا دماغ — آدمی مین جبتلک ہوتی ہی جان — عکس پتلی مین ہی پڑتا گمان

مبتلا سکتے مین اوسکو دیکھکر — جیب سے اوسنے نکالا نیشتر — کر کے نام حق سی اول ابتدا — نیشتر سے کی رگ قیفال وا

قدرت حق سی ہوا جاری لہو — جسطرح زندی کے تن سے ہو بہو — تھے جو کچھ سامان اوسکی زیست کے — وہ قضا نے جمع سارے کر دیے

خون فاسد جب ہوا تن سے بدر — ہوش مین آئی وہ ماہ سیمبر — دونون آنکھون کو کیا اوسنے جو وا — ہو گیا نامحرمون کا سامنا

شرم سے سر کو کیا اپنی فرو — پوچھا اوسنی تم بتاؤ کون ہو — مین کہان ہون اور یہ ہی کس کا مکان — گھر ہی مجکو کون لایا ہی یہان

ہی کہان وہ تاج تخت زرنگار — جام لعل و کوزہ ہاے آبدار — خانۂ زربفت پوش اپنا کہان — مخمل و دیبا کا فرش اپنا گمان

خانمان سے مجکو یون کر کے جدا — کون اس صحرا مین لایا ہی بتا — کسلیے مجکو پہنایا ہی کفن — کیون ہی عریان یہ مرا تن اور بدن

خاک مین کیون مجکو ڈالا ہی یہان — ماجرا کیا ہی کرو مجھسے بیان — سنکے تاجر اور وہ دانا حکیم — یون لگی کہنے کہ باللہ العظیم

کرکے اوسکی لاش کو اوہم خطا
کیون دکھا کر دفعۃً اپنی پھبن
مجھسے کیون چاہی تھی وہ نادر گہر
تجھ مین کچھ بوی وفاداری نہین
روح تیری باغ جنت کو گئی
باغ جنت مین کیا تو نے وطن
واہ ای چرخ ستمگر واہ وا
دیکھ لیتی یہ بھی میری بیکلی
کھا گئی اوسکو غم پنہان عشق
جان اوسکی تو ہوئی تن سے بدر
وحشیون کی طرح اپنا ماجرا
مجھسے اپنے درد و غم کہتا ہی کیا
جی کو اپنے کر دیا اس مین فنا
دیکھکر اوس مرد کی دل کا خلق
عقل سے باہر ہی جو ہی اوسکا کام
ہی جو کچھ دنیا کی اندر خشک و تر
اب حسن لکھہ ایسی صنع ذوالجلال

یون لگا کہنے زراہ اضطراب
رنج مین ڈالا تھا ای نازک بدن
دو برس تک کیون کیا تھا بیوفا
یار ہو کر شیوہ یاری نہین
دی گئی اس سخت جان کو بیکلی
مین رہا بحر الم مین غوطہ زن
تو نے ظالم کیا ستم مجھپر کیا
تو برآتی سب تمنای دلی
آتش الفت تف سوزان عشق
زندگی مین مین ہون مردی ہی بتر
کہہ رہا تھا اوس پہ یہ وسی گدا
مر گئی مین تو تو زندہ بھی رہا
مجھسے تو کہتا ہی کیا یہ ماجرا
جوش مین آئی غنا نہای حق
فہم سی برتر ہی جو ہی اوسکا کام
صانع اصلی سی دنیا ہی خبر

ای بت سنگین دل نا آشنا
درد و غم مین اپنے کر کے مبتلا
عہد کر تجکو وفا کرنا نہ تھا
تجکو گر دنیا سے کرنا تھا سفر
حال کی میرے خبر بھی لی تجھے
حیف ہی صد حیف دیدار حبیب
زیست مین مانع رہا دیدار سے
اوسکو بھی شاید تھا کچھہ میرا قلق
قتل ظالم تو نے دونون کو کیا
یہ تو مر کر ہجر کے غم سے چھٹی
باز بان حال وہ دیتی جواب
اس سے برتر کیا ہی درد و رنج عشق
دیکھکر اوہم کی یہ رنج و محن
جو کہ کرتا ہی خدای ذوالجلال
پیدا پانی سی کیے تابان گہر
قدرت حق نی کیے اسباب جمع

کیون کیا مجکو بلا مین مبتلا
ایک مدت تک مجھے رسوا کیا
مجکو زندہ چھوڑ کر مرنا نہ تھا
ساتھہ لینا تھا مجھے ای سیمبر
کل نہین پڑتی کسی کروٹ مجھے
بعد مرنے کے ہوا مجکو نصیب
بعد مرنے کے ملایا یار سے
ہو گئی جو دم کی دم مین جان بحق
اوس پہ پردیسی جدا مجکو کیا
تلملاہٹ مجکو ہی اب تک وہی
عشق ہی اور سو طرح کی پیچ و تاب
جیتی مین نے بازی شطرنج عشق
ہو گیا بحر ترحم موج زن
کب پہونچتا ہی وہان وہم و خیال
قطرۂ آب منی سے یہ بشر
جس سے یہ دونون ہوے اجزا جمع
جس سے ان دونون مین ہو باہم وصال

وارد ہونا کاروان کا اوس بن مین اور

آنا ایک آدمی کا آگ کو اوہم کے مسکن مین پھر اوہم کا چھپ جانا خوف و خطر سے اور خبر کرنا اوس شخص کا کاروان مین حال دختر سے آنا سالار کاروان کا مع حکیم اور سکنا تجویز کر کے فصد لینا پھر بعد شفا کے اوہم کا اوسکی ساتھہ نکاح کر دینا

اوہم ان باتون کو اندر سے سنتا تھا
بھول کر ظلمت سے رہ کو کاروان
عزم تھا جانیکا گو بیراہ گہر

باہر اران درد و اندوہ و بکا
قدرت حق سی ہوا وارد وہان
غیب سی اوسکا ہوا اسجا گذر

سب بیان کرتا ہی احوال دلی
متصل اوس دشت کے ڈیرا کیا
لائی اسجا قدرت حق ناگہان

جسطرح زندی سی کہتا ہی کوئی
تھی جہان یہ دلربا اور وہ گدا
تھا کہان کا قصد آ پہونچا کہان

اوہم

جسم بندی کا قفس ہے ای پسر — روح ہے اک مرغ زرین بال و پر — آشیانا اوسکا ہے ملک بریں — ہے یہ قید جسم مین اندوہگین

روح تیری اصل ہے اور پائدار — ہے عدو روح جسم نابکار — ذکر حق اوسکی غذای پاک ہے — قند و حلوا جسم کی خوراک ہے

روح کو اپنی بڑھاتن کو گھٹا — دوست اور دشمن کو جان ای بیوفا — جو کوئی کرتا ہے تعمیر بدن — اصل کا اپنی ہے بیشک بیخ کن

ہے یہی تن مانع وصل خدا — تو اسی کر تیغ سی لا کے فنا — گر یہ جرأت ہو نہ تجھ مین ای پسر — کثرت فاقہ سے اسکو پست کر

تاکہ ہو موقوف اوسکی بدرگی — مرکب شیطان نہووے یہ شقی — نفس کیا ہے مرکب شیطان ہے یہ — عاشق جسم و عدو جان ہے یہ

گر کرے تو جسم کو اپنی نزار — آوے جب قابو مین نفس نابکار — تو کیا کرتا ہے جسم آراستہ — رات دن سو سو طرح پیراستہ

جسپہ تو شیدا ہے دل ہے بایقین — ہے یہی ایمان تیرا اور دین — منکشف کیونکر ہو پھر راہ خدا — سوچ اس کرنے کو تو میرے ذرا

پاسبانون کو وہ غافل دیکھکر — پاس خیمہ کے گیا آہستہ تر — چاک کر کی ہاتھ سی اوسکی قنات — ڈیر یکے اندر گیا وہ نیکذات

پہونچا اوہم قبر پر معشوق کی — باہزاران شادمانی و خوشی — نشۂ الفت سی آکر جوش مین — لیکے اوسکی قبر کو آغوش مین

دم بخود حیران و ششدر رہگیا — اوسکا دم اندر کا اندر رہگیا — بعد اوسکے جبکہ آیا اوسکو ہوش — عشق کا دونا ہوا سینے مین جوش

عشق کی مستی مین آیا یہ خیال — قبر سے اسکو تو اب باہر نکال — جل رہی ہے شمع کافوری یہان — روشنی مین دیکھ رووے داستان

دیکھ لے تو آخری دیدار یار — پھر کہان تو اور کہان رووے گا — عشق ہے ہر لحظہ جویای وصال — عشق ہے اور سیکڑون تانے خیال

سیر گاہ عشق ہین دونون سرا — لامکان سے لیکے تا تحت الثری — دو وجب پر چھوڑی کب معشوق کو — دیکھے ہین عاشق کو کیونکر صبر ہو

ٹال کر آخر کو تو وہ خاک کا — تختۂ صندوق اوسنے وا کیا — لاش کو اوسکی اوٹھا کر دوش پہ — شمع کے آگے دیا ادہم ادہر

دیکھکر اوس بت کے چہرے کی بہار — ہو گیا سو جان سے اوسپر نثار — عشق کی حالت مین یہ سوجھی ترنگ — دل چل اسکو تو یہان سے بیدرنگ

ہے قدیمی جو تری رہنے کی جا — لاش کو اوسکی وہان لیکر چھپا — خوب اوسکے وصل سے ہو بہرہ ور — صورت اوسکی دیکھیو دل خوب سنوار کر

جی کو اپنے پھر کرون اوسپر فدا — ہون کسی ڈھب دفن دونون ایکجا — شاید ایسا کوئی صاحبدل ملے — گاڑے ہمکو ایک جا مٹی تلے

بند پھر صندوق کا تختہ کیا — قبر کو جاکر برابر کر دیا — رکھکے اوسکی لاش کو سر پر چلا — آیا تھا جس راہ سے مرد گدا

لاش جبتک گھر مین ادہم رہگئی — ایک چوکیدار نے کروٹ نہ لی — کیون نہو ہر شخص کو آہنگ خواب — اونکی اوپر تھی تعین سرہنگ خواب

تھا قدیمی وہ جو رہنے کا مکان — بن کے اندر سب سی مخفی و نہان — بعد صد فکر و تلاش و رنج و درد — پہونچا آخر اوس مکان مین پا بمرد

دشت و بر مین تھا الگ سب سے مکان — یہ پھر اطمینان سے پہونچا وہان — لاش کو سر سی اوتارا پھر وہان — اپنے حجرے کو بنایا بوستان

پشت اوسکی دی لگا دیوار سے — سامنے اپنے بٹھایا پیار سے — جمع کر کے پھر وہان چوب شجر — ایسی کھینچی دل سے آہ پر شرر

جس سے ہر لکڑی وہان جلنے لگی — ہو گئی آتش وہان جب شعلہ زن — بیٹھا اوسکے روبرو خستہ تن

دیکھتا تھا حسن روے داستان — بادل پردرد و چشم اشکبار — دیکھتا تھا اوس پری رو کی بہار

گوری تن پر اوسکے وہ چٹا کفن — چہرہ شبنم مین گویا یاسمن — چہرہ کیا عالم کفن مین جو کہ تھا — درد کب دی چاندنی مین یہ مزا

شہر کو دیکھا نہ وہ دربار شاہ
گھر نہ در دیکھا نہ بزم و بارگاہ
پھر اوٹھا سینے کے اندر جوش عشق

جوش مستی مین ہوا اپنی گدا
شیر غران کیطرح اوٹھکر کھڑا
تھا وہ از خود رفتہ و مدہوش عشق
شہر کی جانب ہوا جلدی روان

پہونچا اور پر شہر کے جب یہ گدا
دیکھکر کہنے لگی خلق خدا
پھر اوسی حالت مین یا آہ و فغان
لایا تھا جسکے نیے در منیر

کر گئی وہ اس جہان سے انتقال
مر گئی وہ دختر نیکو خصال
جسنے تو نا شق تھا اے مرد فقیر
وہ گل تر جس سے پژمردہ ہوا

جسطرف جاتا تھا وہ مرد گدا
تھی ہر اک کی لب پہ یہ صدا
وہی تھی تو ذکیہ اوسکو بدعا
لوگ سب کرتے ہین مجھسے رشخند

تھی سحر کی وقت وہ اچھی بھلی
دوپہر مین کس طرح سے مر گئی
جانا اد ہم نے مگر ای ہوشمند
خلق کو دیکھا وہان نعرہ زنان

جب ہوا دختر کے مرنی کا یقین
گر پڑا بیہوش یا لاے زمین
العرض پہر گیا جب وہ جوان
گر پڑا یہ تھر تھر اکر خاک پر

دفن کر کے آئے جب شاہ و وزیر
ہوش مین تب آیا یہ مرد فقیر
سر کو اپنے اوسکے در پر مار کر
پھر اوٹھا وہ محو رد سیم تن

گھر مین اپنی پادشا داخل ہوا
اور چلا صحرا کو یہ مرد خدا
دیکھکر خلق خدا کو نعرہ زن
نعرہ زن ہی کون یہ مرد خدا

تھے زبس اوسمین ہزاران مرد و زن
غم مین اوس مشک قمر کے نعرہ زن
ظلمت شب مین نہ پہچانا گیا
جیسے نقارہ نمین طوطی کی صدا

رات کو وہ جا بجا پھرتا رہا
قبر کو اوس ماہ رخ کی ڈھونڈھتا
اوسمین کیا معلوم ہو حال گدا
رستمونکا جسمین ہووے رنگ فق

چشم گریان لب پہ آہ جانستان
ڈھونڈھتا تھا قبر وہ وحشی جوان
وہ شب تاریک و صحرا لق و دق
اوسطرف کو جذب قلبی سے چلا

جبکہ حالت اوسکی ابتر ہو گئی
آخرش وہ جستجو کرتا ہوا
بوے الفت آگی رہبر ہو گئی
قطع جبل و ہم نے کی تھوڑی سی راہ

مغز مہ تابین آئی اسکے بالیقین
گفتگوی مردمان بھی کچھ سنی
بوے مشک نافہ آہو ے چین
دور سے آئی نظر اک روشنی

پھر اوسی آہٹ پہ یہ آگے بڑھا
متصل اوس قبر کے پہونچا گدا
دور تر اونسے درختونمین نہان
چھپ کے بیٹھا اک شجر کی آڑ مین

دیکھکر بیدار خلقت کو جوان
خوف سے ظاہر مین تھا لیکن خموش
بیٹھنیمین کر تا تھا وہ آہ و فغان
دل کے اندر تھا وہی جوش و خروش

گرد اوس ڈیوڑھی کی جو تھی پاسبان
گذری اس حالت مین اوسپر نصف شب
ہر بن مو سے نکلتا تھا دھوان
کام جو کچھ چاہتا ہی کردگار

پہونچا اوپر غیب سے خواب گران
غلبۂ خواب اسقدر اوپر ہوا
خواب کو اوپر مسلط کر دیا
دفن دختر مین جو محنت کی بہت

دیکھیے جسکو سو تھا بیست خواب
خواب غفلت مین نہان ہے ہر بشر
بیخبر غفلت سے ہر اک سو رہا
خواب مین بیدار رہین اصحاب کہف

ہی یہان ہر اک کو بیدار مین خواب
ہی وہی بیدار جو ہی بار یاب
خواب عاقل ہے سراسر انتباہ
برتر از بیداری اہل گناہ

خواب ہی جزو نبوت اے فتا
لسک خواب انبیا و اولیا
خواب کب ہی جو اگر بیدار ہی
چشم کو غفلت ہی دنیا سے اگر

نیند کب ہی دل اگر ہشیار ہے
دل کو گر بیدار اپنے اسی دنی
چشم ظاہر کی نکر کچھ پیروی

جبکہ اسرافیل پھونکی صور کو — مرد و زن فی روح ہر اک زندہ ہو — ہوگی اوپر کیطرف سبکی نظر — ایک ہوگا دوسرے سے بیخبر
خوف سے کانپے گا ہر اک شخص بید — رنگ و نسبت سی ہو خلقت کا سپید — اطلاع اوسمین نہو ہرگز کبھی — مرد کو زن کی نہ زن کو مرد کی
پہونچا جب تابوت اوسکا قبر پر — لوٹتا تھا خاک پر ہر اک بشر — ہوگیا پھر قبر کے گرد اہتمام — پاس سے تا کم ہوا اوسکے ازدحام
ہوگئے ہر چار سو ڈیرے کھڑی — آئین ہستورات تدفین کے لیے — قبر پر اوس ماہ سیما کے ہوا — مخمل و زربفت کا ڈیرا کھڑا
آگے اوس ڈیرے کے بہر زیب و شان — لعل و گوہر کا چمکتا سائبان — گرد ڈیرے کے قناتین کہن کھڑی — غیر محرم تا نہ آوے وان کوئی
رک گئی گرداونکی دسنگون تمام — دفن کی مخفی رہے اوردات — لیک دل پر شاہ کے یہ نقش تھا — ہی یہ نقض عہد اوہم کی سزا
کرکے بدعہدی کیا اوسپر ستم — ہی یہ بدعہدی ہی ہم پر درد و غم — اوس دزیر بیخرد نے یا خدا — ظلم کرکے مجھپہ نازل کی بلا
مانا مین نے کہنا اوس نااہل کا — جب ہوا ایسی بلا مین مبتلا — مستعد تھا مین وفای عہد پر — راہ زن میرا ہوا شخص دگر
تو تو ہی دانا و بینا و بصیر — تجھپہ روشن ہی مرا حال ضمیر — کچھ نہین اسبات مین میری خطا — عفو کر یہ جرم میرا یا خدا
پھر بہت سی لعل و یاقوت و گہر — حاملہ ابریشمین و سیم و زر — قبر پر اوسکے کیے شہ نے نثار — ہوگئے محتاج جس سے مالدار
استقدر خیرات بے اندازہ کی — ہوگئے سب ملک کے مفلس غنی — جو کہ تھا قبضے مین شہ کے مال و زر — سب کیا خیرات اوسکی قبر پر
صدقہ ہی ہر درد و ہر غم کا علاج — قبر کی ظلمت کا ہی صدقہ سراج — چوب کا صندل کی اک صندوق تھا — جسکے اندر اوس پریزہ کو دھرا
قبر کے اندر کیا صندوق بند — تا نہ پہونچی خاک سی تن کو گزند — تھا بدن اوسکا ز بس آئینہ سان — خاک سی اوسکو نتھا کچھ بھی زیان
گر پڑی آئینہ رو پر غبار — اور ہوتا ہی زیادہ آبدار — تھی حقیقت مین وہ گنج بیکران — اسلیے زیر زمین پایا مکان
خاک مین دانے کو کرتی ہین نہان — سبز تا اوس سے ہو نخل دلستان — مستتر تھا دفن مین اسکے یہ بھید — سبز ہو اوہم کی تا کشت امید
جبکہ گذری رات پوری دو گھڑی — تب فراغت دفن ہی اوسکی ہوئی — دفن اوسکو قبر کے اندر کیا — خاک کو سونپا وہ دُرِ بے بہا
چشم گریان بادل پر درد و غم — ہٹ کے آئے شاہ و اہل حرم — قبر پر پہرہ حفاظت مرد کار — کردی شہ نے مقرر بیشمار
گرد اوس ڈیرے کے ہر سو جا بجا — سیکڑون ماہور قرآن خوان کیے — سیکڑون عابد عبادت کے لیے
پھر کہاشہ نے نہ گذری ایک ماہ — جلد ہو تیار اس جا خانقاہ — سیر تعمیرون کو تاکید بنا — کرکے شہ پھر شہر مین داخل ہوا
اسطرح تھا حال شاہ ارجمند — جسطرح مجمر کے اندر ہو سپند — چھوڑ کر مین انکو غم مین نیمجان — کرتا ہون اب حال اوہم کا بیان

اوہم کا ہوش مین آنا اور جوش عشق سے

دیر گذری ہے کہ وہ مرد خدا — آئی اوہم کو افاقت کچھ ذرا — ہر طرف دیکھا اوٹھا کر اپنا سر — کچھ نہ آیا غیر صحرا کے نظر — خاک و خون مین اسی حسن ہی مبتلا

شہر مین جانا سننا حال شہزادی کے مرنے کا اور بیان وحشت کی غلبہ کرنے کا پچھلے کو لاش معشوق کی نکال لانا قبر پر پہونچکر اور رکھنا اوسکا بن مین مجرے کے اندر

دو گھڑی دن جبکہ باقی رہگیا

ناصحو نسے شاہ نے سنکر کہا — دل سے مین ہون تابع حکم قضا — مین جو یون گریان و دل افگار ہون — اضطراب قلب سے ناچار ہون

ہی بشر ہر وقت مین مغلوب حال — کب ہو غالب اوسپہ جز صاحب کمال — حال پر جو شخص غالب ہو گیا — ہے ملک سے فوق اوسکا مرتبا

ہو نہ جبتک ذات موہبی مین فنا — حال پر غالب ہو تو امکان کیا — بادل غمگین و چشم اشکبار — شاہ پھر آخر ہوا مصروف کار

بعد صد رنج و تردد سب ہوئی — فکر مین تجہیز اور تکفین کی — اوسکو نہلانی کو جب عریان کیا — کیا کہون اوسوقت کا مین ماجرا

رونیکی اتنی وہان کثرت ہوئی — جس سے شرمندہ ہو ساون کی جھڑی — استقدر جاری ہوا سیلاب چشم — صرف مین تھا پانیکی جا آب چشم

مشت و شو مین اسقدر عطر و گلاب — صرف مین آیا کہ کیا کیجے حساب — عود و عنبر کی زبس تبخیر کی — اک گھٹا سی آسمان پر چھا گئی

استقدر گر آگیا مشک ختن — لیکے ہندوستان سے تا ملک چین — اوسکے ہندوستان سے تا ملک چین — طبلۂ عطار تھی روی زمین

غسل جب اوسکو دیا بہر ثواب — جسطرح ہوتی ہین گل شبنم سی تر — چشمہ کوثر مین یا عکس قمر

زیست مین تھی جسقدر وہ دلفریب — سنہ سی اوسکے غنچہ بھی شرمندہ تھا — رخ بسان لالۂ خشندہ تھا

لب سے ظاہر خندۂ دندان نما — نرمی تن حال اصلی پر بجا — گرمی حسن بدن رونق فزا

ہر سر مو باز بان بے زبان — کہہ رہا تھا اوسکا ہر جزو تن — مین ہون زندہ تم نہ سمجہنا و کفن

مجھپر اور تمپر جو آئی یہ بلا — کر رہا ہی جذب قلبی وہ نصیر — بنکے سکتا روح کو میری اسیر

پوچھنے کو بی زبانون کا بیان — چاہتی ہین گوش دل ہی نوجوان — تو تو ہی راہ خدا مین کورو کر

غسل دیکر جبکہ پہنایا کفن — مردو زن پر تھی وہ گویا خندہ زن — مردی اور زندی کو تو ای پیغمبر

فرق دونون مین ہی یکسر بال برابر — لیک لب ظاہر ہو جز حکم الٰہ — زندہ وہ ہی جو ہو غرق بحر نور

تو اگر دونون کو سمجھے ایک سان — مہر ہی آنکھو نمین تیرے بیگمان — نیک کو بد بد کو نیک اے نوجوان

جمد کر اور مہر غفلت کو اوٹھا — تا دکھائی دی تجھے ارض و سما — مثل مردہ ہین وہ بار انبار گل

تو جسے سمجھا ہی زندہ ای پسر — ہے وہ مردہ بلکہ مردے سے بتر — زندۂ جاوید ہے نزد خدا

جبکہ پہنایا پریدہ کو کفن — اور دونی ہو گئی اوسکی پھبن — ایک بھی اوسمین نہ تھا مردی کا طور

مردگی بشری مین یہ رونق کہان — لیک تھا وہ اور اسرار نہان — پردہ آنکھون پر رکھا تھا اونکی ڈال

آدمی کو دو ہی آتا ہے نظر — غیب سے ہو حکم اوسکو جسقدر — اونکی آنکھون پر ہی پردہ غیب کا

اسقدر تھی کثرت سینہ زنی — ہو گیا سینہ ہر اک کا سوسنی — پھوڑتے تھے غم مین سر تلوار سے

پیچھے پیچھے خلق با شور و فغان — آگے آگے نعش دختر کی روان — پیچھے پیچھے خلق با شور و فغان

چاک کپڑے اور برہنہ پا و سر — بحر حیرت مین تھے سب غوطہ زن — ہو گئی تھی کم حیات مرد و زن

اپنی اپنی حال مین ہر شخص تھا — یہ غم دنیا جب اس منوال ہو — موج دل مین حشر کو کیا حال ہو

جبکہ اسرافیل پھونکی صور کو — مرد و زن فی روح ہر اک زندہ ہو — ہوگی اوپر کیطرف سبکی نظر — ایک ہوگا دوسرے سے بیخبر
خوف سے کانپے گا ہر اک شخص میت — رنگ و نسبت سے ہو خلقت کا سپید — اطلاع اوسمین نہو ہرگز کبھی — مرد کو زن کی نہ زن کو مرد کی
پہونچا جب تابوت اوسکا قبر پر — لوٹتا تھا خاک پر ہر اک بشر — ہوگیا پھر قبر کے گرد اہتمام — پاس سے تا کم ہوا اوسکے ازدحام
ہوگئے ہر چار سو ڈیرے کھڑی — آئین ہستور رات تدفین کے لیے — قبر پر اوس ماہ سیما کے ہوا — مخمل و زربفت کا ڈیرا کھڑا
آگے اوس ڈیرے کے بہر زیب و شان — لعل و گوہر کا چمکتا سائبان — گرد ڈیرے کے قناتین کہن کھڑی — غیر محرم تا نہ آوے وان کوئی
رک گئی گرداونکی دو سنگون تلے — دفن کی مخفی رہے اوراد رات — لیک دل پر شاہ کے یہ نقش تھا — ہی یہ نقض عہد اوہم کی سزا
کرکے بدعہدی کیا اوسپر ستم — ہی یہ بدعہدی سی ہم پر درد و غم — اوس وزیر بیخرد نے یا خدا — ظلم کرکے مجھپہ نازل کی بلا
مانا مین نے کہنا اوس نااہل کا — جب ہوا ایسی بلا مین مبتلا — مستعد تھا مین وفا عہد پر — راہ زن میرا ہوا شخص دگر
تو تو ہی دانا و بینا و بصیر — تجھپہ روشن ہی مرا حال ضمیر — کچھ نہین اسبات مین میری خطا — عفو کر یہ جرم میرا یا خدا
پھر بہت سی لعل و یاقوت و گہر — حاملہ ابریشمین و سیم و زر — قبر پر اوسکے کیے شہ نے نثار — ہوگئے محتاج جس سے مالدار
استقدر خیرات بے اندازہ کی — ہوگئے سب ملک کے مفلس غنی — جو کہ تھا قبضے مین شہ کے مال و زر — سب کیا خیرات اوسکی قبر پر
صدقہ ہی ہر درد و ہر غم کا علاج — قبر کی ظلمت کا ہی صدقہ سراج — چوب کا صندل کی اک صندوق تھا — جسکے اندر اوس پریرو کو دھرا
قبر کے اندر کیا صندوق بند — تا نہ پہونچی خاک سی تن کو گزند — تھا بدن اوسکا رز آئینہ سان — خاک سی اوسکو نتھا کچھ بھی زیان
گر پڑی آئینہ رو پر غبار — اور ہوتا ہی زیادہ آبدار — تھی حقیقت مین وہ گنج جگران — اسلیے زیر زمین پایا مکان
خاک مین دانے کو کرتی ہین نہان — سبز تا اوس سے ہو نخل دلستان — مستتر تھا دفن مین اوسکے یہ بھید — سبز ہوا دہم کی تا کشت امید
جبکہ گذری رات پوری دو گھڑی — تب فراغت دفن سی اوسکی ہوئی — دفن اوسکو قبر کے اندر کیا — خاک کو سونپا وہ دُرِ بے بہا
چشم گریان بادل پر درد و غم — ہٹ کے آئے شاہ و اہل حرم — قبر پر پہرہ حفاظت مرد کار — کردی شہ نے مقرر بیشمار
گرد اوس ڈیرے کے ہر سو جا بجا — سیکڑون ماہور قرآن خوان کیے — سیکڑون عابد عبادت کی لیے
پھر کہا شہ نے نہ گذرے ایک ماہ — جلد ہو تیار اس جا خانقاہ — سیر تعمیرون کو تاکید بنا — کرکے شہ پھر شہر مین داخل ہوا
اسطرح تھا حال شاہ ارجمند — جسطرح مجمر کے اندر ہو سپند — چھوڑ کر مین انکو غم مین نیمجان — کرتا ہون اب حال اوہم کا بیان

اوہم کا ہوش مین آنا اور جوش عشق سے

دیر گذری ہے کہ وہ مرد خدا — خاک و خون مین ہی حسن ہی مبتلا

شہر مین جانا سننا حال شہزادی کے مرنے کا اور بیان وحشت کے غلبہ کرنے کا پچھلے کو لاش معشوق کی نکال لانا قبر پر پہونچکر اور رکھنا اوسکا بن مین مجرے کے اندر

دو گھڑی دن جبکہ باقی رہگیا — آئی اوہم کو افاقت کچھ ذرا — ہر طرف دیکھا اوٹھا کر اپنا سر — کچھ نہ آیا غیر صحرا کے نظر

ناصحو نسے شاہ نے سنکر کہا — دل سے مین ہون تابع حکم قضا — مین جو یون گریان و نالہ کار ہون — اضطراب قلب سے ناچار ہون

ہی بشر ہر وقت مین مغلوب حال — کب ہو غالب اوسپہ خرصاحب کمال — حال پر جو شخص غالب ہو گیا — سے ملک سے فوق اوسکا مرتبا

ہو نہ جبتک ذات موتی مین فنا — حال پر غالب ہو تو اسکان کیا — بادل غمگین و چشم اشکبار — شاہ پھر آخر ہوا مصروف کار

بعد صدر رنج و تردد سب ہوئی — فکر مین تجہیز اور تکفین کی — کیا کہون اوسوقت کا عالم جدا

رونیکی اتنی وہان کثرت ہوئی — جس سے شرمندہ ہو ساون کی جھڑی — صرف مین تھا پانیکی جاآب چشم

شست و شو مین اسقدر عطر و گلاب — صرف مین آیا کہ کیا کیجے حساب — اک گھٹا سی آسمان پر چھا گئی

اسقدر گرا گیا مشک ختن — صندل و کافور و ورد و نسترن — لیکے ہندوستان سے تا ملک چین — طبلۂ عطار تھی روی زمین

غسل جب اس رعنا سے چین کو دیا — جسطرح ہوتی ہین گل شبنم سی تر — چشمۂ کوثر مین یا عکس قمر

زیست مین تھی جسقدر وہ دلفریب — موت سی دونی ہوئی چہرے کو زیب — رخ بسان لالۂ خشندہ تھا

لب سے ظاہر خندۂ دندان نما — نرمی تن حال اصلی پر بجا — گرمی حسن بدن رونق فزا

ہر سر مو باز بان بے زبان — کہہ رہا تھا اوسکا ہر جزو تن — مین ہون زندہ تم نہ پہنا و کفن

مجھپر اور تمپر جو آئی یہ بلا — کر رہا ہی یہ ساری صبر و ہم کی سزا — بنکے سکتار روح کو میری نہ سیر

پوچھنے کو بی زبانون کا بیان — چاہتی ہین گوش دل ای نوجوان — تو تو ہی راہ خدا مین کور و کر

غسل دیکر جبکہ پہنایا کفن — مرد و زن پر تھی وہ گویا خندہ زن — مردی اور زندگی کو تو ای پیغمبر

فرق دونون مین ہی یکصد سالہ راہ — لیک لب ظاہر ہو جز حکم الٰہ — زندہ وہ ہی جو ہو غرق بحر نور

تو اگر دونون کو سمجھے ایک سان — صرف ہی آنکھون نہ تیرے بیگمان — نیک کو بد بد کو نیک ای نوجوان

جہد کر اور مہر غفلت کو اوٹھا — تادکھائی دی تجھے ارض و سما — مثل مردہ ہین وہ بار انبار گل

تو جسے سمجھا ہی زندہ ای پسر — ہے وہ مردہ بلکہ مردے سے بتر — زندۂ جاوید ہے نزد خدا

جبکہ پہنایا پیرہن کو کفن — اور دونی ہو گئی اوسکی پھبن — ایک بھی اوسمین نہ تھا مردی کا طور

مردہ بشری مین یہ رونق کہان — لیک تھا وہ اور اسرار نہان — پردہ آنکھون پر رکھا تھا اونکی ڈال

آدمی کو وہی آتا ہے نظر — غیب سے ہو حکم اوسکو جسقدر — اونکی آنکھون پر ہی پردہ غیب کا

اسقدر تھی کثرت سینہ زنی — ہو گیا سینہ ہزاروں کا سوسنی — پھوڑتے تھے غم مین سر دیوار سے

لیچلے تابوت کو گریان و زار — سو مرقد با ہزاران اضطرار — پیچھے پیچھے خلق با شور و فغان

چاک کپڑے اور برہنہ پا و سر — خاک بر سر دو سرے سے بیخبر — ہو گئی تھی کم حیات مرد و زن

اپنی اپنی حال مین ہر شخص تھا — مرد و زن رنج و بلا مین مبتلا — سوچ دل مین حشر کو کیا حال ہو

آخر شہ نے کہا اے شاہ دین — غیر صبر اب اور کچھ چارہ نہین — وہ ہی ہوتا ہی جو کچھ چاہی خدا
گرچہ ہی یہ درد و رنج جان خراش — دفن لیکن کیجے اب دختر کی لاش — گاڑی اس گنج کو زیر زمین
پیش حکم و امر قاضی قضا — چاہیے بندے کو تسلیم و رضا — حکم حاکم مین ہی کسکو اختیار
کام اب آتا نہین کچھ اضطراب — کرکے بے صبری نہ کھویئے ثواب — دم نہین مارا ذرا پیش قضا
باوجود اس منزلت اور قرب کے — سوتے وہ بھی نہین جانبر ہوے — صورت و سیرت مین ہمطرز نبی
گذرا کیا کیا رنج اوپر غور کر — زہر سے ٹکڑے ہوا اونکا جگر — نور چشم سید خیر الورے
اقربا و خویش سے اپنے بعید — دشت کربت مین ہوئی کیونکر شہید — آگے خنجر کے نہ مارا دم ذرا
کافرون کے ہاتھ سے باصد جفا — اک نبی کے سر پہ آرہ چل گیا — کسطرح کٹوا دیا یحییٰ کا سر
حضرت ایوب کی تن کو شہا — دم کے دم مین طعمہ کرمان کیا — یہ رولایا آخر اندھا کر دیا
ہی خدائی بھائی بندی یہ نہین — کچھ چنان یہان پیش جائی ہی نہین — آگے مولا کے کرے چون و چرا
کچھ نہین دم مارنے کا یہان مقام — ہی رضا تسلیم ہم بندون کا کام — چاہی ویرانی تو آبادی کہان
آدمی ہی بستہ حکم قضا — کوئی مٹتا ہی لکھا تقدیر کا — حی بدن مین ہی ودیعت ای جوان
ہی وہ مالک ال اور صندوق کا — تو عبث روتا ہی ای محو رضا — سر ٹیکنا ہی پڑا تحویل دار
گر امانت اپنی مالک لے گیا — ہی یہ جائے شکر نی رونی کی جا — مالک اوسکا ہی وہ دارائے جہان
ہین یہ موجودات اوسکی پھولپھل — رنگ و بو اسکے ہین یہ علم و عمل — ہی حماقت ہم اگر ہون چشم تر
ہی اوسی کا گل اوسی کی سب ثمر — ہی اوسی کا باغ و برگ و خشک و تر — کسکی طاقت ہی کہ اوسکو کچھ کہے
آپ کو مالک اگر سمجھے کوئی — ہی سراسر فہم مین اوسکی کمی — اور ہی وہ تن کی اندر اسی عزیز
اوسپہ بھی جب تجلی کچھ قابو نہو — سمجھے ہی مملوک تو کیون غم کرے — لیتی ہی معدن کا اپنی راستا
تن مین جو ہین خاک و باد و آب و نار — اپنی مرکز پہ گیا سب نے قرار — تو گیا سب کو سیانے چھوڑ کر
ہوتی گر مملوک تیری کوئی شی — ساتھ رہتی تیری ای فرخندہ پی — ساتھ ہی ہر وقت تیری بیخلل
قبر مین ہونس ہی تیرا ای جوان — حشر مین ہی سر کا تیری سائبان — آتش دوزخ بھی ہی بے خلل
یہ جو دنیا کی ہین رنج و درد و غم — بیقراری سی نہین ہوتی ہین کم — مستقل رکھہ ہر بلا مین تو مزاج
مرضی مولا ہی اولی ای پسر — فعل اوسکا کب ہے حکمت سے بدر — جو کیا اوسنے وہ قند و نگبین
کثرت صفرا مین قند و نگبین — تلخ ہین معلوم ہوتے بالیقین — تو جسے سمجھا ہی حنظل ہی نہین
ہی وہ دانا اور بینا و علیم — نہانی از حکمت ہین فعل حکیم — چکر ی وہ جان موقع اور محل

۱۲ فعل اللہ
۱۲ حکیم
۱۲ شریف
۱۲ حکیم
۱۲ حکیم

دھکے دمکا اس پہ ہی رنج و عنا	اوسکی گردن پر مچایا تک رہا	اس سخن کی کچھ نہین ہے انتہا	دختر شہ کا حسن لکھہ ماجرا

بیان رنج و مصیبت جانکاہ کا بیمار ہوکر مرنا دختر شاہ کا

الغرض بیچارہ اوہم ناتوان	ریگ پر تھا مثل ماہی بے قرار	بیکس و بے یار و بیخویش و تبار	سر بسر سنگ جفا سی سنگسار
خاک پر بیہوش و بیخود تھا پڑا	عشق مین مسکین و مجروح و گدا	خون مین غلطان زمین پر تھا تپان	روح نالان پیش رب ذوالمنن
عبرت حق نے کیا آخر ظہور	عیش مین اوس شاہ کو ڈالا فتور	دختر شہ کے اوٹھا سینے مین درد	ہوگیا اک دم کی دم مین رنگ زرد
مرغ بسمل کیطرح پر پوٹ کر	بیدم آخر ہوگئی وہ سیمبر	دو گھڑی تک خاک مین غلطان رہی	سن نے پائی کچھ نہ کچھ اپنی کہی
کرنے پائی کچھ نہ وہ ہرگز کلام	ہوگئی باتون ہی باتو مین تمام	پہونچی روح اوسکی بھی پیش ذوالجلال	ہوگیا اوہم کو روحانی وصال
جسم دونون کے رہے اس خاک پہ	روح پیش ذوالجلال و داوگر	گھر مین شہ کے حشر اک برپا ہوا	دم کے دم مین ہوگیا ماتم سرا
ہو وہان حاضر تھے خویش و اقربا	سب پہ اک سکتے کا عالم ہوگیا	تھا نہ کوئی اوس شہنشہ کی بسپر	تھی یہی اک دختر شکر قمر
اس سبب تھی اوس سے الفت شاہ کو	تھی محبت بھی نہایت شاہ کو	کھاتا وہ کھاتا نہ تھا دختر بغیر	گھر مین وہ جاتا نہ تھا دختر بغیر
یا تو تھی عیش و نشاط و خرمی	شادی و فرخندگی و بیغمی	چھاگیا بس اوسکے گھر پر ابر غم	پار سینے کے ہوا تیر الم
ہی یہی دنیاے دون کا ماجرا	اس سے ہرگز دل نہ تو اپنا لگا	عیش دنیا ہی بہت ناپائدار	باغ مین گاہی خزان ہے گہ بہار
تو امان ہین شادی و غم ای پسر	خاک ان دونون پہ ڈال انسے گذر	دل لگا اوس سے کہ جو ہو بیزوال	شادی و غم پر جہان کے خاک ڈال
مادر دختر کی یہ حالت ہوئی	وہ تو جیتے جی ہی گویا مرگئی	کثرت گریہ سی خلقت کی وہان	آنسو دنسے ہوگیا دریا رواں
اسقدر کی خلق نے آہ و فغان	ہوگیا سر پر دھوین کا سا بیان	آہ و واویلا کا ایسا غل مچا	گنبد گردان کو چکر آگیا
نرگس آسا کوئی تھی ششدر کھڑی	لوٹتی تھی خاک پر کوئی پڑی	غم سے کوئی نوچتی تھی سر کے بال	سنبلستان کر رہی تھی پائمال
گورے چٹے جو وہان تھی سیمتن	پیٹ کر نیلے کیے سب نے بدن	جسنے اندھیاری مین ہوتی روشنی	وہ ہما چوسچ ہوئی رخ سونی
عالم غش مین تھے مادر اور پدر	دین او ردنیا سی مطلق بیخبر	غم سے یہ حالت ہوئی اونکی تباہ	ہوگیا نظر و نمین سب عالم سیاہ
کیا کروں اس غم کا مین اونکے بیان	ہر بن مو سی نکلتا تھا دھوان	آخرش جب شاہ کو آئے حواس	نعش دختر کے گیا وہ اوٹھکی پاس
رکھکے سر دختر کا زانو پر کہا	تو نے اے جان پدر یہ کیا کیا	مجھسے پہلے پیش قدمی کر گئی	کوہ غم سر پہ ہمارے دھر گئی
مین تو سمجھا تھا کہ میرے بعد مرگ	تو مہیا کچھ کریگی زاد و برگ	تو نے یہ کیسا کیا بالعکس کام	مجکو سونپا آخر اپنا انصرام
آہ و واویلا دریغا حسرتا	عمر نے مہلت ندی تجکو ذرا	باغ مین باد خزان کیسی چلی	پتو نمین مرجھا گئی کچی کلی
کچھ نہین بن آتی اب مجھسے دوا	چل گیا بیوقت یہ تیر قضا	ہوا کر مقبول اب میری دعا	عمر اپنی مین کر دون تجکو عطا
تجکو زندہ کر دی رب العالمین	تیرے بدلے مین میں ہو جاؤن زمین	اوسکے بالین پر ہمارو تا پدر	امیر گریان کی طرح تھی چشم تر

جب سنی اوہم نے اوسکی گفتگو — بولا ای بدعہد ناسنجیدہ خو — بھولتا ہی اوس خدای پاک کو — جسنے یہ رتبہ دیا ہی خاک کو
تو نے وہ ضامن دیا تھا اور میان — جس سے قائم ہین زمین و آسمان — عالم و دانا و دارائے جہان — قادر مطلق شہ شاہنشہان
کیا ہوے وہ عہد و پیمان ای وزیر — قول و اقرار و ایمان ای وزیر — جھوٹ بدعہدی ہی کردار لئیم
عقد اوسکا مجھسے گر کرنا نہ تھا — عہد کیون تو نے کیا ای بیوفا — دو برس تک مجکو رسوا و خراب
عہد وہ جسمین کہ ضامن ہو خدا — نقض اوسکا ہو بھلا کیونکر روا — تو بھی پورا عہد کر بہر خدا
غیب سے ورنہ پڑی گی کچھ بلا — ڈر ذرا دل مین خدائے پاک سے — موجد ارکان اور افلاک سے
کبریا ہی مختص بذات ذوالجلال — ہی تکبر اور کے جی کا وبال — مرد مفلس اور شاہ بحر و بر
سنکے یہ باتین ہوا آتش وزیر — مستعد بہر قتل و ایذای فقیر — دونون بندے ہین خدا کی غور کر
مارو اسکو تازیانے اسقدر — جسمین اسکی جان کو پہونچے ضرر — اوخبر اس بی ادب کی تم ذرا
تازیانے چوبدستی مار کر — نیم جان اوسکو بنایا یکسر — پہونچے سب دست تعدی کھولکر
مرغ بسمل کی طرح سے خاک پر — خون مین تر پاوہ تفتیدہ جگر — ہوگیا خون ہر بن مو سے رواں — الیسی کج فہمی سے یارب الامان
دور آبادی سے اوسکو کھینچکر — خار و خس کی طرح ڈالا خاک پر — ہوگیا بیہوش جب وہ دلفگار — تر بتر خونمین بسان لالہ زار
اپنے مرکز پر ہی ہر اک کی رجوع — طالب اپنی اصل کے ہین سب فروغ — روح بیہوشی سے اوسن مجروح کی — عالم بالا کو گویا جاتی تھی
طالب مرکز ہی ہر جزو بدن — اسلیے ہر اک پہ ہی درد و محن — طالب اصل آدمی کی جان ہی — تن مین ہی جبتک اوسی مین جیان ہی
آتی ہی جس ملک سے روح بشر — اوسکی ہر دم ہی اوسی جانب نظر — بے سبب دل کو اگر ہی اضطراب — ہی کشش یہ اصل کی اوسمین جناب
قید تن سے روح جب ہووے جدا — جاتی ہی پیش جناب کبریا — مرغ زرین عالم تقدیس کا — ہی قفس مین آب و گل کے اچھنسا
سو برس گر تو کرے چارہ کشی — سر کشی کب جائے نفس شوم کی — بحر وحدت مین ہے ہوتی غوطہ زن — کیونکہ ہی اصلی وہی اوسکا وطن
مرگ سی جو روح مین آوے صفا — زیست مین حاصل ہوا وہ امکان کیا — مرگ سی ہوتا ہی دم بھر مین عطا — تجکو حاصل اولیا کا مرتبا
وار پل کے تو ہی جبتک ہی خراب — پار جا تو جلد ہو تو بار یاب — سوت پل ہی اس سے تو جلدی گذر — اوسطرف اس بحر کی تیرا ہی گھر
چند کی مسکن مین کیون آوارہ ہی — اوسطرف جا باغ کو نظارہ ہی — اوس طرف اس پل کے ہی باغ جنان — اوسطرف اس بحر کی تیرا ہی گھر
لذت دنیا تمام ای اہل جاہ — آگے عقبے کے ہی کم از پرکاہ — اس طرف بیشک ہی سجن مومنان — آگے اوسکے ہی یہ زندانے سوا
ہی وہی کچھ دار دنیا مین بھلا — آگہ عقبے جسے تو نے کیا — سجن مومن جنت کا فرہی یہ — اول اچھی بعد کی آخر ہی بد
دیکھکر یہ حالت ادہم کی ہوا — طبقہ رو سے زمین پر زار زار — حسن عرضی اسمین ہی ذاتی نہین — اسکو تو ذاتی سجان ایرد دین
اوسکے صدمے سے اوڑی طیر و دد کی ہوش — ہوگئے تسبیح خوانی سے خموش — بازبان حال ہر سنگ و گیاہ — اوسکے حال زار پہ مصروف آہ
ظلم سی بدتر کوئی پیشہ نہین — تیز تر اس سے کوئی تیشہ نہین — تو نہ سمجھین سمجھا ہی مطلق نہ زبان — بیزبانی مین ہین یہ تسبیح خوان
ظلم ظالم ہی اوسیکا بیخ کن — غیر پر اکدم کا ہی رنج و محن — غیر پر اکدم کا ہی رنج و محن

بی ادبی کرنا
اکبر کرنا اور صدمہ
صدمہ
فوت ہونا بیہوش ہونا
والغطہ قبر
الموت جسم
یوصل پہونچنا
الروح جان
وجنت الخلد
السموات والارض
الظلم
ظلمات یوم القیامۃ

لاوی گر ویسا ہی در شاہوار — شہر مین جب آوی تو ای نابکار — نقض تونے عہد کا اپنے کیا — آیا بے موتی کے کیون ای بیوفا
تو اگر اوس شرط کو لایا بجا — قہر سلطانی سے جی تیرا بچا — ورنہ سر تن سے ترے ہوگا جدا — ہی یہی بد عہدی کی تیری سزا
سنکے ادہم نے کہا ای بیخبر — حق نے بخشا ہی مجھے گنج گہر — اسقدر موتی کیے مجکو عطا — مین اوٹھانے سے بھی عاجز ہوگیا
چھانٹ کر اوسمین سے کل عالیدر — جس سے شرمندہ ہو نور ماہ و خور — دختر شہ کے لیے لایا ہون مین — جب تمھاری شہر مین آیا ہون مین
کہکے یہ موتی نکالے دلق سے — مسند شہ پر وہ سب گن کر رکھے — بحر حیرت مین ہوا ہر شخص غرق
دیکھکر وہ تاب و اونکی چمک — سب رہے حیران و ششدر و تپک — خاک پر اوتری ہین مہر و مشتری
موتیو نمین آب یہ ہوتی نہین — یہ تجلی یہ چمک دیکھی نہین — ہوگیا عبرت سے شہ کا رنگ زرد
وحشیو نکی طرح اوسکو دیکھکر — رہ گیا چپکا شہ نیکو سیر — تھا مآل کار کو وہ سوچتا
دل ہی دل مین کر رہا تھا گفتگو — عقد دختر کر اسی شیدا سی تو — کچھہ نہ کچھہ ڈالی گا ہم مین اختلال
پوچھی پھر شہ نے وزیر دانسی صلاح — سب صغیر و اون کبیر و نسی صلاح — جو کہ اول مین ہوا تھا نیش زن — پھر ہوا اوس امر کا وہ بیخ کن
عقد سے مانع ہوا پھر وہ وزیر — کیونکہ تھا ہر امر مین شہ کا مشیر — نقص و عیب اسکے عیان کرنے لگا
قبح کچھہ اوسنے کیے ایسے بیان — ہوگیا خاموش وہ شان جہان — آپ گھر مین ہوجیے رونق فزا
عہد و پیمان مجھسے ہی درویش کا — آپ اندیشہ نکیجے کچھہ ذرا — لائی دل مین نہ کچھہ خوف و خطر
یاد رکھیے آپ یہ میری حدیث — اسکے ہی تابع کوئی جن خبیث — لادی ہین اوسنے یہ نادر گہر
یہ کرامت پر نہین اسکی دلیل — ہی بناوٹ اسکی ای شاہ جلیل — لاتا کیونکر ای شہ آفاق گیر
ہی نظر بند و نمین بھی یہ دستگاہ — گردہ نان کو بنا دیتی ہین ماہ — پاس اسکی ہی کوئی سفلی عمل
سنگریزی جس سے آتی ہون نظر — خلق کی آنکھو نمین تا بندہ گہر — یہ بناوٹ ہی کہ مروارید ہین
موتیو نمین یہ درخشانی کہان — یہ چمک یہ نور افشانی کہان — نور تابندہ ہی مردم کی خرد
مجکو آتا ہی نظر اوس نور سے — مکر و حیلہ اس گدا کا دور سے — ہے بیان آدمی سحر عجیب
پادشہ سنکر یہ تقریر وزیر — ہوگیا دام توہم مین اسیر — پادشہ گھر مین ہوا رونق پذیر
گہہ گیا اوس سے کہ تو مختار ہے — نیک و بد کا اسکے تجھپر بار ہی — ہے نتیجہ اے خرد آگاہ بد
کیجو کچھہ تدبیر ایسی ای وزیر — تنگ جس سے ہو نہ یہ مرد فقیر — رہ گیا او سحر و زیر اور وہ گدا
اوسکو دھکا کر لگا کہنے وزیر — کیا ہوا ہی تجکو ای مردک فقیر — بر ملا لیتا ہی شہزادی کا نام
تجکو ہی کچھہ عقل بھی ای بیحیا — شاہزادی وہ ہی تو مفلس گدا — ہوگا ہر ہر ہند پھر ترا جدا
کاٹ کر تیشے سے مین تیری زبان — وار پر کھینچونگا تجکو بیگمان — اس خیال خام سے اپنے گذر

وصل مہر کا کبھی دل مین خیال — شاد مانی تمنائے وصال — خلف وعدہ کا کبھی دل مین خطر — تھا اسی خوف و رجا مین سر بسر
جسقدر ہو وصل کا وعدہ قریب — تیز ہووے آتش شوق حبیب — پہونچا در پر شہر کے جب وہ گدا — نصف شب باقی تھی کچھ کم یا سوا
سنبد دروازہ کو اوسکی دیکھکر — رہ گیا یہ حلقہ سان بیزبان در — خاک پر بس گر پڑا بیتاب وہ — ریگ پر تھا ماہی بیآب وہ
دم بدم کہتا شب آفت ہوگئی — طول مین روز قیامت ہوگئی — جانے کیا وہ شب کی طول و عرض کو — مبتلا جو رنج فرقت مین نہو
طول شب کو جاکے بجیوا سے پوچھیے — درد کا احوال بیتابو سے پوچھیے — مبتلائے رنج و مصیبت مین جو ہو — جانتا ہی رات کے احوال کو
اپنے دلبر سے ہوا ہی جو جدا — جانتا ہی وہ اسی شب کا مزا — سوتے ہین جو بستر سنجاب پر — طول شب کی کب انھین ہوتی خبر
مدو برس سے بھی زیادہ ای پسر — رہی اوہم پر وہ شبکی دو پہر — لوٹتا اوس خاک پر گاہی جوان — دیکھتا جسجا مخانی کو روان
خاکدہ کو گو اوٹھا کر چومتا — کہتا اسپر وہ محافا تھا گیا — تا سحر شل سا رہا تھا تیز تک — شہر کی دروازہ بانی سے اوس بانگ
باغ تک جاتا کبھی گریہ کنان — آتا در پر شہر کے گاہی جوان — دی غروس صبح نے بانگ سحر — اس تگ و دو مین ہوئی وہ شب بسر
جب بجا نقارۂ نوبت نواز — تب کیا دروازہ دربانو نے باز — وا ہوا اوس شہر کا اوسوقت در — دیکھا جب اوہم نے دروازہ کو وا
کھینچے یون آہن کو کب آہن ربا — قصر شاہی کیطرف بیخود چلا — جاتا وہ آوارۂ بے خانمان
اسمین اوسمین فرق ہی صد سا راہ — کھینچے لیتا ہے جذب کب ہو کاہ کا — ہی وہ جذب غیر و تاثیر حجر
فاصلہ سو شرق اور سو غرب کا — بیخبر وہ ہے سراسر انتباہ — شرق سی تا غرب وہ یکسان ہے یار
جذب دل پر ایکسان ہی انتہا — جذب مقناطیس جذب کہربا — اک وہی جب تک ہے نہین اس سے سوا
جذب قلبی سے زلیخا کے ہوا — پاس سے یعقوب کے یوسف جدا — رنج کیا کیا کچھ دکھائی راہ مین
باوجود حسن و غرو احترام — انکو بکوایا بنے آخر غلام — کھینچ کر لایا زلیخا نے ہی گھر
گر نہ تھا یہ جذب تو کیا تھا بتا — وہ بنی اسطرح کیون حیران ہوا — جذب قلبی سی زلیخا کی ہوئی
کھینچکر چالیس منزل سی حسن — مصر مین یوسف کو لایا عشق زن — پیش جاتی کیا کہین تدبیر یار
اطلاع نام یوسف بھی نہ تھی — راہ کنعان سے نہین تھی آگہی — یہ روا ہوتی ضرورت کسطرح
مرقی دیوارون سی وہ سر بکر — گر نہوتا جذب قلبی کارگر — گرد پاے عاشقان باوفا
جذب سے تاثیر مجنون کے ہوا — قافلے سے محمل لیلے جدا — آیا مجنون جس جگہ تھا سورہا
آکے سر پر جب ہوئی لیلی کھڑی — تب خبر اوس خستہ جان کو ہوئی — خواب غفلت سی ہوا بیدار وہ
اتفاقاً جبکہ یہ پہونچا وہان — تھا وہ روز داد ابنای زمان — کر رہا تھا بادشہ دربار عام
جاکے اوہم نے کیا شہ کو سلام — مسند شاہی پہ باصد احترام — کچھ نہ بولا اور نہ کچھ سنکر کہا
دیکھکر پہچانا اوسکو شاہ نے — بر طریق سنت خیر الانام — سامنے شہ کے ہوا جاکر کھڑا — شرط یہ ٹھہری تھی جسسے اوز فقیر
اور وزیر دشمن جانکاہ نے — عصے سیاہ اوسکو لگا کہنے وزیر

بندہ جب ادہم نے آنکھونکو کیا — خضر اوس دریا مین غائب ہوگیا — قدرت ایزد تعالی کی عجب
پانی لایا کھینچ کر صد ہا صدف — تو وہ تو وہ ریگ برہر جا صدف — ہر صدف مین ایک درّ بیبہا
غیب سے ہاتف نے پھر آواز دی — سر اوٹھا کر دیکھا اسرار خفی — جسقدر مطلوب ہون تجکو گہر
حق مین ادہم کے زراہ سوز و جن — خضر سا جسکو ملے آگاہ حق — اوٹھ صدف مین سے نکالا بیبہا
خضر سا کامل جسے مرشد ملے — قبلۂ ارباب و اصحاب کمال — حیف وہ اوس سے نہ پوچھی راہ حق
محرم راز جناب کبریا — واقف اسرار علم مصطفے — کعبۂ عرفان و قطب بیمثال
ہی یہ کم فہمی سے تجکو اشتباہ — عشق کی ہی عقل کے برعکس راہ — مانگنا تھا اوس سے مروارید کیا
ہی طلب اوسکو تو ہی معشوق کی — عشق مین عاشق کے دلبر کے سوا — کب نظر آتا ہی کوئی دوسرا
غم ہی تو غم دوری محبوب کا — وردہی تو نام ہی معشوق کا — کام ہی تو کام ہے معشوق کا
اور الم مہجوری محبوب کا — دردہی تو درد ہجر یار ہے — شادمانی شادی دلدار ہے
گفتگو گر ہی تو ہی معشوق کی — ہی وہ مست دوالہ روے صنم — دین و دنیا سی بری ہی یکقلم
قبض و بسط اوسکا ہی ہجر و وصل یار — انکھون مین عاشق کے دلبر کے سوا — کچھ نظر آتا نہین اچھا برا
عاشقون کے راز کو سمجھی وہی — عشق رکھتا ہو کسی سے جو کوئی — بوتہ زر گر ہی یہ جسم بشر
نفس انسان ہے طلای بے کمی — جعفری کرتی ہی صنعت عشق کی — تاکہ جل جاوے طلا کا غل و غش
بنگیا کندن اگر ثابت رہا — دمبدم دیتا ہی دل کو اک طپش — باغ و راغ و لعل و مروارید کا
محو کب خاطر سی ہو حب وطن — ہی تعلق دل کو تیری جا بجا — دوری احباب و ترک خاندان
کب چھٹین تجھسے بجز سودای عشق — فیقت یار و عزیز و ہمدان — سب سے کردی تجکو ای مرد خدا
محو کب ہون یہ بجز غوغای عشق — عشق وہ شی ہی کہ آدم مین عدا — گر حقیقی ہو تو پھر کہنا ہی کیا
تیغ برّان سے زیادہ تیز تر — ہی مجازی عشق کا یہ مرتبا — ہو وہی بے شبہ تیر چشم و گوش
کب حقیقی کا قلم ہی ہو بیان — تو فنا اوسمین ہو گر ای تیز ہوش — اس بیان مین ہی قلم کا سر قلم
نطق و گویائی ورے عقل و ہوش — اب نہین کہہ سکتا یہ آگے قدم — ایسا نکلا جس سے خیرہ ہو نظر
جبکہ ادہم نے کیا آنکھونکو وا — جو صدف سی دیکھا صحرا بجا بجا — بے حقیقت انکی آگے ہو گیا
ایک سے تھا ایک رخشندہ سوا — جسکو دیکھا اختر تابندہ تھا — خور کہان اور ذرہ بیجان کہان
دیکھا ادہم نے اوٹھا کر جو گہر — اوس سے لاکھون درجے پایا فوق تر — وہ کہان یہ گوہر رخشان کہان
وہ گہر کسب و تلاش شہریار — یہ گہر لطف و عطای کردگار — دیکھکر ادہم بہت شادان ہوا
لیک ہر در شک ماہ و رشک خور — دلق کے اندر نہان اونکو کیا — لایا سجدہ شکر یزدان کا بجا
پہونچا شہر یار مین پایان کار — وصل کی امید سے دل شادمان — بلخ کی جانب وہ پھر راہی ہوا
بعد تکلیف و رنج بیشمار — رنج دوری سے تھا پر مضطرجوان — وصل

گر نہین تو اون جہانسون سے خبر — گاؤ خر سی تو ہی مدبرای پسر — خضرؑ نے بہر تسلی یون کہا — پاس جاکر اوسکے ای مرد خدا
کھول آنکھین اور تو ہشیار ہو — خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو — خضرؑ میرا نام ہی ای نوجوان — آیا ہونمین حکم سی حق کی یہان
کار مشکل کا خلائق کے مدام — حکم حق ہی ہونمین کرتا انتظام — ای جوان مجھون سنائی گر بیان — دستگیر عاجزان و ناتوان
نام ادہم نے سنا جب خضرؑ کا — بیقراری کر کے قدمونپر گرا — سنتے ہی اس مژدۂ جان بخش کے — بھولے درد و رنج و کلفت سب اوسے
اس طرح قربان گرداوسکے ہوا — شمع پر جیسے ہو پروانہ فدا — کب ہو وہ گلشن مین بلبل کو مزا — جو کہ ادہم کا خوشی سی حال تھا
پھر کہا ادہم نے ای پیر طریق — مین ہو اہون بحر حیرت مین غریق — دستگیری کر خدا کیواسطے — مصطفےٰ و مجتبےٰ کیواسطے
اول و آخر سے بالکل داستان — خضرؑ سے ادہم نے کی سارے بیان — عشق کہکر دخت شاہ بلخ کا — خضرؑ سے ادہم نے یہ ظاہر کیا
ایک موتی ہی نہایت آبدار — پاس دخت شہ کی ای عاقل نثار — عقد مین دختر کے ہی یہ شرط یار — لاوی جو ویسا ہی در شاہوار
اوس پری کے گو شوار کے لیے — دوسرا ویسا ہی موتی ملے — وہ ہی اوسکے وصل سی ہو بہرہ ور — چاہیے کچھ لعل و یاقوت و نہ زر
مجکو ویسا ہی اگر موتی ملے — اوس سے بازینہ تر موتی ملے — خوش ہو موتی دیکھکر اوسکا مزاج — اوس پر پیروسی ہو میرا زوج
اوس پری کی گوشوار کے لیے — چاہیے ہی گوہر رخشان مجھے — اسلیے کرتا تھا مین اس کام کو — تاکہ پانی اسکا سارا خشک ہو
اس سے ہو شاید کہ موتی دستیاب — ورنہ پانی مین ملے کب در ناب — گر نہ آتا گوہر مقصد بکف — عمر سب کرتا اسی رہ مین تلف
خضرؑ بولے سنکے ای نادان نہار — صرف کرتا سال تو گر سو ہزار — قطرہ بھی ہوتا نہ اس دریا سی کم — ایسا بی پایان ہی یہ واللہ یم
ہو گئی لیکن تیری یاور نصیب — یاوری قسمت نے تیری خوب کی — رحمت حق تجھپہ نازل ہو گئی
حکم حق پہونچا ہی مجکو ای فتا — جاکی کر ادہم کی تو حاجت روا — پاس میری بیٹھ اور آرام کر — جسقدر مطلوب ہو لے تو گہر
کارخانی ہین خدا کی بیشمار — عقل سے برتر ہی کار کردگار — ہی وہان ہر شی بہت بی انتہا — گم ہو جسمین عقل و ہوش انبیا
تجکو جو آتا ہی دنیا مین نظر — اصل اسکی غیب مین ہی ای پسر — اوسکے آگے ہی یہ مطرود ذلیل — اصلی وہ ہی اور یہ مردود ذلیل
غیب کا ظاہر ہو گر لمعان برق — بحر حیرت مین ہو سب اکابر غرق — ہو ی انسان سے تحمل جسقدر — اوسقدر بس ہمکو آتا ہی نظر
ماہ و خور فدی ہین ملک غیب کے — ہی ہر اک حیران انکے نور سے — ہوا گر ظاہر وہان کا ایک دُر — مبتذل ہو جائین دونون ماہ و خور
جسنے دیکھی کچھ وہان کی کر و فر — وہ ہوا دنیا سی مطلق بیخبر — جو نہین اس راہ کا دانای راز — رکھتا ہی وہ اہل دنیا سی نیاز
ہوا گر اک برگ ملک غیب کا — اوسکی ہو دنیا و مافیہا بہا — حق ہی فرمانا تمھارا اور بجا — آپ کو بھی مین نہین سچا مانتا
عشق کی ہاتھو نسے مین مجبور رہون — فرقت دلبری بس رنجور ہون — آپ سے ہاتھ آوی مری تابان گہر — سند تل تا ہو مری سینہ کا داغ
کر مری حق مین کرم سی دہ نظر — جس سے ہاتھ آوی مری تابان گہر — دی مجھے اللہ موتی شبچراغ — بانیاز و باخشوع و باخضوع
خضرؑ نے اوس سے کہا ای مستمند — کر ذرا آنکھون کو اپنی جلد بند — ہو مراقب جانب حق کر رجوع — گر پڑا روے زمین پر بیقرار
بند کر ظاہر کے اپنی چشم و گوش — تاکہ بحر رحمت حق لاوی جوش — سنتے ہی ادہم بچشم اشکبار

کھینچکر سختی و رنج بے شمار — پہونچا بحر شور پر پایان کار
دیکھکر اوسجا تلاطم موج کا — رہ گیا حیران فقیر بینوا
آخرش کہنے لگا ہوکر بتنگ — کیا ہوئی اس دشت کے شیر و پلنگ
عقل مردم ہی مثال بیضہ زار — عشق برق شعلہ زیر و زبر ار
ہو ذرا بھی عشق کا جس جا ظہور — عقل فرسنگوں وہانسے ہو دور
عشق کی وحشت سی اخگر کو ترنگ — آئی یہ ادہم کی دل مین بیدرنگ
عمر کیجاس تک و دو مین تلف — گوہر مقصود تا آوے بکف
کرکے پر پانی سے کشتی کو گدا — پھینکتا تھا ہر طرف کو ارنگا
تھا جو از خود رفتہ و مدہوش عشق — دم بدم وہ چند ہوتا جوش عشق
صبح سی تا شام و از شب تا سحر — ورد ادہم تھا وہی آٹھون پہر
جانکر نعمت وہ برگ سبز کو — نوشجان کرتا رہا مردنکو
بحر بخشایش کا آیا جوش پر — اوسکی ہمت پر خدا نے کی نظر
ہی وہی ہمراز و غمخوار ہر غمگین کا — ہی وہی ہمدرد ہر مسکین کا
لطف اوسکا گر نہووی چارہ گر — پہونچکر کب مقصود کو اپنی بشر
ہی وہان بندہ ہمارا نیم جان — عاجز و زار و نحیف و ناتوان
جلد تر کر اوسکی حاجت کو روا — جواد سی مطلوب ہی کر وہ عطا
بوطریق سنت خیر الانام — جاکے ادہم کو کیا اوسنے سلام
رات دن محنت جو یون کرتا ہی تو — کیا تجھے منظور ہی ای نیکخو
سنکے یہ باتین رہا ادہم خموش — کچھ نہ بولا وہ غریب رفتہ ہوش
گونہ آدم نے کیا ہو تونکو وا — پر تھی گویائی سی خاموشی سوا
کر رہا تھا حال کو اپنی عیان — بال بال ادہم کا خود با صد زبان
تو سنا چاہی جو خاموشون کی حال — گوش دل سے پنبۂ غفلت نکال
منطق الطیر سلیمانی ہی وہ — منکشف ہو راز موجودات کا
اور جو یہ ہین جو اس ظاہری — ہین یہ حیوانون مین تجھسے بھی قوی
آدمی کو ہی شرف حیوان سے — عقل ہی یا علم ہے یا جان سے

دیکھکر اون بحر کا جوش و خروش — اوڑ گئی ادہم کے سب یکلخت ہوش
مدتون تک گرد دریا کے پھرا — پر ہوا حاصل نہ اوسکا مدعا
کاشکے دریا سے نکلے اک نہنگ — اور کرے مجکو لقمہ بے درنگ
عقل برق و عشق شمس نیمروز — عقل کاہ و عشق برق کاہسوز
اخگر و پنبہ بہم کیونکر ہون یار — شعلۂ و خس کی نہو صحبت پدار
خشک کیجے آب دریا کو اگر — گوہر مقصود آوے گا نظر
دل کے اندر پختہ کرکے یہ خیال — کشتی چوبی بغل سی لی نکال
بے تامل آب دریا کو جوان — پھینکتا تھا ہر طرف کو ارنگا
فکر کھانیکی نہ کچھ پینی کا ہوش — تھا تقی پر سدا جوش و خروش
بھوک سے آئی لبونپر جان اگر — توڑ کر کھاتا تھا کچھ برگ شجر
گذری اس حالت مین چالیس روز — باہزاران رنج و فکر و درد و سوز
ہوگیا لطف خدا بے نیاز — اوس غریب خستہ جانکا چارہ ساز
ہی وہی غمخوار ہر غمگین کا — ہی وہی ہمدرد ہر مسکین کا
حکم درگاہ جناب کبریا — خضر کو پہونچا کہ تو دریا پہ جا
دیکھکر اوسکی خستگی و بیکسی — غربت و محنت کشی و مفلسی کا
سنکے یہ حکم خدای داد گر — پہونچے حضرت خضر بحر شور پر
پوچھا کیا کرتا ہی تو ای نوجوان — کیون عبث کرتا ہی محنت رائگان
کر بیان کچھ دل کا اپنے مدعا — کہ غرض پانی سے کیا ہی کیا
کچھ نہ بولا منہ سی اپنے وہ گدا — کام جو کرتا تھا سو کرتا رہا
باز بان بی زبانی داستان — جز و جز و ادہم کا کرتا تھا بیان
ذہن مین خلقت کی جو شی ہی خموش — ہی وہ گویا چاہیے سننے بگوش
پاک کر اپنی حواسونکو شتاب — غیب کا تجھپہ ہو مفتح باب
فی الحقیقت ورنہ تو ہی کور و کر — گو کہ ہین ظاہر کے یہ سمع و بصر
گر نہون تیری حواس باطنی — تو ہی کمتر گاؤ خر سی ای دنی
جان کے اندر ہین باطن کے حواس — ہی وہی سی پر آدمیت کی اساس

اوسکے پانی کو سمجھتا ہی محال | اسلیے کرتا ہی یہ مجھسے سوال | لطف تیرا گر ہو میرا دستگیر | پاؤن مین ویسا ہی تر با نظیر

جانا ادہم کا تلاش گوہر مین اور آوارہ پھیرنا مدت تک بحر و بر مین ملاقات حضرت خضر کی آخر کار اور ملنے موتی بی بہا نہایت بیشمار

دیکھکر اوس گوہر خشندہ کو | یون کہا ادہم نے ای فرخندہ خو | مین خدای پاک کے اب نام پر | جستجو کرتا ہون ویسا ہی گہر

گو کہ ہی یہ کار مشکل ای فتا | لیک ہی حلال ہر مشکل خدا | کام ہو گو سخت مشکل ای پسر | ہی خدا کے سامنے وہ سہل تر

کہکے یہ ادہم ہوا صحرا نورد | بیقراری سی بصد اندوہ و درد | وحشیون کی طرح صحرا مین سدا | رات دن پھرتا تھا وہ مفلس گدا

روم و شام و ہند و ایران و ختن | چین و ماچین و صفاہان و یمن | کوہ و کوہ بحر و بحر و بر و بر | دشت و دشت و کو بکو در بدر

راتدن جو فکر تھی جی سی لگی | جستجو کرتا تھا مردار یدکی | یاد مین لبرکے لیکن جسم زار | تیغ و فرقت سی تھا محزون و نگار

گفتگو سی سد لب آشفتہ حال | مثل مجنون ہجر لیلی مین نڈھال | یاد جب کرتا تھا روی ماہرو | دونون آنکھون سے رواں ہوتا لہو

خون چکان لب تنگ تھا دل غنچہ سان | مثل سنبل مو پریشان و طپان | ہوش کچھ تن کا نہ پروائے طعام | محو روے گلعذار لعل فام

اوسکے سودائے محبت مین گدا | دین کا مطلق نہ دنیا کا رہا | کرتا تھا گاہی فلک سے یون خطاب | کیون دکھاتا ہی مجھے رنج و عذاب

ذرہ ذرہ کرکے جسم زار کو | خاک راہ یار کر جو ہو سو ہو | فکر کر ایسی کہ ہو میرا غبار | صاحب آئینۂ رخسار یار

میری مشت خاک ای باد صبا | لیکے جا جسجا ہی وہ رونق فزا | کین بہت سی جستجو مین اوسنے کو | پر نپایا گوہر مقصود کو

جو کوئی آتا نظر اوسکو بشر | اوس سے کہتا تھا کہ ای عالی گہر | دی مجھے للہ تو وہ شب چراغ | جس سے ہو مہتاب کے سینے مین داغ

اک پری کی گوشوار کی لیے | گوہر غلطان کی خواہش ہی مجھے | جو کوئی سنتا تھا اوسکی گفتگو | جانتا تھا دل مین مجنون ہو نہو

دیکھکر آشفتہ و ژولیدہ حال | کرتی دیوانہ اوسی خلقت خیال | چھیڑتا تھا ہر صغیر و ہر کبیر | خندہ کرتا ہر امیر و ہر فقیر

عشق ہی اور سو بلا سو خوار یان | عشق ہی اور سو جنون سو زار یان | عشق ہی غار تگر صبر و شکیب | عشق مین ہین سو فزار اور سو نشیب

عشق کیا ہی اک بلای جان یہ | عشق کیا ہی آتش سوزان یہ | عشق کی آتش ہی ایسی بد بلا | دے سوا معشوق کی سبکو جلا

عشق نے کی جس کسی کے دل مین جا | وہ حرف تیر بلا کا ہو گیا | بیٹھی جس جا خلق باہم دیکھتا | کہتا موتی دو مجھے بہر خدا

ہوتا جس بازار مین وہ سکا گذر | تاجرونسے مانگتا تا بان گہر | جب ہوا مایوس موتی سی گدا | چھوڑ کر بستی کو صحرا مین گیا

آیا دل مین آخر کش اوسکے خیال | شہر مین ملتا ہی موتی کا محال | سونپ تو اس کام کو تقدیر پر | پھولنا اچھا نہین تدبیر پر

معدن گوہر جہان ہے چل وہان | چھوڑ یہ اسباب ظاہر ای جوان | موجد اسباب و علت ہی خدا | تو سمندر پر بھلا چل تو ذرا

پیدا بحر شور مین ہوتا ہی دُر | شجر اغونسی صدف صدہا ہین پر | ہی خدا فتاح ابواب امید | موجد و خلاق اسباب امید

مستعان ہر ضعیف و خستہ جان | مستغاث ہر نحیف و ناتوان | تو توکل پر قدم رکھ گاڑ کر | لطف اوسکا تا ہو تیرا چارہ گر

کیون بھٹکتا ہی عبث تو دربدر | عام رحمت پر خدا کی رکھ نظر | ماسوے حق کی جو کچھ ہی ای پسر | ہی وہ سب خواب و خیال اوس سے گذر

حاکموں کا چاک ہوتا ہے جگر — ملتا ہی اوسنے کو تاج و تخت و زر — گونہ گونہ کارخانی حق کی ہین — عقل مین ہرگز نہین آسکتی ہین

دیکھا جب اوسنے اوسم نے اصرار و زیر — عہد و پیمان قول و اقرار و زیر — یون کہا گر تو ہی اسمین سست گو — وی مجھے خاص خدای پاک کو

لاؤن گر مین اس سے بھی بہتر گہر — وعدے مین لغزش نہو بار دگر — ہو نہ غدر اوسدم نہو تکرار کچھ — حیلہ و مکر و دغا انکار کچھ

بعد لانیکے جو میرا عقد ہو — تو نکلتا ہون ابھی تفتیش کو — اپنی قسمت آزمائی مین کرون — کھینچکر محنت رسائی مین کرون

یا تو ہون راہ طلب مین تلف — گوہر مقصود یا لاؤن بکف — تو عبث ہی میرا جانا ای وزیر

صاف کہدی اپنی دل کا مدعا — تا مری خاطر سے جاوی وہ غدر غا — دام مین اوہام باطل کے وزیر

اپنی کم فہمی سے ہوکر مستعد — عہد اوسنے بجبر — بیچ مین خاص دیار ب مجید

یون کہا واللہ باللہ ای گدا — سوتی گر تو لا یا ویسا دوسرا — عقد فوراً تیرا اوس دختر سے ہو

ایکدم کی بھی نہین ہونی دھیل — ہی خدا اس میرے کہنے پر وکیل — یعنے اسکے عہد مین لغزش نہین

بولا ای دستور وہ موتی دکھا — یہ ہوا اوہم کی دل مین جب یقین — دیکھ لون آنکھونسے تا روشن ہو حال

خواب مین جو شی کبھی دیکھی نہین — ہی طلب مجہول مطلق کی محال — دیکھ لون تو جستجو کا نکلے ڈھنگ

دل ہی دل مین خوش ہوا اسکندر وزیر — صورت و شکل و ضیا و سنگ و رنگ — اس جگہ درویش آنیکا نہین

ہوگیا حیلہ یہ میرا کارگر — کر گیا درویش کے دل مین اثر — کچھ تک و دو بھی نہین کرتی پر ہی

مخزن شہ مین نہایت پر ضیا — ایک موتی بے بہا مشہور تھا — دیتا تھا مانند مشعل روشنی

رات کو ہو جسکا وہ شب چراغ — تھا نہ کچھ درکار اوس گھر مین چراغ — اوسکو بلوا کر کہا ای مرد دین

ہی جڑاؤ وہ جو صندوقی طلا — اوسکے اندر درج ہی یاقوت کا — شب چراغ دختر عالی گہر

جلد لا اوس درج زرین کو نکال — تا کہ اوہم کو دکھاؤن اوسکا حال — درج زرین جسمین تھا تابندہ ماہ

قفل کو وا کر کے تابندہ گہر — رکھکے اوہم کو دکھایا ہاتھ پر — خود بخود پڑھنے لگا صلی علے

دیکھکر موتی کی وہ لمعان و برق — بحر حیرت مین ہوا درویش غرق — میرا اوس تابندہ گوہر سے وصال

بے ترے الطاف کے رب کریم — کب ملے ایسا مجھے در یتیم — تو ہی ہی فتاح ای رب مجید

جسکو ہم سمجھین ہین ظاہر مین محال — ہی تری قبضے مین وہ ای ذوالجلال — تیرے آگے ہی وہ سب سے سہل تر

ختم تجھپر ہوگئی کاریگری — تجکو ہی سب برتر و نسبی برتری — آپ سے گوہر غضب سی مل گیے

قند نے سے اور عسل نہ ہو ری — شیر خون سے اور شراب انگور سی — کسطرح کی صورت نادر بنا

چار ضد و نسے کیا عالم بپا — جسکے اندر کم ہی عقل از کیا — پہونچی کب مقصد کو ہر خستہ جگر

گو کہ ہی دانا و عاقل یہ وزیر — تیری قدرت سی ہی غافل یہ وزیر — ہی سبھی نعمای دنیا سی سوا

لادی میرے گو شواری کی لیے — وہ شراب وصل کو تیرے پیے — لادے پہلے ویسے مروارید کو — بہرہ ور جب وصل سے میرے وہ ہو
ورنہ ہی میری تمنای وصال — بوالہوس کے دل مین سودائے محال — جستجو شہزادون نے کی سالہا — پر نہ اوسکے مثل کا پایا پتا
کھو یا مدت تک خراج سلطنت — پر ملا موتی نہ اوسکے ہم صفت — حوصلہ اک اک کا پست آخر ہوا — شبچراغ اونکو نہ اک موتی ملا
وصل کا اوسکے ہی گر تجکو خیال — ہی بغیر اس بات کی ملنا محال — لا کہین سے ایسے مروارید کو — عقد تا ایسے گہر کا تجھسے ہو
ورنہ کیون اوقات کرتا ہی خراب — مفت مین کھاتا ہی کیون پیچ و تاب — بیٹھ گوشے مین خدا کو یاد کر — اس خیال خام سے اپنے گذر
سو برس تک گر کریگا جستجو — تو نہین پانے کا مروارید کو — ثانی اوسکا گوہر تابان کہین — پادشاہون کے خزانہ مین نہین

جواب دینا ادہم کا وزیر کو اور عجز کرنا حصول مقصود کے لیے

ملنا اوس موتی کا ثانی ہی محال — مین بچارہ بینوا مفلس فقیر — دور کر تو وصل کا دل سے خیال
بھر کے ٹھنڈی سانس ادہم نے کہا — کیون ہنسی تو مجھکو تا ہی بھلا — مین کہان پاؤنگا موتی ای وزیر
پاس میری ایک خرمہرہ نہین — موتی مین نے آنکھونسے دیکھا نہین — مجھسے کیون کرتا ہی یہ مکر و فریب — جھوٹ کو باتونسے کیون دیتا ہی سیب
مجکو کیون کرتا ہی رسوا در بدر — حق تعالی کے غضب سے خوف کر — عاجزونسے تو نکر یون رشت فند — حق تعالی کو نہوگا یہ پسند
کیسا موتی اور کیسا شبچراغ — شبچراغ اپنا ہی یہ سینے کا داغ — قادر مطلق ہی وہ رب قدیر — ہین اوسکے بندے سب میر و وزیر
اوسکی وہ قدرت ہی گر منظور ہو — لعل و گوہر کردی ہر اک سنگ کو — ہر خزف ریزی کو گر چاہی خدا — ایکدم مین کردی در بے بہا
گو کہ مین ہون عاجز و مسکین فقیر — ہی مزا مولی تو ہر شی پر قدیر — مجکو ہنستا ہی گدا پہچان کر — ٹھٹھے تو کرتا ہی مفلس جان کر
دوسرے کو جو کہ ہنستا ہی یہان — وہ ہنسا جاتا ہی اکدن بیگمان — منفعل ہو کر لگا کہنے وزیر — سچ مری کہنے کو تو جان اے فقیر
ہی مجھے ذات مقدس کی قسم — سچ ہی جو مین نے کہا بی کیف و کم — لغو میری قول کو ہرگز نجان — راست کہتا ہون مری کہنی کو مان
لادی گر ویسا ہی در بے بہا — تو ملے گا تیرے دل کا مدعا — ہی مگر یہ شرط اسمین ای گدا — گوش جان سے سن لے تو اسکو ذرا
جو نہ لایا اسکا ثانی تو گہر — ہو نہ پھر اس شہر مین تیرا گذر — پھر نہ اپنا منہ ہمین دکھلائیو — بلخ کی جانب نہ ہرگز آئیو
دل مین اسکے بسکہ تھا راسخ یقین — موتی ثانی اوسکا دنیا مین نہین — جبکہ شاہون کے خزانی مین نہو — کب بہم پہونچیگا اس مسکین کو
اسلیے کرتا تھا وہ پیمان چست — قول اور اقرار ایمان سے درست — اوسکی تھی اسباب ظاہر پر نظر — قدرت اللہ سے تھا بے خبر
تو قدم اسجا ذرا مضبوط گاڑ — ہی یہان تنکے کے دجھل مین پہاڑ — ہین خدا کے کارخانے بیشمار — عقل کچھ اسجا نہین کرتی ہی کار
غیب کا عالم ہی وہ بے انتہا — خس وہان کرتا ہی کار اژدہا — ماہ ہو جاتا ہی شق انگشت سے — پشہ سے نمرود آخر جان لے
آگ کے بنتی ہین کوہ ای پر ہنر — پانی ہو جاتا ہی خون پیش نظر — سنگ کرتا ہی شہادت کو ادا — شیخ کا سر زرد کرتا ہی جدا
نیلم و الماس و یاقوت و گہر — ہین وہان ایدل خزف ہی بھی بتر — تو جسے سمجھا ہی در بے بہا — ذرہ سے کمتر ہی وہ پیش خدا
جسکو سمجھا ہی یہان مال خطیر — ہی وہان سب سے زیادہ وہ حقیر — گر بہ مسکین بھی زیر پوستین — شیر شرزہ ہی وہان کچھ کم نہین
خلق جسکو جانتی ہے بینوا — کفش پا اوسکی ہی دنیا بی بہا — مور کرتے ہین سلیمانی وہان — درد کرتے ہین نگہبانی وہان

دیکھی ہی ایسی قبا ابر پر شمین — بور یا ہو جسکے ستر مین کہین — بر خلاف عقل یہ پیوند ہے — عقد کیا قطع سر فرزند ہے

ہی محبوبونکو گوارا کب یہ بات — اپنی آنکھونسے یہ دیکھین ولوات — عقد سے ہوتی ہی عیش و خرمی — عقد کیا جس سے ہو دل کو برہمی

ہین بہت ہمسر تمھارے پادشاہ — متقی و نیکبخت و دین پناہ — شاہزادی کی تمنا مین مرام — آتے ہین سبکے عرائض اور پیام

ہی تعجب چھوڑ کر تم کفو کو — دختر زینبدہ اس مفلس کو دو — مادر دختر کو گر ہو یہ خبر — گذرے کیا کیا جو اوسکی جا پہ نہ

دوسری بار رد کرنا بادشاہ کا قول وزیر کو

اوسکے جو جو خویش ہین اول و اقربا — پشت ہر اک کی ہو اس عمسے دوتا

شاہ نے سنکر دیا اوسکو جواب — خون قبطی کو نظر آتا ہی آب — سبطی کی آنکھو مین آب خشکوار — قبطی پردہ ہی ہی خون ہی ہو شیار

جسکو مین سمجھا ہون سرو دلستان — اژدہا تو اوسکو کرتا ہی گمان — جسکو مین سمجھا ہون قند و انگبین — تو اوسی گنتا ہی حنظل بالیقین

گر برا ہوتا یہ ربط ظاہری — یا حمیر اکو نفر ماتا نبی — کیون صفورا کے لیی موسی پناہ — دس برس کامل اذیت کھینچتا

علم ہے اسبات کا اللہ کو — کون ہی دونون کے اندر راست گو — رغبت زن گر نہوتی سود مند — عورتون کو لب نبی کرتے پسند

ہوتی زن گر راہ حق کی راہزن — انبیا کے ہوتی کب دلخواہ زن — ہوتی زن گر مانع راہ خدا — چار زن کیون ہوتی مردونکو روا

شرط ہی ہر شی مین لیکن اعتدال — راہ اوسط چل تو ای نیکو خصال — گر ہوئی افراط و تفریط ای پسر — حکم اوسکا ہو گیا نوع دگر

تو اگر حد سے تجاوز کر گیا — ہی وہ طاعت بھی گناہ ناسزا — ہی اوسی صورت پرستی مین گناہ — جو کہ ہووے مانع راہ الہ

ہو نکاح زن مین گر پیش نظر — اتباع سنت خیر البشر — کب وہ فعل اوسکا عبادت سے ہی کم — لذت ظاہر ہو گو اس سے بہم

منحصر ظاہر پہ کب ہی خیر و شر — نیت قلبی پہ ہی اوسکی نظر — دل کے ہی احوال سے دانا خدا — کسکو ہم بہتر کہین کسکو برا

اور کچھ مجکو نہین ہی جد و کد — ہی یہ اتنے واسطے ای برخرد — پہلے اوس سے مین لے ہی وعدہ کیا — خلف وعدی کا نہایت ہی برا

نقض اپنے عہد کا ہرگز نکر — دم مین جبتک دم ہی تیرے ای پسر — ہی فقط اسبات کا مجکو خیال — حجت شرعی ہی اوسکو میانے ٹال

مین نہین اس امر مین دم مارتا — اختیار اسکا ہی نجکو ای فتا — دست بستہ ہو کے پھر بولا وزیر — ہی یہ آسان ای شہ آفاق گیر

خلف وعدے مین نہو سلطان کے — چھوڑی خود درویش شکل جانکے — عقد مین وہ شرط کیجے متصل — جس سے ہو یہ آپنا دم اور خجل

بن نہ آوی اس سے تا ہرگز وہ کام — پھر نہین لینے کا وہ دختر کا نام — اس ارادے سے وہ یکسو آپ ہو — پھر چلے ہرگز نہ وہ اس راہ کو

سو بنیے یہ کام نیری رای پر — آشکارا تا کہ ہو میرا ہنر — شاہ دولتخانہ مین داخل ہوا — رہ گیا اوس جا وزیر اور وہ گدا

مکر اپنے دل مین کر کے وہ وزیر — باادب جلدی گیا پیش فقیر — باہزاران عزت و اکرام و ناز — دست بستہ ہو کے باعجز و نیاز

اوسکو مسند پر بٹھا کر متصل — خوش کیا باتون مین اول اوسکا دل — پوچھکر درویش کا نام و نشان — نام و قوم و شہر رہنی کا مکان

پھر کہا اوسنے ای نیکو خصال — شاہ سے جو کچھ کیا تو ای سوال — وہ تو ہی اس امر مین راضی ولیک — شرط شکل وصل کے اندر ہی ایک

پاس دختر کے ہی در بے بہا — گوہر غلطان نہایت باضیا — وہ علیم المثل مروارید ہے — رشک سے خجلت دہ خورشید ہے

جوہری لعتی ہین اوسکو شبچراغ — ماہ کے سینے مین بھی ہی اوس سے داغ — شرط شہزادی نے کی ہی ای فقیر — دوسرا ویسا ہی در بے نظیر

خوشخطی اور بدخطی ہی ظاہری — دخل معنون مین نہین رکھتی ذری — طفل ہی زینت پہ لفظون کے فدا — مغز معنی ہی نہین وہ آشنا

آب زر ہی ہو لکھا تو ہی وہی — گر سیاہی سی ہوا تو ہی وہی — اہل معنی کی ہی معنی پر نظر — جانتے ہین بعو لعل و سیم و زر

لاجورد و جدول و رنگ طلا — ہی فریب طفل اے مرد خدا — پیش چشم مرد دانا جلوہ گر — خوبی معنی ہی رشک صد قمر

جواب دینا وزیر کا پادشاہ کو اور رد کرنا تقریر پادشاہ کا

تو بھی ہو معنی کا اے جان آشنا — تا کجا پابندی ظاہر بھلا

سنکے نقض شاہ یون بولا وزیر — آپ کا ارشاد حق و دلپذیر — سر سے پا تک ہے وہ حق و صدق و راست

عقل شاہون کی ہی سب عقلون کی شاہ — ہی ترا ارشاد حق و دلپذیر — خوشہ چین اوسکی ہی سب خلق خدا

یہ معاذ اللہ نہین جنگ و جدال — ہم شب تاریک و عقل شاہ ماہ — ہی غرض منظور مجکو عرض حال

تا نہو وہ قبلۂ ہر دو جہان — ہی غرض منظور مجکو عرض حال — ہی غرض مجکو فقط احقاق حق

پادشاہی کے لوازم اور ہین — اپنے ہمچشمون مین خوار و مستہان — وہ نہین ہوتا کبھی اوس سے سی دور

سلطنت مین چاہیے ہی رعب و داب — اور گدائی کے ترا لے طور ہین — راہ اسکی ہی جدا اوسکی جدا

ہو اگر اسبات مین کوئی قصور — زیب و زین ظاہری و آب و تاب — زجر و توبیخ و قتال و زور و زر

آشنا معنی سی گر ہوتا گدا — انتظام ملک مین پھر ہو فتور — چاہیے اوس شخص کو کیا تخت و تاج

غیر حق ای پادشاہ دادگر — صورت ظاہر پہ کیون ہوتا فدا — بت پرستی کیون وہ کرتا اختیار

ہی بتو نسے اپنے ہر اک بیخبر — جو ہی بت ہی بلکہ بت سے بھی بتر — بت گرون پر بھیجتی ہی لعن خلق

ایک ہی سو بت پرستو کا صنم — بت پرستی پر ہی غیرونکی نظر — آپ کو تو جانتا ہے پارسا

وصل اون چیزونکا ہی فصل خدا — تو بنا تا ہی نیابت دمبدم — اقربا و خویش سے پیوستگی

دوستو توحید اصلی ہی یہی — چھوڑ سبکو تا کہ ہو وصل خدا — اور موحد آپکو سب ہے جانتا

نور حق کی رو برو ای پادشاہ — ہی تو غیر و نیز دل و جانسے فدا — مبتلا صورت پہ کیون ہوتا فقیر

جو نہین ہوتے حقیقت سی خبیر — ذری سے کمتر ہین یہ خورشید و ماہ — لاوی کب خاطر مین نور مستعار

نشہ مستی مین بکتا ہے گدا — ہوتے ہین عشق مجازی مین اسیر — اور نیا یہ عشق کا ہی پیچ و تاب

ہی نظر بندی خرف ریز یکو گر — جی مین آتا ہی سو بکتا ہی گدا — نشہ مے سے ہین انکھین لال لال

آدمی ہین گرچہ یک جنس اے فتا — آدمی سمجھے کہ ہی تا بان گہر — کیون ہما سمجھا ہی اس درّاج کو

ایک تو موسیٰ کلیم راز دان — فرق انمین ہی ولے لے انتہا — اک ابوجہل لعین ناسزا

میل ہر اک کو ہی اپنی شکل پر — ایک فرعون ذلیل و مستہان — بعد انمین ہی بسان غرب و شرق

شاہزادی کا گدا سی ازدواج — شرع مین بھی ہی تساوی پر نظر — ہم نسب ہم پیشہ و ہم زر و مال

گویا ہی پیوند چوب و ساج و عاج — ہی کسیکے بر مین ایسا بھی لباس — آدھا ہو ابریشمین آدھا پلاس

ہو اگر تن پہ مری ہر سر مو زبان — تو بھی تیری شکر کا کب ہو بیان
عقل کہے یہ بات یہ ہی بر خلاف — داب شاہی کی بھی ہی برعکس صاف
زوج ہو مسکین و زوجہ بادشاہ — ازدواج انکا ہی ظلم عدل کاہ
کب یہ ہو سکتا ہون گلیم و حریر — اک بہا کیونکر ہو کاہ و کہربا شان
استعیذ اللہ کہان عرش بریں — اور کہان یہ خاک ناپاک زمین
طائر و حیوان و جن و انس مین — کفو ہونا شرط ہی ہر جنس مین
چاہیے ہمسلک در شاہوار — ہو کوئی زینبدہ لعل آبدار
وہ کہان بدر الدجی مریم خصال — اور کہان یہ خستہ ژولیدہ حال
پادشہ جسکی تمنا مین سدا — مانگتے ہین رات دن حق سے دعا
کون ہی جسکو تمنا یہ نہین — راندن کسکا وظیفہ یہ نہین
عقل سے یہ بات ایشاہ رشید — منزلون ہی دور کوسون ہی بعید

شاہ نے سنکر کہا اے پر ہنر — کر ذرا الفقر فخری پر نظر
کہتا ہی پیغمبر خیر الزمان — فخر سے ہی محکو فخر دو جہان
حسن عرضی ہی یہ کچھ ذاتی نہین — عرضی فانی کو پہونچتا ہی کہین
گردش دوران سے دم مین پادشاہ — ہو ذلیل و خوار و مسکین و تباہ
حال ظاہر پر نکر اسکے نظر — کچھ صفات باطنی مین غور کر
شاہ کا بھی ہو اگر باطن سیاہ — ہی وہ عند اللہ کم از برگ کاہ
خلق کی نظر و نمین محتاج و ذلیل — ہین وہ عند اللہ عزیز و بس جلیل
جو کہ اس عالم مین ہین خوار و تباہ — عالم غیبی مین ہین وہ پادشاہ
اوس جہا نمین خاکساری ہی پسند — انکسار و فقر و خواری ہی پسند
اس جہان مین عیش و فخر و خرمی — اوس جہانمین درد و اندوہ و غمی
جس سے ہو دنیا مین فخر و عز و جاہ — ہو وہان عقبی مین اوس سے رو سیاہ
ہو یہان جس سے زیادہ آبرو — ہو وہان اوس سے ذلیل و زرد رو
تا الگ ہو جاے ہر کھوٹا کھرا — دہر ہی اور فلسفی ہو ہین جدا
جو رہا اس جہنم مین ثابت قدم — کچھ نہین سند اسے اوسکو خوف و غم

لطف تیرا ابر نیسان ہین گیاہ — فیض تیرا آب ہین کشت تباہ
زوج زوجہ چاہیے ہم کفو یار — تاکہ ہو دونو نمین رغبت بیشمار
ظلم کیا ہی صرف کرنا بیمحل — کار بیجا مین بہت ہی ہین خلل
زاغ کو نسبت کبوتر سے کہان — الو کا طوبی پہ کب ہو آشیان
جفت پا مین بھی نہین خار کبھی — ایک چرمی دوسری ہو مخملی
باز کو توتے سے کب پیوند ہو — لبلبک کیونکر چکل سے پابند ہو
ہی زیادہ یہ قیامت سے اگر — ایک رشتہ مین خزف ہو اور گہر
وہ کہان قطب زمان ماہ منیر — اور کہان یہ بینوا مرد فقیر
ہی شہان ملک کو یہ آرزو — ہم غلامی سے ہون اوسکی سرخرو
وصل جسکا چاہتے ہون شاہ و سب — عقد اوسکا ہو گدا سے ہی غضب
خلق مین ہی باعث خندیدگی — مفت مین شاہون سے ہو رنجیدگی

جواب دینا پادشاہ کا وزیر کو اور رد کرنا اوسکی حجت کا

مال و دولت حشمت و جاہ و جلال — ہی یہ سب ظاہر ہی کا ذنگ و وبال
حال ظاہر کا نکر تو اعتبار — ایکدم مین ہی خزان و دم مین بہار
ہو فقیر مفلس الکدم مین امیر — صاحب تاج و سنہ آفاق گیر
حق تعالی دیکھتا ہی قلب کو — ظاہری حیثیت اوسکی ہو نہو
ہین بہت سے مرد ظاہر مین حقیر — عالم باطن مین ہین شاہ کبیر
گو کہ ظاہر مین ہین محتاج و گدا — ہین حقیقت مین شہ ملک بقا
جو یہان رکھتا ہی عز و امتیاز — وہ نہین اوس ملک کا دانای راز
اس جہان مین عز و جاہ و امتیاز — اوس جہان مین گریہ و عجز و نیاز
ہی یہ دنیا نعل معکوس اے جوان — اسکے ہر اک کام کو برعکس جان
ہو یہان جس سے زیادہ خرمی — ہو وہان اوس سے عذاب دائمی
ہے یہ دنیا بوتہ زرگر مگر — امتحان کرتے ہین جسمین سیم و زر
ہو مین کھوٹی پر عیان داغ سیاہ — اور کھرا روشن ہو مثل مہر و ماہ
اگر کلام اللہ ہو بہ خط لکھا — معنی اوسکے ہین وہی بدر الدجی

تو یہان سمجھا ہی جنکو بیزبان — بولینگے پیش خدای دوجہان — توجسے سمجھا ہی دل مین بیگناہ — ہی سو کل غیب کی تجھپر سیاہ
حشر مین اک اک کرینگا بر ملا — سنا نے انکے جو کچھ تو نے کہا — تو اگر رکھتا ہی سجدی مین جبین — تو گواہی دیگی اوسکی یہ زمین
کی ادا گر تو نے سجدی مین نماز — تو شہادت دیگی وہ باصد نیاز — کی اگر سجدی کی تو نے رفت و رو — شاہد صادق ہی ہر خشت وچوب
گو نہ ادہم نے کیا منہ سے مقال — لیک ہی صورت ہی سائل کی سوال — دم بخود درویش تھا ساکت کھڑا — ششدر و حیران پوشان چشم وا
شاہ کی جسدم پڑی اوسپر نظر — آیا دل مین غیب سے شہ کی خیال — ہی عیان چہرہ سے اوسکے وہ جلال
بدعا منہ سے اگر اپنے کیے — مین ہون زندہ نہ دختر ہی رہی — تھا تردد مین خموش شاہ جہان — حیرت فکر والم سے لب گران
دل ہی دل مین اپنی کہتا تھا کبھو — ہی جوان فرخندہ طلعت خوبرو — ہی نہایت خوش ادا یہ نوجوان — اسکا ہر انداز ہی مرغوب جان
کرکے تو کبر و منی کو دل سے دور — عقد دختر اس سے کردی بالضرور — دین اگر ارکان دولت بھی صلاح — کرا ہی سی اپنی دختر کا نکاح
کام اگرچہ سہل یا دشوار ہی — مشورت اوسمین ولی درکار ہی — عقل کو ہوتی ہی عقلون سے مدد — مشورت دانا سی کرای بیخرد
مشورت سی عقل ہوتی ہی تیری ذو فنون — مشورت سی عقل تیری ہوتی دو چند — مشورت ہی ہر طرح سے سود مند
مشورت کو چاہیے مردانمین — یار بد سی پر نکر راز آشکار — لے نہ شورے احمقون سے زینہار
یار بد سی راز کو اپنے چھپا — تا نکردے تجکو پیوند زمین — وہ ہی اوسکو طوق گردن مین ہوئی
گر نہ سنتا یار بد سی وعظ و پند — تا نہ پہونچائی تجھے تحت الثری — بحر قلزم سے سنو تا کچھ خطر
ڈوبتا کیون ایسے وہ گمراہ مین — ہوتا کب وہ قعر مین دوزخ کی بند — مثنوی مین دیکھ لے اور غور کر
شہ وہانسے اوٹھ کے خلوت مین گیا — تا ابد ہو جسکے پیچ و تاب مین — تا کرون دختر کا مین اوس سے نکاح
وزیر کو بلایا مشورت کی
ورنہ کچھ تدبیر ایسی ہی ضرور — تا وزیر دانسے کرے یہ مشورا — شاہ نے پوچھا کہ ای دانا دبیر
یہ فقیر خستہ دل پریدہ حال — جس سے یہ تشویش خاطر کی ہو دور — رعب شاہی کا نہ خطر و جان کا ہی
رستم دستان جہان ہو پیر زال — بیمحابا یون جو کرتا ہی سوال — خوف مرنیکا نہ ڈر زندان کا ہی
مرد کم مایہ مین یہ جرات کہان — شیر نر جسجا ہو دشت و غال — ہی وہان یہ اس طرح سی دل مین ہراس
یا تو خبطی یا ولا مجنون ہی — یہ دلیری اور یہ ہمت کہان — بیخطر یہ یون جو کرتا ہی سوال
وعدہ پہلے مین نے اس ڈر سی کیا — یا ولی خالق بیچون ہی یہ — ہی جو یہ چہرے پہ اسکے آب و تاب
خوف جان ہی محجوب انکار سی — ننگ ہو کر یا ندسے کچھ بد دعا — در دل سی جو کہ کرتا ہی دعا
میرے ہر اک کام کو تو ہی کفیل — بد نما ہی پھر نا بھی اقرار سی — او سکو سن لیتا ہی جلد ہی سی خدا
سنکے ارشاد شہنشہ کو وزیر — سلطنت کی جڑ و کل ہی یہ دلیل — میں نے سونپا کام تیری رای پر — جو کہ انسب اور بہتر ہو وہ کر
دشمن جاہ ہون تیری پامال — بولا ای فخر سران ملک گیر — ہی تجھے اس کام مین بھی اختیار — جو پسند آوی سو کرای نامدار
دوست تیری دمبدم ہون نو نہال — ہو تیرے اقبال کے آگے سدا — سورۂ انا فتحنا کا ہوا
ہو نہین تیری روشنی غلام جانفشان — خاص فدوی کمترین نوکران

ہی اگر اس راہ کا تجکو خیال — غیر حق جو کچھ ہی سب پر خاک ڈال — نور حق ہر ذریہ ہی جلوہ گر — اس لطافت سے کہ خیرہ ہو نظر

ہی زمین و آسمان مین پردہ نور — تو نہ دیکھے تو ہی یہ تیرا قصور — پردہ کچھ اسپر نہین اے ذی شعور — ہر طرف ہی موجزن دریای نور

ہی تری چشم بصیرت کو رپار — نیم شب جس سے ہی یہ نصف النہار — حب جاہ و مال و فرزند و پسر — الفت لعل و جواہر سیم و زر

طبع کو جس جس طرف کا ہی خیال — ہی یہی بس مانع راہ وصال — جس سے وہ تجکو نہین آتا نظر — ہین یہی پردے پڑے ہی اوس نور پر

الغرض رو رو کی تنہا خاک پر — تین دن اسنے کیے اوسجا بسر — مرغ بسمل کیطرح خونین طپان — نعرہ زن تھا مثل مجنون و مجوان

وصل دلبر کا کبھی دل مین خیال — فرقت مہرو سے گاہی چشم لال — دل مین یوسطرح کی خوف و رجا — بحر حیرت مین غرض وہ غرق تھا

زیست کا اسباب گو کوئی تھا — وصل کی امید مین زندہ رہا — زندگی کا تھا سبب تدبیر وصل — پای جان بین اوسکے تھی بجز وصل

وصل دلبر کی نہو امید اگر — تین دن کی بعد باصد اضطراب — شش شدر از خود رفتہ باچشم پر آب

بیحجا با محفل شہ مین گیا — با ادب پیچھے ہوا سب کے کھڑا — باز بان حال کہتا تھا عیان — کر وفا وعدی کو ای شاہ زمان

بیزبان کرتا ہی ہر ہر جزو تن — حال ظاہر اپنا بروجہ حسن — بیزبان کرتا ہی ہر ہر جزو یار — حالت غم اور خوشی کو آشکار

گوش دل وا ہو تو ہر ہر برگ گل — ہو زبان ناطق تو ای دستمال — گوش دل وا ہو تو ہر ہر برگ گلستان — کہہ رہی ہین قصہ جور خزان

گوش دل وا ہو تو ہر ہر برگ و بار — کر رہا ہی حال اپنا آشکار — مہر غفلت کی ہی تیری گوش پر — گفتگو سے تو ہی انکی بیخبر

وقت پیری کی ہر اک جزو بدن — دمبدم ای بیخبر ہی نعرہ زن — لحم و شحم و جلد مغز و استخوان — کر رہی ہین رات دن شور و فغان

کہتا ہی ہر جزو تجھسے دم بدم — وقت رخصت ہی ہمین کیجے معاف — بیمحل اب تو نہ ہمکو صرف کر — اسقدر تو کیون بنا ہی کور دلکر

ظلمت شب مین ہو لیجو کچھ ہوا — صبح پیری مین تو ہو ثابت بھلا — تیری ہر اک جزو کی ہی یہ صدا — اور یہی ہر جزو کا ہے مدعا

حیف ہی دور جوانی ہو گیا — کام پر جستہ نہ کچھ ہمسے ہوا — کر گئی عمر عزیز اپنی سفر — زندگانی مرگ سے ہی فوق تر

سوی مسکین ہو گئے مثل سمن — لالہ رخ پر ہو گئی ظاہر شکن — منہ مین دندان خود بخود فانی ہو گئے — رالہ سان کھل کھل کے وہ پانی ہو گئے

رنگ پیری کے یہ درج دہن — ہو گیا مثل کمان سرو چمن — مغز جان ہی خستہ و سواس غم — لعل دل ہی سفتہ الماس ہم

گرمی دل ہو گئی یک لخت سرد — آنکھین نرگس کیطرح ہین رنگ زرد — تو نکہ عمر جوانی سے گئی — لذت دنیای فانی ہی گئی

ہی یہ ہر جزو بدن کی گفتگو — بیزبانی یان ہر اک ہی بازبان — جب ہر اک شی ہی یہان تسبیح خوان

گوش جانسے پنبہ غفلت نکال — خار و سنگ و برگ و کاہ و آب و خاک — کہہ رہی ہین داستان دردناک

انبیا کے سامنے ای بے خبر — گریہ حنانہ و نطق عصا — بہر تنبیہ خرد ظاہر ہوا

ہر شجر اپنا خواص اور فائدا — عرض کرتا تھا سلیمان سے سدا — ہر جڑی کہتی تھی اپنا اور نسخہ راز

اپنا حسن و قبح اور نام و نشان — من و عن سب اوسے کرتی تھی بیان — عرض کرتی تھی باندازنکو

تو بہ بھجا ہی یہ سرتاپا غلط — خود غلط انشا غلط املا غلط — ہین تری افعال پر صدہا گواہ

تو یہان سمجھا ہی جنکو بیزبان
بولینگے پیش خدای دوجہان

توجسے سمجھا ہی دل مین بیکگاہ
ہی سو کل غیب کی تجھپر سیاہ

حشر مین اک اک کرینگا بر ملا
سنا منے انکے جو کچھ تو نے کہا

تو اگر رکھتا ہی سجدی مین جبین
تو گواہی دینگی اوسکی یہ زمین

کی ادا گر تو نے سجدی مین نماز
تو شہادت دیگی وہ باصد نیاز

کی اگر سجدی کی تو نے رفت و روب
شاہد صادق ہی ہر خشت و چوب

گو نہ ادہم نے کیا منہ سے مقال
لبیک ہی صورت ہی سائل کی سوال

مشہد رویہران پوشان چشم وا
دم بخود درویش تھا ساکت کھڑا

شاہ کی جسدم پڑی اوسپر نظر
ہیبت حق کر گئی دل مین اثر

آیا دل مین غیب سے شہ کی خیال
ہی عیان چہرہ سے اوسکے وہ جلال

بدعا منہ سے اگر اپنے کیے
مین ہون زندہ نہ دختر ہی رہی

حیرت فکر و الم سے لب گران
دل ہی دل مین اپنی کہتا تھا کبھو

ہی جوان فرخندہ طلعت خوبرو
اسکا ہر انداز ہی مرغوب جان

کر کے تو کبر و منی کو دل سے دور
عقد دختر اس سے کر دی بالضرور

کر ای سی اپنی دختر کا نکاح
کام اگرچہ سہل یا دشوار ہی

مشورت اوسمین وہی دیدار ہی
مشورت دانا سی کر ای بیخرد

مشورت سی عقل ہوتی ہی فزون
مشورت ہی ہر طرح سے سود مند

مشورت کو چاہیے مردانمین
مشورت ہی راہ حق کی رہنمون

لے نہ شورے احمقون نے زینہار
تا نکردے تجکو پیوند زمین

یار بد سی راز کو اپنے چھپا
تا نہ پہونچائی تجھے تحت الثری

یار بد سی پہ نکر راز آشکار
ہوتا کب وہ قعر مین دوزخ کی بند

گر نہ سنتا یار بد سی وعظ و پند
تا ابد ہو جسکے پیچ و تاب مین

مشورت فرعون نے ہامان سے کی
چلتا گر وہ آسیہ کی راہ پر

ڈوبتا کیون ایسے وہ گرداب مین
تا وزیر و نسے کرے یہ مشورہ

شنوی مین دیکھ لے اور غور کر
چاہیے تفصیل اس قصی کی گر

شہ و انسے اوٹھ کے خلوت مین گیا
عقد کرنیکی اگر دین وہ صلاح

تا کرون دختر کا مین اوس سے نکاح
ورنہ کچھ تدبیر ایسی ہی ضرور

حکم کے موجب ہوا حاضر وزیر
شاہ نے پوچھا کہ ای دانا دبیر

جس سے یہ تشویش خاطر کی ہو دور
یہ فقیر خستہ و زار و لب بہ حال

خوف مرنیکا نہ ڈر زندان کا ہی
رستم دستان جہان ہو پیر زال

رعب شاہی کا نہ خطر و جان کا ہی
مرد کم مایہ مین یہ جرات کہان

لرزہ تن پر ہی نہ مخمل مین عوام
یا تو خبطی یا ولا مجنون ہی

ہی بلاشک اس جنان مین کچھ لما
وعدہ پہلے مین نے اس ڈر سے کیا

اسمین حکمت ہی نہین کچھ بیحساب
ننگ ہو کر تا نہ سے کچھ بد دعا

اوسکو سن لیتا ہی جلدی سی خدا
خوف جان ہی مجکو اب انکار سی

جو کہ انسب اور بہتر ہو وہ کر
بہ نما ہی پھر نا بھی اقرار سی

جو پسند آوے سو کر ای نامدار
سلطنت کی جڑ و کل ہین ہی دلیل

سورۂ انا فتحنا کا لوا
بولا ای فخر سران ملک گیر

خاص فدوی کمترین نوکران
دوست تیری دشمن ہون تیری تباہ

ہو نہین ہرگز ولی نظام جانفشان

ہی اگر اس راہ کا تجکو خیال — غیر حق جو کچھ ہی سب پر خاک ڈال — نور حق ہر ذرہ مین ہی جلوہ گر — اس لطافت سے کہ خیرہ ہو نظر

ہی زمین و آسمان مین پردہ نور — تو نہ دیکھے تو ہی یہ تیرا قصور — پردہ کچھ اسپر نہین اے دلشعور — ہر طرف ہی موجزن دریای نور

ہی تری چشم بصیرت کو درکار — نیم شب جس سے ہی یہ نصف النہار — حب جاہ و مال و فرزند و پسر — الفت لعل و جواہر سیم و زر

طبع کو جس جس طرف کا ہی خیال — ہی یہی بس مانع راہ وصال — ہین یہی پردے پڑے ہی اوس نور پر — جس سے وہ تجکو نہین آتا نظر

الغرض رو رو کی تنہا خاک پر — تین دن اسنے کیے اوسجا بسر — مرغ بسمل کیطرح خیمہ مین طپان — نعرہ زن تھا مثل مجنون وہ جوان

وصل دلبر کا کبھی دل مین خیال — فرقت مہرو سے گاہی چشم لال — دل مین سو سو طرح کے خوف و رجا — بحر حیرت مین غرض وہ غرق تھا

زیست کا اسباب گو کوئی نتھا — وصل کی امید مین زندہ رہا — زندگی کا تھا سبب تنہ بیر وصل — پای جان مین اوسکے تھی زنجیر وصل

وصل دلبر کی نہو امید اگر — تین دن کی بعد باصد اضطراب — شش شدر از خود رفتہ با چشم پر آب

بیحجا با محفل شہ مین گیا — با ادب پیچھے ہوا سب کے کھڑا — بازبان حال کہتا تھا عیان — کر وفا وعدی کو ای شاہ زمان

بیزبان کرتا ہی ہر ہر جزو تن — حال ظاہر اپنا بروجہ حسن — بیزبان کرتا ہی ہر ہر جزو یار — حالت غم اور خوشی کو آشکار

گوش دل وا ہو تو ہر ہر برگ گل — ہو زبان ناطق تو ای دستمال — گوش دل وا ہو تو ہر برگ گلستان — کہہ رہی ہین قصہ جور خزان

گوش دل وا ہو تو ہر ہر برگ و بار — کر رہا ہی حال اپنا آشکار — مہر غفلت کی ہی تیری گوش پر — گفتگو سے تو ہی انکی بیخبر

وقت پیری کی ہر اک جزو بدن — دمبدم ای بیخبر ہی نعرہ زن — لحم و شحم و جلد مغز و استخوان — کر رہی ہین رات دن شور و فغان

کہتا ہی ہر جزو تجھسے وانگاف — وقت رخصت ہی ہمین کیجے معاف — بیمحل اب تو نہ ہمکو صرف کر — اسقدر تو کیون بنا ہی کور و کر

ظلمت شب مین ہو جو کچھ ہوا — صبح پیری مین تو ہوتا ہی بھلا — تیری ہر اک جزو کی ہی یہ صدا — اور یہی ہر جزو کا ہے مدعا

حیف ہی دور جوانی ہو گیا — کام برجستہ نہ کچھ ہمسے ہوا — کر گئی عمر عزیز اپنی سفر — زندگانی مرگ سے ہی فوق تر

سوی مشکین ہو گئے مشکل سمن — منہ مین دندان خم و بخود فانی ہوئے — رالہ سان گھل گھل کے وہ پانی ہوئے

رنگ گیا بدلے یہ درج و دہن — ہو گیا مثل کمان سرو چمن — لعل دل ہی سفتہ الماس ہم

گرمی دل ہو گئی یک لخت سرد — آنکھین نرگس کیطرح ہین رنگ زرد — تو نکہ عمر جوانی ہے گئی — لذت دنیای فانی ہی گئی

ہی یہ ہر جزو بدن کی گفتگو — بیزبانی یان ہر اک ہی بازبان — جب ہر اک شی ہی یہان تسبیح خوان

گوش جانسے پنبہ غفلت نکال — خار و سنگ و برگ و کاہ و آب و خاک — کہہ رہی ہین داستان دردناک

انبیا کی سنے ای بے خبر — بارہا بولے ہین یہ چوب و حجر — بہر تنبیہ خرد ظاہر ہوا

ہر شجر اپنا خواص اور فائدا — عرض کرتا تھا سلیمان سے سدا — ہر جڑی کہتی تھی اپنا اور نسب و راز

اپنا حسن و قبح اور نام و نشان — من و عن سب اوسے کرتی تھی بیان — عرض کرتی تھی باندازنکو

تو بوجھا ہی یہ سرتاپا غلط — عود غلط انشا غلط املا غلط — ہین تری افعال پر صدہا گواہ

ف الاصل ان من شیء الا یسبح بحمدہ
ف الاصل وان من شیء الا یسبح بحمدہ

کرنا اونکو صرف ہر گز بے محل — غیر ذات پاک حق عزوجل — آپ فرماتا ہی وہ رب العزا — ہو نہین وہ جو مجسی ظن ہو عبد کا
یعنے جو بندہ کہ ہی مجھپر یقین — مین بلاشک اوسکے ہون ظن مین وہین — یہ اشارہ ہی کہ ظن کو پختہ کر — تا ہو مید اتجھپر ہو اوسکا اثر
لیگیا کید ہر حسن تجکو خیال — کر دیا ان کہپر ٹپک کے تو نے ہم کا حال — اس سخن کی کچھہ نہین ہی انتہا — قصہ باقی ماندہ اب ہمکو سنا

بعد تین روز کے جانا اوہم کا باسید نکاح پادشاہ کی جناب مین اور مانع ہونا وزیر باتدبیر کا اور دراندازی کرنی اس باب مین پھر اوہم کی ذلت وخواری تکلیف وبیقراری

الغرض افشان خیزان وہ گدا — پہونچا اومین جا بجہان تھا بستر — لوٹتا انگارون پر شل سپند — عاجز و تنہا نحیف و مستمند
طاقت تن سے ہوا اک لخت طلاق — چھا گیا دل پر غم و درد و فراق — دل کے اندر شوق بے پایان ہا — اور جگر مین درد بیدرمان رہا
جسطرف کرتا تھا صحرا مین نظر — تھی وہی صورت ہر اک مین جلوہ گر — بل بے قوت واہ رے اکسیر عشق — کر گیا اکدم مین کیا تاثیر عشق
ایکدم مین کر دیا کندن طلا — رنگ خود بینی دیا بالکل جلا — کیا ہی اوہم سی خودی کو کھو دیا — دوش سے کی غیر کی گردن جدا
جو نہو طاقت سے صدہا سال کی — عشق ہی وہ بات دم بھر مین نمود — عشق ہی صنع خداوند جلیل — اور عبادت ہی ترا فعل ذلیل
سوچ دل مین یہ کہان اور وہ کہان — یہ مثال آسمان وہ ریسمان — ذرہ کو نسبت کہان خورشید سے — قطرہ کو قربت کہان ناہید سے
عشق کا فاعل ہی خلاق جہان — فعل کا قابل ضعیف و ناتوان — دونو نہین ظاہر ہی بعد غرب و شرق — جانے تو گر بحر الفت مین ہو غرق
عشق ہی اپنے مجھے بھی یا خدا — خار و خس کے تنکے دی بالکل جلا — اوس طپش اور تاب کا معدن ہو دل — مست و شیدا بیخود و مجنون بنا
کر وہ شعلہ عشق باطن کا عطا — میرے در دل کو بیش از بیش کر — الفت دنیا بھلی ہو یا بری — برق جسکو دیکھکر ہو منفعل
تیغ الفت سے مرا دل ریش کر — دور کر تقیید کی مجھسے حجاب — پھیر دے حاقوم پر اوسکے چھری
مین ہون اور نی سن و نائی رہی — قید غم ہو ایک تنہائی رہی — بحر وحدت مین نا اشل حباب
مین نہین کو قابل جذب ای کریم — تو تو ہی جذاب ہر بر و لئیم — ہو اگر پاکون ہی کو تجھسے کشود — پھر بدون کا حال کیا ہوائی و دود
ہون اگرچہ لاکھہ بحر معصیت — موج زن ریگ بیابان کی صفت — تیر اک جھونکا نسیم لطف کا — دم کے دم مین کر دی اون سکو فنا
ہی زد قلب اپنے پہلو مین یہ دل — کار عقبی مین نہایت مضمحل — صادر اس سے ہوتے ہین جو کام قلب — اسلیے دل کا ہی میرے نام قلب
کام اولٹے ہمسے صادر کیون نہون — عیب جو اندر ہین ظاہر کیون نہون — ظرف مین جو ہو ٹپکتا ہی وہی — شیشے مین جو ہو چمکتا ہی وہی
پھر رہی ہی دل کے اندر جب جاہ — کب سماوی اوسمین نور الٰہ — آوی کیونکر اوسمین نور ذوالجلال
دوسرے کے ساتھہ وہ شاہ غیور — جمع ہوتا ہی نہین اے بے شعور — گھر کو خالی غیر سے کر یکقلم
کھینچ خلوت مین بہت سا انتظار — تا میسر ہو تجھے وصل نگار — چاہیے تجکو اگر وصل صنم — سوت کی جو پاس بیٹھے دو بدو
ہی غنی تر سب شریکون سے خدا — چاہتا ہی یاردہ سب سے جدا — دیکھا ہی کوئی بھی ایسا خوبرو — دوسرے کی تو بھی گردن قطع کر
ہی جمال اوسکا دوئی سودای سپر

ف ناعتبار ف نامراد ف قطب ف اہل دعوی کا ف دنیا دعوی کا

رد کیا تو نے اگر میرا کہا — جان بچی مین تیری کہتے ہی ہوا — تن مرا مثل حباب بے بقا — ہے ہوا ہی دمبدم دل بھی سو بھرا

جب ہوا مایوس وصل یار سے — کب ہون پھر مانوس جسم زار سے — جب سنی درویش کے منہ سے یہ بات — رہ گیا خاموش شاہ نیکذات

دل مین کچھ انکار سی بھی خوف تھا — تا نہ یہ منہ سے کرے کچھ بددعا — مانع اقبال عار و ننگ تھا — اسلیے وہ دل مین اپنے تنگ تھا

عار دنیا کی ہے سد آہنی — کھو رہی ہین سبکو یہ کبر و منی — راہ مولا سی ہی مانع ننگ و عار — اسلیے کرتا ہی تو بیہودہ کار

ہین بہت سی کار مرغوب ای پسر — اون سے تو رہتا ہی محجوب ای پسر — سہل کو کرتے ہین عار و ننگ سخت — دوم کو کرتے ہین مثل سنگ سخت

شرع نے آسان سب بتکر کیا — اپنی کمبختی سے تو رسوا ہوا — کیون ہی طالب بیخبر تو نام کا — کام وہ کر جو ہو تیرے کام کا

عار کو اور ننگ کو ظاہر کی چھوڑ — نیک و بد سی اس جہان کے منہ کو موڑ — شاہ نے بعد از تامل یہ کہا — مدعا دریافت تیرا ہو گیا

مین سمجھکر دونگا پھر اسکا جواب — دل مین اپنی تو نکر نا اضطراب — گرچہ ہی یہ داب شاہی کے خلاف — مین نے گستاخی پہ تیری کی معاف

در دل سے اپنے تو مجبور ہی — بیخطا ہی بو کوئی معذور ہی — مجھسے کر اپنے نسب کا تو بیان — کون ہی تو کیا ہی تیرا خاندان

ہے جو ظاہر کا حسب نزدیک نسب — ہے ہر اک کیواسطے بند عجب — آدمی کیواسطے قید نسب — بند آہن ہی بہ سخت ای بیحسب

جب کہا اونہم نے ای شاہ جہان — ہی نجابت میرے چہرے سے عیان — جد اعلی ہین مری حضرت عمرؓ — قامع بدعات و کفر و دادگر

نامور حق حامی دین متین — واقف اسرار علم مرسلین — رستم دوران شاہ باوفا

حجت حق رہنمائے گمرہان — سیف مسلول و پناہ دو جہان — لیک فاروقی ہو نہین مثل شما

روز محشر کے عمل سے ہو سوال — کچھ نسب سے ہو وہان کب قیل و قال — اعلی یا بنت احمد اعلی

وان نہین ہرگز نسب کچھ کام کا — ہین یہ تقیدات ظاہر ای فتا — ہو گیا فی الجملہ کچھ دلپر اثر

شاہ نے سنکر کہا درویش سے — عاشق دل خستہ و درویش سے — قبح کچھ اسمین نہین نزد خرد

کیونکہ اپنی قوم مین تو ہی شریف — صوت و سیرت مین پاکیزہ لطیف — تاکہ ہو دریافت ہمکو مرتبک

جو مرے گھر مین ہین بہ پیش و اقربا — مصلحت اونسے بھی مین کرتا ہون ذرا — جانب صحرا ہوا وہ ہمرہان

خاطر ناشاد کچھ خرم ہوئی — وہ تردد اور بیکلی بھی کم ہوئی — پائی جب یہ مرضی شاہ جہان

ہوش دنیا کا نہ غم دین کا رہا — تھا خیال وصل دلبر مین فنا — تھی ز بس دل مین تمنای وصال

کوئی شاد و ان ہی کوئی خستہ حال — دیکھیے جسکو وہ ہی مست خیال — ہو گیا وہ غرق دریای وصال

ہی بہت زخار دریای خیال — عقل ہے باہر ہی سیمای خیال — ہی یہی دنیای دون کا ماجرا

سبز ہی دائم خیابان خیال — بیخزان ہی یہ گلستان خیال — ہی اسی سی غم اسی ہی بیغمی

کام و نیلک ہین سب خواب و خیال — ان خیالات دنی پر خاک ڈال — ہین گہر اوسکے نہایت آبدار

علم باطن کیا ہی تصحیح خیال — علم ظاہر کیا ہی تفضیح خیال — دیکھیے جسکو ہے درشاہوار

ہے ہوا ہی دمبدم دل بھی سو بھرا — ہے ہوا ہی دمبدم تازہ خیالات ای پسر — ایک سی ہے ایک دو نا آبدار

وہ گیا خاموش شاہ نیکذات — صاف کر اپنے خیالات ای پسر — غیب سے ہوتی ہین وارد جان پر

اسلیے وہ دل مین اپنے تنگ تھا — تاکہ ہون انوار دل مین جلوہ گر

دل ہی دل مین اپنے کہتا تھا وزیر — ہی بڑا بیباک یہ مرد فقیر — بینوائی مین ہے یہ کبر و منی — ہی یہ بیشک لائق گردن زنی
بعد ساعت کے کہا شہ نے کہ ہان — عرض کر حال فقیر خستہ جان — کیا کہا ہی کیا کیا اوسنے سوال — کر بیان مجھسے مفصل اسکا حال
سنکے یہ بولا وزیر خوشخصال — عرض کے قابل نہین اوسکا سوال — جو کہا ہی اوسنے ای شاہ زمن — مین نہین کہہ سکتا ہرگز وہ سخن
طبع کو سننے سی جسکے رنج ہو — عرض ای شہ کیا کروں اوسکو — سینۂ مردم ہی صندوق ای پسر — ہی زبان مُنہ مین کلید خیر و شر
بات کوئی ویسی ہی آتش لگا — اک سخن ہوتا ہی دُرِ بے بہا — ہی زبان تیری کلید سر غیب — لفظ ایسا تو نکہ جسمین ہو عیب
ملتئم ہوتے مین جراحات سنان — اچھا ہوتا ہی نہین زخم زبان — کر ضرورت مین لبون کو اپنی وا — لیک ہو ہر حرف دُرِ بے بہا
کچھہ نہین معلوم جبتک لب نہین بند — معدن حنظل ہی اندر یاکہ قند — جب کیا اپنے لبونکو تو نے وا — راز سربستہ ہویدا ہو گیا
ہے یہ گویائی طلسم بے نظیر — سوچ کے کہہ تو کلام دلپذیر — ہے اسی سی جان کا تیری خطر — اور ملتا ہی اسی سی سیم و زر
اک سخن کہنی سے ہو صد رجہان — اک سخن سی ہو جہنم مین مکان — ایک کلمہ سے ہو ظاہر صدق و دین — ایک سی پیدا ہو بغض و کذب و کین
چاہیے پرہیز اور حفظ لسان — تاکہ ہو سر دفتر اہل زبان — شاہ نے ہر چند کی تفتیش حال — کچھہ نہ بولا وہ وزیر خوشخصال
گو نکی اوسنے زبان سے قیل و قال — پر عیان تھا اوسکے چہرے پر لال — آخر اوہم کو بلایا شاہ نے — سامنے اپنے بٹھایا شاہ نے
وضع درویشانہ اوسکی دیکھکر — شاہ کے دل پر ہوا اتنا اثر — دل مین سمجھا ہے یہ مرد باخدا — عابد و زاہد کریم و پارسا
مرد حقانی کی پیشانی کا نور — کب چھپا رہتا ہی پیش فیلسوف — ہی اثر سجدہ کا سیما سی عیان — پیش چشم عاقلان و کاملان
رعب شہ پر ہو جو صاحب خلق سے — ہیبت حق ہی نہین یہ خلق سے — آئے تنہا غیب سی سب انبیا — بادشاہون کو مطیع اپنا کیا
مرد حق تنہا نہین ای بدگمان — وہ نہان رکھتا ہی فوج بیکران — حفظ حق ہر وقت ہی اوسکا معین — جابر و ظالم سے اوسکو ڈر نہین
اہل دل ہین سب دلون کے بادشاہ — گو کہ ظاہر مین ہین ان باحال تباہ — حال ظاہر پر نکر ہرگز نظر — معنی ہین لفظون کے اندر غور کر
بسکہ معنی رکھتی تھی جو جو بھی — لشکر فرعون کو غارت کیا — شہ نے پوچھا با ادب درویش سے — کر بیان جو کچھہ تمنا ہی تجھے
کیا ہی وہ راز نہانی اے فقیر — جسکو سنکر ہو گیا برہم وزیر — جب کہا اوہم نے ای شاہ زمان — دو مہینے سی ہو نہین وارد یہان
بندۂ عاجز ہون مسکین و نحیف — کمتر از خار و خس و مور ضعیف — مین نے دنیا دیکھکر ناپائدار — کی ہی اول سے فقیری اختیار
شہر مین آیا تھا بہر سیر آج — دل کے بہلانے کو تا خوش ہو مزاج — پادشاہ زادی محافہ مین سوار — پاس سے گذری مرے ای نامدار
قدرت حق سی چلی ایسی ہوا — اوس محافہ کا دیا پردہ اوٹھا — ابر جب خورشید سے یکسو ہوا — حل ہوئی معنی شمس والضحی
تیر مژگان ہو گئے سینے کے پار — مین ہوا سو جان سے اوسپر نثار — ہی یہی تجھسے فقط میرا سوال — بہر ذات پاک حق ذو الجلال
جسنے دی یہ خوبی و حشمت تجھے — جسنے بخشا ہی تجھے یہ عز و جاہ — دیدیا بیمد و عد ملک و سپاہ
ہمت وجود و کرم لطف و سخا — اس عطا پر اوسکے تو کر کے نظر — عقد شرعی میرا اوس دختر سی کر
ہر حق تو کر مری حاجت روا — حق تری مشکل کا ہو مشکل کشا — تو ہو گر اس کام مین میرے کفیل — حق تعالی ہو ترا نعم الوکیل

جراحات السنان لا یلتام
احتراز عن جراحات اللسان لازم

رونق افزا ہی کہان مجھسے کہو — تا کرون اداب مین اوس شاہ کو — ہفتے مین اکدن مقرر تھا وہان — بیٹھتا تھا بر بلا شاہ جہان
حکم چاؤشون کو تھا میرو گدا — جو کوئی چاہی وہان آوے چلا — جسکو جسکے ہاتھ سے تکلیف ہو — بر ملا ظاہر کرے اوس ظلم کو
کوئی مانع ہو نہ اوسکا زینہار — داد کو تا پہونچی ہر مظلوم و خوار — پوچھا جب ادہم نے شہ کا ماجرا — اتفاق وقت سے وہ روز تھا
کر رہا تھا بادشہ دربار عام — تھا وہان خلق خدا کا ازدحام — ایک دربان نے دیا شہ کا پتا — اوس فقیر خستہ خاطر کو بتا

جانا ادہم کا پاس بادشاہ بلخ کے اور سوال کرنا اپنے نکاح کا بادشاہ کی دختر سے

شاہ والا جاہ کا پا کر پتا — بر سر دربار ادہم بھی گیا — دم بخود حیران و ششدر بستہ لب — ایک گوشہ مین کھڑا تھا باادب
راست جانب پر کھڑا تھا بوذر — صاحب حشمت امیر بے نظیر — بادشہ نے حکم یہ اوسکو دیا — پوچھ جاکر حال اوس درویش کا
کس لیے غمگین و حیران ہے کھڑا — مدعا کیا ہی دل درویش کا — عرض مطلب ہو کرے مجھسے گدا — جلد تر کر اوسکی حاجت کو روا
کر عطا جو شی اسے مطلوب ہو — گو کہ وہ کیسی نفیس و خوب ہو — رد نکرنا چاہیے اسکا سوال — کیونکہ لا تنہر ہی قول ذوالجلال
مالک افلاک و دارائے جہان — رد نہین کرتا سوال عاجزان — دیر ہو تیری دعا مین گر کہین — وہ توقف خالی از حکمت نہین
ہو اگر وہ شی تری حق مین زبون — رد ہی اوسکا سوا جابت سے فزون — بہتر اوس سے دی کہ رب العالمین — یعنے جاہی ہم قاتل انبین
لیک کب پہونچی اسے عقل بشر — عقل کل کے فہم سے جو ہو مدبر — قند کے دینے سے ہی اوسکو حذر — طفل ہی نفع و زیان سے بیخبر
طفل گو رو روکے مانگے انبین — باپ حنظل کے سوا دیتا نہین — کیونکہ معلوم اوسکو ہی اسکا ضرر — اور وہی ہی جان کا تیری وبال
تو تو ہی جویائے مال و سیم و زر — اوسکے اندر ہی تری جی کا خطر — تو حماقت سے کیا چاہی سوال — اوسکو دیدے تو نہ ہو ہی بو الفضول
اسلیے کرتا ہی رد اوسکو خدا — تا نہو تو سو بلا مین مبتلا — جانتا بہتر ہی وہ رد و قبول — بر طریق سنت خیر الانام
سنتے ہی چھٹ پٹ وزیر باوفا — آکے ادہم کو کیا اسنے سلام — بعد ازان پوچھا بیان کر مدعا — کر بیان تا ہو روان تیری مراد
پوچھتا ہی حل تیرا بادشاہ — ہی یہان آنے سے کیا تیری مراد — دختر شہ پر ہوا ہون مین فدا
بادشہ سے کہکے تو میرا سلام — بے تامل اوس سے ادہم نے کہا — عقد شرعی اپنی دختر کی مرا
گو کہ مین درویش ہون مفلس غریب — جلد کر سر خدا بہر خدا — مجھسے کرتا دو جہانمین ہو فلاح
کر نہ ظاہر ہر کسی کے بد نظر — تو کریگا آخر اوس کا نکاح — بعد مرنیکے چہ شاہ و چہ گدا
انکے حق مین اے وزیر بے نظیر — ایکسان ہین ہم امیر و ہم فقیر — بس غضب سے برق و شعلہ بن گیا
اپنے دل ہی مین کہا کر یہ جواب — کچھ نہ ادہم کو دیا اوسنے جواب — پھر اوسی جا پر ہوا جا کر کھڑا
گو کہ غصے کا نہایت جوش تھا — رعب بادشہ کے وہ لے خاموش تھا — کاظمین غیظ کب ہوئے مرام
بادہ نار جہنم ہے غضب — سرد ہو بی موسن کامل کے کب — رنگ دل تب جلکا اوس سے ہو بدر

گر بادل ست فدا ہی کاہ پر — کر ذرا اوسکی کشش پر تو نظر — دیکھ حال ایجان مقناطیس کا — کیا ہی اوسکا جذب ہی آہن ربا
کوہ مین گر ہو بشکل خوشہ چھپا — کب بدخشان مین ہو لعل بے بہا — گر صدف کو عشق پانی کا نہو — قطرہ قطرہ گوہر یکتا نہو
اس جہان کے کام کا سب انتظام — عشق ہی پر منحصر ہے والسلام — سر کو شہزادی نے ایکر ہاتھ پر — اپنے سینہ پر رکھا با چشم تر
بعد اسکے پھر نکی جنبش ذرا — مقصد قلبی جو تھا حاصل ہوا — اپنے پانون یار کے گھر سے گیا — آیا سر سے پاس دلبر کے گدا
شاہزادے نے بعزو احترام — دفن کا اوسکے کیا پھر اہتمام — دیکھکر یہ حال وہ جان جہان — استعد رو یا کہ یارب الامان
اپنی اس حرکت سی وہ نادم ہوا — سود کیا جب تیر زہ سی چھوٹ گیا — ابتدا مین سوچنا ہی سودمند — حرف بیجا سے کرا ول لب کو بند
دل مین کر تجویز پھر کر لب کو وا — تا بہ کے جان نہو تیرا کہا — ہی زبان تیری کلید قفل دل — وہ نہ کہ تا حشر مین ہو منفعل
توڑنا شیشہ ہی سہل اسی خوشخصال — لیک پھر پیوند اسکا ہی محال — بازرہ اول گنہ سے ایجوان — تا نہو آخر کو تو خوار جہان
گرچہ تو پیش خدا مقبول ہی — کنہ اوسکی لیک بس مجہول ہی — جو ندامت چاہیی توبہ مین یار — وہ نہین ہر وقت ہوتی آشکار
وہ ندامت تیری قابو مین نہین — چاہ کے اندر نگر ای مرد دین — اس بھروسی پر نا ہر گز گناہ — بخشدیگا جرم توبہ سی الٰہ
چاہیی توبہ مین جو صدق یقین — تیری دل مین لاکھوان حصہ نہین — زہر مہرہ ہی پاس ہو تریاق کو — آگ سی بچ گرچہ پانی پاس ہو
گرچہ چکم انداز ہوا ے جان تو — ہو نہ ہر گز شیر نر کے دو بدو — پیر نا آتا ہو گر تجکو ہزار — قعر جیحون مین ولے غوطہ نہ مار
حزم سو رالظن کو کر تو اختیار — کار بد سے دور رہ ای مرد کار — اتنا رو یا غم مین اوسکے ماہرو — دھو یا آب اشک سی سر کالہو
اشک سی اپنے دیا نالا بہا — پھر اوسی پانی سی غسل او سکو دیا — آخرش رومال مین دھر کر وہ سر — دفن بارے کر دیا بیرون در
پھر وہان اک خانقاہ آسا بنا — گرد مرقد کے مکان دلفزا — بیٹھا اوس مرقد پہ وہ زیبا پسر
سر کیا جب راہ دلبر مین فدا — وصل تب معشوق کا حاصل ہوا — گر گرے دلبر پر اپنے ہے بجا
جان و تن کو کر گری تاراج عشق — تو سمجھ اوسکو کہ ہی معراج عشق — سر کے دینی پر ہوا حاضر بجان
دل نے ادہم کو دیا سنکر جواب — مجکو کچھ ہر گز نہوگا اضطراب — وہ بھی مین کر دون فدا ای سیمتن
اتنے مین پھر شور و غل برپا ہوا — یعنے اپنے گھر چلی وہ دلربا — شہر و صحرا کو کیا باغ و بہار
اطلس و دیبا و زربفت و قصب — سندس و استبرق و خز و عنبسہ — ارض صحرا رشک صد افلاک تھی
با دل پر درد و گریان زار زار — پیچھے اوسکے ہو لیا وہ دلفگار — رہ گیا ادہم کھڑا بیرون در
مثل آئینہ کے بھو چکا رہا — سر کو دیوارون سی ٹکرا تا رہا — گھر مین جب وہ داخل ہوئی رشک قمر
رحم اللہ کر کے میر ے حال پر — نام سے اوسکے مجھے دیجے خبر — پوچھا دربانون سے یہ جان جہان
بولے دربان ای فقیر خستہ جان — ہی یہ لڑکی دختر شاہ زمان — تا کرون اوس نام کو ورد زبان
بادشہ کا غصہ ہے قہر خدا — اس سے ڈرنا لازم ہی ای مرد خدا — اس خیال خام سے اپنے گذر — تا نہوا ثبات کی شہ کو خبر
پوچھا اسنے ہے کہان وہ بادشاہ — جسکی دختر ہے یہ رشک مہر و ماہ

ف ۱ اصل مصرع یون ہی کیا
ف ۲ دانستی سکنی و اختری
ف ۳ فی نار فقد کنت کما کین
ف ۴ التعجیل من الشیطان
ف ۵ وانظانی من ارحمن ۱۲
ف ۶ الحزم سو رالظن
ف ۷ ہم پھر ہو رہی
ف ۸ نہ ہو رہی

دیکھتے ہین مرد حق پایان کار — مرد اول ہین ہین سب رسوا و خوار — زندگی دنیا کی بھی ہی مستعار — آخرش عقبی ہی ہے تجکو کار

کردہی تو کام ای فرخندہ خو — آخرت مین جس سے ہووے سرخرو — بسکہ وہ درویش از خود رفتہ تھا — منع سی وہ چند عشق اوسکا ہوا

عاشق مسکین کو کیونکر صبر ہو — تاب کب لائے دل بیتاب کو — عشق کا ہوتا ہی جب دل مین ظہور — عقل کو سون بھاگتی ہی اوس سے دور

حاسدون نے بھی کیا دانتہ نکو تیر — عافیت نے اوس سے لی راہ گریز — شاہزادے پر کیا پایان کار — راز غمازون نے اوسکا آشکار

اسطرح اوسکو دلائی مار و تنگ — جس سے آتش ہو گیا وہ شوخ و شنگ — تند باتین سنکے وہ ایسا ہوا — غصے مین اک اور بگولا بنگیا

بے تامل کہدیا جلاد کو — قتل کر اس بیدل ناشاد کو — ہی یہی کردار کی اسکی سزا — جسنے مجھے رسوا زمانہ مین کیا

ہو نہ رنگین خون مین جبتک زمین — یاوہ گوئی سی وہ بچنے کا نہین — بسکہ تھا غصے کا شہزادے کو جوش — عذر خواہی سی ہوئی خلقت خموش

آتش سوزان ہی قہر بادشاہ — روبرو اوسکے ہی خلقت برگ کاہ — کاہ کو آتش سی لازم ہی حذر — ورنہ جلکر خاک ہووہ سر بسر

اسلیے فرماتے ہین خیر الورا — عالمون کو جانو تم شمس الضحیٰ — گر امیر و رنسے کرین وہ احتلاط — تمکو پھر لازم ہی اونسے احتیاط

اہل حشمت پاس عالم جاے گر — خائن اوسکو دل مین سمجھو سربسر — اختلاط اہل ثروت ہے بجا — اونسے جو کوئی ملا خائن ہوا

بندگان حق ہین مسکین و غریب — کبر سے دور اور ذلت سے قریب — عجز و غربت ہی وہان منظور ہی — کبر ہی جسمین سو حق سی دور ہی

پک کے گر پڑتا ہی یہ خاک پہ — خام ہی جبتک رہی افلاک پہ — آئے پھر سر سنگ بہر وار و گیر — لیگئے درویش کو کرکے اسیر

دور تر بستی سے جاکر ایک جا — سر کیا درویش کا تن سی جدا — مرغ بسمل کیطرح تڑپا وہین — خون سے اوسکے ہوئی رنگین زمین

کچھ بھی اوس درویش نے مارا نہ دم — جان دینے مین رہا ثابت قدم — نقش حرف پاک نام دلبرا

جو ہوا قطرہ زمین پہ جاے گر — تھا وہ شہزادی کا نام دلپذیر — گر دیا لوح زمین پر یک قلم — نام شہزادے کا لو ہوی رقم

چرخ بوقلمون نے اس سے بھی عجیب — نقش اک ظاہر کیا ہی اجیب — کاٹا سر خنجر سے جب درویش کا — اوس فقیر خستہ دل درویش کا

گوے کے مانند سر غلطان ہوا — لوٹتا پھرتا رہا وہ جابجا — تھی ٹکٹکی اوسجا پہ خلق خدا — گرداونکے حلقہ زن وہ سر ہوا

ہوکے قربان گرداونکی سات بار — خون چکان آخر زمین پر لوٹتا — شہر کی جانب روان وہ سر ہوا

پیچھے پیچھے خلق با خیل و سپاہ — دیکھکر سب کو بچشم اشکبار — جو وہان حاضر تھا وہ حیران تھا

آگے آگے سر روان بادرد و آہ — آگے آگے سر روان بادرد و آہ — رفتہ رفتہ آخرش پہونچا وہین

رفتہ رفتہ پہونچا شہ کے گھر کے پاس — جب تو خلقت کے اوڑے ہوش و حواس — جسمین رہتا تھا وہ زیبا نازنین

بادشہ سنتے ہی اس احوال کو — آپ آیا سر کے استقبال کو — بازبان حال کہتا تھا وہ سر

گوے سا پھرتا تھا سر جو سو بسو — شاہزادے کی فقط تھی جستجو — چشم سی عبرت کے شہ نے کی نظر

کچھ مآل کار دل مین سوچکر — لایا شہزادے کو وہ گھر ہی پر — اور کہا اس سر کو ہاتھ اونسے اوٹھا

اس کٹے سر مین طپش ہے کس قدر — جذب الفت کا مقرر ہی اثر — برخلاف طبع جو اس سی ہوا

تو اگر اس سر کو روکے گا نہین — یہ کسی جا پر نہ ٹھہرے گا کہین — عشق کی تاثیر الفت کا اثر — آخرش عقبی ہی ہے تجکو کار

منع سی وہ چند عشق اوسکا ہوا

عقل کو سون بھاگتی ہی اوس سے دور

راز غمازون نے اوسکا آشکار

غصے مین اک اور بگولا بنگیا

جسنے مجھے رسوا زمانہ مین کیا

عذر خواہی سی ہوئی خلقت خموش

ورنہ جلکر خاک ہووہ سر بسر

تمکو پھر لازم ہی اونسے احتیاط

اونسے جو کوئی ملا خائن ہوا

کبر ہی جسمین سو حق سی دور ہی

لیگئے درویش کو کرکے اسیر

خون سے اوسکے ہوئی رنگین زمین

نقش حرف پاک نام دلبرا

نام شہزادے کا لو ہوی رقم

اوس فقیر خستہ دل درویش کا

گرداونکے حلقہ زن وہ سر ہوا

شہر کی جانب روان وہ سر ہوا

جو وہان حاضر تھا وہ حیران تھا

رفتہ رفتہ آخرش پہونچا وہین

ہو نہین مشتاق وصال سیمبر

اوس فقیر کشتہ شہزادہ پر

اضطراب اسکا کہین کم ہو ذرا

عشق کے ہین کام اس سے بھی سوا

کچھ نہین سو قوف تمہارے بیت پر

سنبلستان عشق کے ہین سنگ زار — وردو ریحان اوسکے رستے مین ہین خار — عشق یارو ہے عجب ناور طلسم — عکس کر دیتا ہی وہ ہر شے کا اسم
عیش کو ریش اور عشرت کو غمی — درد کو درد اور غم کو خرمی — رنج کو گنج اور الم کو نوبہار — آہ سرد خون دل کو جو بخار
متصل اوس باغ کی پہونچا گدا — جسمین تھی وہ رشک سرو ناز فزا — باغ کے چارو نطرف پھرنے لگا — اوس پریرو کا ملے جس سے پتا
دیکھکر چارو نطرف پختہ الانگ — دل ہوا ادہم کا دوری سے بتنگ — ہوگیا ناچار وہ بیدست و پا — سامنے دروازہ کے آکر کھڑا
باغ کیا گویا تھا وہ حصن حصین — پہونچی وقت سے جہان فکر متین — نے نقب نے لگانی سود مند — پہونچنے بالائی ہوئی اوسکی کمند
بیٹھے دروازی پہ دربان گھات مین — ہاتھ مین تلوار جھڑکی بات مین — تھے مسلح ہر طرف صد ہا سوار — اپنے چوکی پہرے سب ہوشیار
چھپر یان باندھی بیٹھے تھے اوسنجا — اور پھری گنتکے لیے صد ہا بھکیت — جس مکان مین جا نسکتی ہو ہوا — آدمی پہونچے وہان امکان کیا
پہونچا ادہم جاکے جب در کے قریب — دوڑی چارو نطرف سے پیہم نقیب — کی زبانی گو بہت سی دور باش — اور کہین باتین نہایت جان خراش
بوسہ لیکن لیکے وہ دہلیز کا — بیخبر بیہوش ہوکر گر پڑا — حالت غش مین گدا کو کھینچکر — باغ کی سرحد سے پھینکا دور تر
ہاتھ مین جو کچھ کہ آیا چوب و سنگ — مار کر اوسکو کیا مردے کی رنگ — مار کر سنگ جفاے دلخراش — کر دیا اوسکے بدن کو پاش پاش
بیخودی سے جب وہ آیا ہوش مین — دل سے یون کہنے لگا اوس جوش مین — تجکو کرنے ہین ہزارون دشتے — مضطرب کیون پہلی ہی منزل مین ہے
منزل مقصود تو ہے دور تر — چست اور چالاک ہو ہستی نکر — عشق کا ہی دور تر ہی دل مقام — اور تیرا اسمین ہی پہلے ہی کام
خون دل سے اپنے کر پہلے وضو — جب قدم رکھہ اسمین اے فرخندہ خو — سنلے مجھ سے بات اک درویش کی — عاجز و دل خستہ و درویش کی

حکایت عشق فقیر کی چین کی بادشاہزادی پر اور ناحق قتل کرنا شہزادی کا فقیر کو غصے مین آکر

تھا ختن کی بادشہ کا اک پسر — زہرہ سیما خوبرو رشک قمر — شوخ و شنگول آفت ہر جان و دل — مات جس سے ہون بت چین و چگل
گلشن خوبی مین وہ سرو روان — حسن کے بازار کا نقد گران — شکل کو اوسکی پری پہونچے نہ حور — قدرت حق نے کیا اوسمین ظہور
جد مشکین اوسکے دام عنبرین — پھنس رہی اوسمین ہزارون مہ جبین — دیکھکر اوس ماہرو کو اک فقیر — ہوگیا دام محبت مین اسیر
ہوگیا احوال اوس درویش کا — عشق سے لیلی کے جو مجنون تھا — غم مین یوسف کی زلیخا نعرہ زن
نعرہ زن وہ شہر مین ایسا پھرا — شہرہ آفاق الفت ہوگیا — پردہ پوشی اور سر گوشی کہان
عشق و مشک آپسمین دو ہمراز ہین — بے کہے اور بے سنے غماز ہین — بام سے وہ طشت زرین گر پڑا
تھی ہر اک محفل مین اوسکی گفتگو — جا بجا و کو بکو و سو بسو — اور کہا اس بات سے کر لب کو بند
کرنہ ہرگز تو کہین افشاے راز — باب آفت تا نہو دی تجھپہ باز — تا نہو اس راز کی شہ کو خبر
دشمنی تو جان سی اپنی نکر — ہی اس افشا مین تری جی کا ضرر — تو بچا وے جسمین اپنی جان سے
صبر کر اور بخشید کو اپنے چھپا — تا تری امید بر لاوے خدا — پیش اہل ذوق لیکن قند ہو
قند گو اوسوقت دیتا ہی مزا — سنفعت مین لیک محفل ہی سوا — حال کو تو چھوڑ دیکھہ اوسکا مآل — تا نہو دی سے تری جی کا وبال

۱۵ استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ۱۲ ۱۵ الصبر مفتاح الفرج ۱۲

ہی دوڑی سی ذلت و کرب و قلق — تو وہی ہی ہو گیا گر جان بحق — پیرہن سو جا سی مثل گل تھا چاک — شمع سان ہونٹونپہ آہ سوزناک

شمع رو پر مثل پروانہ طپان — گل پہ بلبل کیطرح گرم فغان — جذب گو کرتا ہی کہہ کو کہربا — پرکشش ہی عشق کی نسبت ہی کیا

جذب آہن کو ہی مقناطیس سے — جذب دل کا پھر نہین رشتہ اوسے — جاذب و مجذوب بین ہی گو کہ راہ — فرق او سمین ہی بہت بی اشتباہ

جذب او سمین گو کہ ہی رقت کہان — وہ رجا وہ خوف وہ الفت کہان — جذب گو ہی لیک درد و غم نہین — لذت دیدار و چشم نم نہین

عشق ہی جس دل مین ہی جوش و خروش — اوڑتی ہین برق طپان کے اوس سے ہوش — کہربا کہ آہن و آہن ربا — عشق وہ شی ہے کہ دی سب کو جلا

عشق کردی خاک اسکو پھونک کر — یہ زمین و آسمان ہے آسیا — بیچ مین جو اسکے آیا سو پسا

اور گردان سنگ بالا چرخ پیر — دانۂ خرمن ہی یہ خلقت تمام — انکو دلتا ہی یہ ظالم صبح و شام

عیش و عشرت خندہ و فرحت کہان — اسلیے جو دل ہی غم سی چاک ہی — نیم بسمل بستہ فتراک ہی

ہو تجھے اوتنا ہی زائد درد سر — مال و ملک و دولت جاہ و جلال — جسقدر بڑھتی ہین بڑھتا ہی ملال

وہ زیادہ سب سی ہی غم مین تباہ — تیر غم کا ہی نشانہ اوسکا دل — سو بلا مین مبتلا و مضمحل

سیکڑون غم سی ہی دل اوسکا فگار — کوئی دنیا مین نہین ایسا بشر — درد و غم سی جو نہ خستہ جگر

عالم مستی مین ہوا نجام عشق — یا الٰہی معرفت کا دی وہ جام — جسسے خود بینی کا ہو قصہ تمام

مناجات بجناب الٰہی

ای خدا اے مالک ہر دو جہان — راہ باطن کی مری ہو تو دلیل — گر نہو تیری طرف سی فتح باب

حب دنیا مین نکر مجکو ذلیل — راہ کا میری تو ہی ہو راہبر — یون نہ سہنے دے پریشان و تباہ

مجکو یون مرگشتہ و سرگشتہ کر — رہنما تو ہو تو ہو میرا نباہ — دستگیری کر مری تو ای کریم

ہی شب تاریک و رہ مین تیرہ چاہ — لیک رحمت ہی تری اوس سی فزون — کیونکہ وہ محدود یہ بے انتہا

ہین گنہ گرچہ مری حد سی برون — سامنے جب ہون ہوا جان حزین — رحم کا اوسوقت تیری ہو ظہور

ہی یہ رحمت ہی تری مجکو یقین — رہ گیا بیچارہ ادہم نعرہ زن — عشق کی باتونکی کب ہی انتہا

عشق کس جلنے گیا تجکو حسن — سفنے کے مشتاق ہین اہل جہان — پھیر تو بھی اپنے گھوڑے کی عنان

پہونچنا ادہم کا اوس باغ مین

جہان پر شاہزادی سیر کرتی تھی اور روکنا اور جھڑکنا دربانون کا اندر جانے سے اور مار کر ہٹا دینا ادہم کو در باغ سے

دل پہ ادہم کی ہوا ایسا قلق — رنگ چہرے سے ہوا یک لخت فق — ارغوانی رنگ جو تھا چھپا — دم کے دم مین زعفرانی ہو گیا

دشت و ان کی طرح کرتا تھا نظر — دم مین لودھر اور اکدم مین ادھر — نشۂ الفت سو تھا وہ کور کر — تھی کشش دل کی ہی اوسکی راہبر

دم بخود حیران و ششدر رہگیا — ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہگیا — سدھ نہ تن کی اور نہ بدھ جی کی رہی — کچھ سنی اوسکی نہ کچھ اپنی کہی

دیکھ پائی سادہ پن اوسکا جو حور — یون کہی مجھ مین سراسر ہی قصور — آنکھین اوسکی آہوی مردم شکار — زلف اوسکی مجمع دلہای زار

اوسکی نک ساک کا کرو مین گر بیان — چاہیے لکھنے کو عمر جاودان — تھی محافہ مین وہ رشک ماہتاب — جسطرح برج حمل مین آفتاب

حسن کی تعریف اوسکا کیا کرون — جو لکھون مین اوسکی تھی خوبی فزون — جب وہ پردہ اوٹھ گیا ناخواستہ — پھر کیا خدام نے آراستہ

جب سواری اوسکی آگے کو چلی — دم کو ادہم کی موئی کچھ بیکلی — مرغ بسمل کیطرح دوڑا جوان — ہوگیا تاریک آنکھون مین جہان

سینہ کے اندر دل مضطر ہوا — مثل مرغ بسمل و قبلہ نما — رعشہ تا دیر اوسکے اعضا مین رہا — دو سپہر کے بعد آیا جبکہ ہوش

عشق نے اوسکو دکھایا اپنا رنگ — دو سپہر کے بعد آیا جبکہ ہوش — گرتا پڑتا ہوگیا پیچھے روان

گریبان اوسکی کرون مین بیکلی — بیکلی مین ہو ہر اک گلکی کلی — چرخ کی سینہ سے بھی ہوتے تھے پار — عشق نے اوسکو دکھایا اپنا رنگ

تھی نگاہ اوس بت کی کیا آفت بھری — دم کے دم مین کر گئی جادوگری — اپنی ہستی سے ہوا بالکل فنا — محو مطلق اوس پر پیر مین ہوا

بیخزان ہی گلشن و گلزار عشق — عقل سے باہر ہی کاروبار عشق — عشق کی ساری ہین گلکاریان — ہاتھ سے چھوٹی زمام اختیار

آتش گل سے کیا بلبل کو خاک — دل چکا رونکا قمر سی چاک چاک — شمع پر پروانہ کو مائل کیا — جس سے ہی سرسبز گلزار جہان

خواب مین یوسف کی دکھلا کر بہار — دل زلیخا کا کیا دیوانہ وار — کان مین مجنون کے پھونکا وہ فسون — سرو سے قمری کا گھائل دل ہوا

عقل اوسکی دفعتہً زائل ہوئی — ایسی کیفیت اوسی حاصل ہوئی — شہر و اہل شہر سی نفرت رہی — عشق لیلی مین ہوا اوسکو جنون

کچھ دکھائی ایسی شیرین کی چھبن — ہوگیا بیجان جس سے کوہکن — وامق و عذرا کو دی پیوستگی — اور دشت نجد سی الفت رہی

چاہیے پیدا ہو دل مین درد و غم — رغبت دنیا ہوتا کچھ دل سے کم — عشق ہی قطع علائق مین مگر — ہیر اور رانجھے سے کی دلبستگی

ہی ہر اک اسجا گرفتار بلا — بند ہر ہر جزو پہ ہین بے انتہا — دام مین حرص و ہوا کی سب ہین بند — تیغ برّان سے زیادہ تیز تر

کٹ سکین وہ بند کب جز تیغ عشق — محو کب وہ داغ ہون جز تیغ عشق — گریہ ہی عشق حقیقی کیمیا — بند آہن سی ہین وہ محکم و چند

ظاہری[۲] کرتا ہی آخر انتقال — عشق باطن کیطرف ہی قیل و قال — گر حقیقی ہو تو پھر کیا بات ہے — ہے مجازی بھی ولیکن کام کا

اسلیے لیکن[۳] مجازی ہی بھلا — تا حقیقی کا ملے اوس سے پتا — جو ہوا عشق خدا سے بہرہ ور — ظاہری مین پھر تلف اوقات ہی

گر خون کے عشق سی کیا ہی وگار — دل لگا اوسپر کہ جو ہو پائدار — بت پرستی چھوڑ ہو مشغول کار — ہے وہ شاہ دو جہان بحر و بر

یار و فرزند و برادر اقربا — ہین یہ[۴] ہر اک مانع حب خدا — دل کو تیرے جس سے ہو پیوستگی — بت ہی جو ہو جز حق ہر درد گار

رنگ ظاہر پر جو ہو مفتون ہی — طفل نابالغ ہی یا مجنون ہی — جب گیا باطن کا اوسکو رنگ و بو — راہ باطن کی وہی ہی بستگی

رکھتے ہین ایزد تعالی پر نظر — مرد بنکر رشتہ دنیا کو توڑ — کیا کرے گا پھر بتا اے نیک خو

الغرض نقصان و خسران وہ گدا — اصل تو وہ تھی یہ سایہ دار تھا — غیر حق جو کچھ ہی اوسسے منہ کو موڑ

پیچھے پیچھے مثل سائے کے دوان — تھی دوئی ظاہر مین جسکے خوار تھا

دیکھکر دلچسپ اوس جا کی فضا — متصل اوس شہر کے رہنے لگا — دور آبادی سی جای ارجمند — کی اقامت کے لیے اپنی پسند
سیر کرنے کے لیے وہ دلنشیں بنا — شہر کے اندر بھی آتا گاہ گاہ — مرغ وحشی کیطرح سب سی جدا — سیر کرکے شہر کی جاتا چلا
نے کسی سی دانش نے کچھ بول چال — کھانے پینے کا کسی سے نے سوال — صحبت مردم نہین مد نظر — پھر چلے آنا تماشا دیکھکر
تھا زبس درویش خود بھی باجمال — گلرخونسے دل کو تھی غربت کمال — دیکھتا جس جا کوئی صورت حسین — کرتا وقفہ اوس مکان پر مرد دین
ایکدن ناگاہ از حکم قدر — شاہ کے در پر ہوا اوسکا گذر — خلق کا دیکھا وہان پر اژدہام — اور زیدہ سی اوسجا دھوم دھام
تھے کھڑے صدہا نقیب و چوبدار — اور پیادے بیحد و بیعد سوار — دست بستہ صف کشیدہ سو بسو — دیدہ ہر اک کی وہان کرنے لگا
غرق لعل و زر زمین از پا تا بسر — زرق و برق ایسے کہ خیرہ ہو نظر — اتفاقاً ہو گیا وہ بھی کھڑا — اسمین بولے ہر طرف سے چوبدار
کر رہا تھا چشم عبرت سی نظر — گونہ گونہ صنعت اللہ پر — ای جوانون جلد ہو تم ہوشیار — جلد ہو جاؤ دو طرفہ دو قطار
با ادب آہستہ نی بیش و نہ کم — ایک سا جلدی بڑھاؤ تم قدم — جمع جلدی تم کرو اپنی حواس — دل کے بہلانیکو باصد آب و تاب
جس مجا فی مین تھی شہزادی سوار — تھے جڑے لعل و زمرد بیشمار — لعل و یاقوت و زمرد کا تھا کان — تھی عجب صنعت کی گویا وہ لگی
پوشش زیبا فت اوسکی دیکھکر — چوندھیا جاتی تھی سورج کی نظر — ایک گوشے مین الگ سب سے گدا — عالم حیرت مین مشدر تھا کھڑا
جسکا ہر موتی تھا درآبدار — کہکشان سی جو ہو جسپر نثار — جسطرف بیچارہ او ہم تھا کھڑا — ہو وہی چاہی جو رب العالمین
اتفاقاً اوس مجا فے کو اودھر — خواہش تقدیر لائی کھینچکر — کھینچ لائی اوس پر پروردگا تضا — درمیان ہی تو بھی یہ پردہ اوٹھا
ہونیوالا کوئی ہوتا ہی جو کار — غیب سے ہوتی ہین اسباب آشکار — کسب کو بندی کی دخل اسمین نہین — صاحب حشمت امیر کامران
ہو اگر اسباب ظاہر پر غرور — یہ بھی اپنی ہی سمجھ کا ہی قصور — موجد اسباب و علت ہی جدا — عقل و صنعت کو الگ رکھطاق پر
کسب بندی کا اگر ہو کام کا — کب کری مقصد مین اپنے وہ خطا — ہر بشر ہو کسب ہی شاہ جہان — کسب مین بھی رکھ نظر رزاق پر
نیک و بد مین دخل گر اسکا ہوا — پھر وہ بندہ کب رہا ہوی ہوا — ہی کلید قفل غیبی کسب یار — جب کیا تو نے بجد و جہد کار
ہون سبھی صناع و کار یگر خراب — اوس طرف سے گر نہو مفتوح باب — کسب کر لیکن خدا کے نام پر — کچھ بھروسا کر نہ اپنی کام پر
اپنی رحمت سی وہ شاہ باسخا — تجھپہ کر دیتا ہی باب رزق وا — دوست رکھتا ہی توکل کو خدا — اسکو تو ہرگز نہ بھولا ای باوفا
جبر یہ باتین بنجان ایجان تو — یہ توکل ہی اسے پہچان تو — جبر مردود و توکل مغز دین — جبر ہی صبر و توکل انگبین
جبر ہی حنظل توکل قند ہے — جبر ہی بند و توکل پند ہے — آئی جب اوسکی سواری متصل — دیکھنے اوسکو لگا خستہ دل
فرق اسمین اور اوسمین ہے صد سالہ راہ — شجکو ای غافل ہی لازم انتباہ — جمع پہلے سی ہوا اسباب عشق — ہو گیا مفتوح نا گہ باب عشق
تند ایسی غیب سی آئی ہوا — اوس مجا فی کا دیا پردہ اوٹھا — دیکھکر اوس شکل کو بیخود ہوا — بحر حیرت مین گیا درویش ڈوب
دل ہوا اسکا سپند آسا کباب — دیکھکر وہ طرز و ہ اسلوب و غریب

عشق کے آگے شہنشاہ و فقیر ہین زیادہ درجہ سے دونون حقیر
ہی فلک سرگشتہ سودائے عشق ہی جہان پر فتنہ و غوغائے عشق

ہے اسیر عشق آزاد جہان ہے خراب عشق آباد جہان
عاشقون کو عشق ہی ہے تازگی دو جہان مین ہی بلند آوازگی

گر نہ پیتی عشق یوسف کی شراب کب زلیخا کی کوئی لکھتا کتاب
ذکر اوسکا ہوتا کیون قرآن مین ہوتین نازل آیتین کب شان مین

پیتا گر مجنون نہ اس کلفت کا جام تا قیامت کون لیتا اوسکا نام
کب کوئی فرہاد کو پہچانتا گر وہ شیرین پر نہوتا مبتلا

عشق کی کیا کیا کشایش ہے پدید عشق ہی ہر قفل مشکل کی کلید
ہی زمین سے آسمان تک بیگمان فتنہ و غوغائے عشق عاشقان

کوئی جنس سافل و عالی کہین عاشقی و عشق سے خالی نہین
عشق کی مے ہے ہر شیار مست نشہ الفت سے ہر جاندار مست

یاد حق مین ہر ملائک بالمدام غرق ہی بحر ہویت مین مدام
جس سے ہون دل اور جگر جل کر کباب عشق کی یارب مجھے وہ دے شراب

خاک ہو یہ پنبہ زاد استخوان جسم کا باقی نہو نام و نشان
کم ہی ادنی امور سے بے اشتباہ بارگاہ عشق مین ہر ایک شاہ

تجھسے مین کہتا ہون اک قصہ عجیب خوب و لچسپ و نہایت ہی غریب
چاق اور چوبند ہو پژمردہ دل گرم ہو سنکر جسے افسردہ دل

پیر صد سالہ بھی ہووے نوجوان ہو دل افسردہ باغ و بوستان
تو بھی سمجھے اوسکی جنگ و درگیری عشق کی حاصل ہووے شوری

یون ہوئی پیدائش ابراہیم کی یہ روایت راویون نے ہی لکھی
اوسکا تھا فقیر بے نوا باپ

لیک سن سال مین تھا نوجوان وضع خوب و متقی و نکتہ دان
عابد و زاہد کریم و پارسا

صاف طینت نیک خصلت باجمال بوستان حسن کا تھا نونہال
تھا زبس آزادہ وہ مرد خدا

گرچہ تھا ظاہر مین وہ شوریدہ حال تھا ہویدا اوسمین بھی اوسکا جمال
خاکساری مین بھی تھی اوسپر بہار

تھا بدن اوسکا جو آئینہ مثال خاک سے دونا ہوا حسن و جمال
شوق سیاحی سی تھا اوسکو کمال

قائم اللیل اور دن کو روزہ دار رات دن مشغول یاد کردگار
وشت و صحرا مین قلندر وش مدام

خوش جہانگی آتی تھی آب و ہوا چند روز اوسجا طبیعت جب خفا
ہوتی اوسجا تا بستر

بسکہ وہ مرتاض و شب بیدار تھا دوست تنہائی کو رکھتا تھا سدا
کرتا تھا اوقات صحرا مین بسر

اختلاط خلق ہی بیشک بلا جو بچا اوس سے وہی اچھا رہا
رہتا عمر اوسات سے وہ دور تر

اختلاط خلق ہی مانند سم کیا کہون نہین جو مزا خلوت مین ہے
ہان سلامت منحصر وحدت مین ہے

گرم سرگرمین خوار کے آگے نہین ہوسکے تجھسے تو لے تجھ اسکو کم
کب خوش آوے تجکو تنہائی کی بات

لذت حلوا و قند و انگبین تو سمجھتا ہی اوسے آب حیات
وہ نجاست نہتو نیر فوق قمر

تو جو کثرت مین ہوا ہی مبتلا ذہن مین اوسکے بھی ہی ای بیخبر
خود بخود تو ہو کو ہر اک سے دور

کب ملی خلوت مین تجکو فی البقا تیرگی کثرت کی جب دل سے دور
چکھ ذرا تو بحر وحدت کا مزا چھوڑ اس کثرت کو تو وحدت مین آ

جب کرے گا تو بحر وحدت مین شنا اوسکو تنہائی مین تھا وہ ڈھونڈھتا
رہتا تھا جنگل مین وہ مرد خدا

بسکہ کرتا تھا ریاضت وہ کمال تھا طبیعت پر ہیت اوسکی جلال
سیر کرتے کرتے وہ رعنا جوان

بیچ مین اک روز آیا ناگہان

ہین وہ گویا بدر افلاک ہدیٰ — پیشوای راہ دین مصطفیٰ — جنکو پیغمبر کہے نجم الہدیٰ — اونکو صد حسرت کہ تو سمجھی برا
گر بری وے ہین تو بہتر کون ہی — گر وہ بد رہ ہین تو رہبر کون ہی — سقف ایمان کے ہین محکم ستون — اس سبب وہ قرن ہی خیر القرون
گو کرے صد ہا برس چلہ کشی — گفش پا کو اونکی کب پہونچے کوئی — بالیقین اصحاب کی ہی خاک پا — تو تیاے دیدہ ہاے اولیا
تھا نبی کی اونمین صحبت کا اثر — جسم اونکا روح سی ہے پاک تر — کر چکا ہین یہ بالغ بس ہین — آگے اس سے مجکو کچھ قدرت نہین
خالق تاثیر ہی پروردگار — خلق مین ہمکو نہین کچھ اختیار — ہان مگر تاثیر دے اسمین خدا — دل مین تیری ہوا ثر اوس وعظ کا

سبب تالیف کتاب کا

گوشۂ خلوت مین کر کے بند باب — دیکھتا تھا مین کتاب اقتباس — اومین ہی مسطور حال اولیا — ایکدن اکر تھا مین سیر کتاب
شوق دل سی باہزاران التماس — تھا پدر اونکا فقیر بینوا — من عن تفصیل بین سی لکھا
حال پیدایش کا ابراہیم کی — دختر شاہ بلخ پر عاشق ہوا — عشق کا اونکی ہی افسانہ عجیب — کہتی تھی اوہم اوسے خلق خدا
اتفاقاً وہ بفرمان قضا — ہے عجب دلچسپ رنگین ماجرا — دیکھکر وہ داستان دلکشا — ہی بہت نادر حکایت اے لبیب
اوس سے پیدا ہونا ابراہیم کا — کیجے ہندی مین لطافت سی بیان — خلق کھولی چشم عبرت سی ذری — غنچہ پژمردہ دل وا ہوگیا
دل مین یون آیا کہ بس یہ داستان — خواب سے بیدار ہو ہر اک بشر — تھا یہ قصہ خلق مین گو مشتہر — دیکھی خالق کی نئی صنعت گری
جلوہ ہاے قدرت حق دیکھکر — ہی وہ افسانہ تو یہ ہی مغز مغز — قسم اول ہی سفیہونکے لیے — مین نے کھولے اور راز مستتر
صورت قصہ ہی قشر و راز مغز — پردۂ افسانہ مین ہے وعظ و پند — ہو خرد تجکو تو کافی ہی یہی — قسم ثانی ہی فقیہونکے لیے
دونون کے حق مین ہی لیکن سود مند — گوہر تابان و درّ آبدار — خلق پہ مین نے کیے ہین یہ نثار — روبرہ ہونے کو دانی ہی یہی
اسکو گنج باد آور جان تو — مخزن یاقوت و گوہر جان تو — پیاہی پھیلا مین سب دامان دل — لین گہرہاے معانی متصل
پیر و مرشد یہ مری گفتار ہو — ہے نگار نازنین یہ مثنوی — مغز معنی ہی نہین یہ مثنوی
تو بھی اس مغز معانی کو پہونچ — راز مخفی گو کیا مین نے بیان — قصے کی پردے مین اے افسانہ خوان
تانہو برباد میری جان کنی — گوش دل کو کھول تو ای بیخبر — تاکہ ان باتونکا دل پہ ہو اثر
سمجھے تو دل سے گر اسکا مدعا — کھینچ کر تکلیف و رنج بیکران — مین نے کھولی اسمین اسرار نہان
ہو یہی بس اے ہبر راہ خدا — آغاز داستان عشق اوہم کا دختر شاہ بلخ پر اور

رنج و تکلیف کھینچنی اونکی بحال مضطر چھلکانا بادۂ شوق کا ایاغ دماغ کو اور جانا بادشاہزادی کا سیر باغ کو

عشق کی ہر دم نئی ہی لیک شان — عشق ہی صیقل گر ذات جہان — عشق ہی پیدا ہوئی کون و مکان — عشق ہی روشن ہین یہ دونون جہان
عشق ہی بیماری دل کا طبیب — عشق ہی تریاق فاروق القلوب — عشق جس دل مین نہین وہ دل نہین — گل ہی بدتر ہی وہ دل اے مردمین
بیخزاں ہی عشق کی باغ و بہار — عشق کا ہر دم نیا ہی کاروبار — تا ابد سرسبز ہی گلزار عشق — روز افزون رونق بازار عشق
مرحبا اے عشق عالی مرتبت — مرحبا اے عشق فرخندہ صفت — مرحبا اے شہسوار لامکان — مرحبا اے رہنماے گمرہان

لطف سی کردی مجھے یارب حسن — ہون مرے بدکام یکسر سب حسن — تا مسمے سی مطابق اسم ہو — اپنے معنونکے موافق اسم ہو
لفظ بدکے ہون اگر معنی حسن — ہی حسن وہ بلکہ احسن بے سخن — گر حسن ہون لفظ اور معنی ہون بد — عقل کے نزدیک ہی مطرود و رد
کر حسن کو تو پسند اے ذوالمنن — تاکہ دونون لفظ و معنی ہون حسن — کر حسن کی رح کو یارب حامد — ہو نیا ہر دم اوسے القار حمد
سین او سکا یا الٰہ العالمین — سمع و سبحان معاوت کا ہو سین — یا الٰہی نون کو اوس نام کے — نون سے کچھ نور کے حصہ ملے
تاکہ نورانی ہو میرا تن بدن — ہو حسن کی بھی حقیقت پھر حسن — گو کہ مین بدکار و نافرجام ہون — شیر یزدان کا ولی ہمنام ہون
جزو پیغمبر امام بوالحسن — حیدر صفدر امام بوالحسن — کر کے تو اوس نام نامی پر خیال — بخش اس عاصی کو بھی اے ذوالجلال
حرمت اوسکے نام کی رکھ یا خدا — ختم کر کے یہ مناجات بدیع — روح پیغمبر کو لاتا ہون شفیع
بہترین اولین و آخرین — آتش دوزخ سی مجکو بھی بچا — فخر جملہ انبیاء و مرسلین

نعت پیغمبر خیر الانام درود اللہ کا اوپر اور سلام

گرنہ پیدا ہوتی اوسکی ذات پاک — تو نہ بنتی باد و نار و آب و خاک — باعث ایجاد عالم ہے وہی — علت غائی آدم ہے وہی
امی و استاد جبرئیل امین — ناسخ احکام شرع سابقین — نام اوسکا ہی دوا ہی ہر بلا — احمد مرسل محمد مصطفےٰ
دمبدم اوسپر درود و صد سلام — پہونچی اس عاجز کا تحفہ بالدوام — اوسکی تیغ حکم و ہیبت نے کیا — سر کو کفر و شرک کے تن سی جدا
ایسی ایسی کین تدابیر حسن — بت پرستونکو بنایا بت شکن — بت پرست و گبر و ترسا و یہود — کافر و مغ ملحد و قوم ہنود
سبکو آہستہ بتدبیر متین — لائے وعظ و پند سی براہ دین — جسنے کی کہنے کی اوسنے پیروی — ہو گیا بیشک وہی کامل ولی
جسم ایمان ہی محمد مصطفےٰ — عنصر اوسکے چار یار مجتبےٰ — جانفشانی سی ہوا اونکی قوی — شرق سی لے غرب تک دین نبیؐ
دوست دل سی ہی جو کہ ہو صدیقؓ کا — دل ہوا اوسکا منزل صدق و صفا — جان و دل سے ہو عمر بر چو نثار — ہو وہ منظور جناب کردگار
حب فی النورینؓ ہو دل مین اگر — ہو وہ دل خورشید سی رخشندہ تر — صدق دل سی لے اگر نام علیؓ — کافر صد سالہ بھی ہووے ولی
ہو مفصل انکا اگر معلوم حال — اور آوی اونکی کوشش کا خیال — جرات و ہمت پر اونکی ہو نظر — شوکت اسلام کی پاوے خبر
راہ حق مین مستعد رہنا سنے — جان پر لینا بلاؤنکا سنے — جب تری موقوف ہون ہم و خیال — دل سی ہو مفتون اونکا تو کمال
ہی ہر اک اصحاب سے اے یا خدا — معرفت کے برج مین ہین ہدایت کی فلک پر سب نجوم — حامی دین متین بحر علوم
تخم اونکی الفتون کے دل مین بو — اونکے یارو نمین اگر ہوتی کجی — تھا معاذ اللہ یہ نقص نبیؐ
جو رہین صحبت مین اونکی سدا — تو اگر اونسے ہی بدظن اے پسر — ہے نبوت کے اثر سی بے خبر
فاطمہؓ زینبؓ رقیہؓ اے جوان — چار یہ دو فاطمہؓ زہرا کے لال — دین کے گر سنت ضروریہ خیال
جتنے ہین ازواج خیر المرسلین — اعتقاد اونکا ہی جنکا دل مین جست — دین اور ایمان اونکا ہی درست
اونسے جو کوئی کہ ہووے بداعتقاد — آل پیغمبرؐ ہین سب کشتی نوح — اونکی الفت مین سراسر ہی فتوح
واسطے اونکا آگیا ہی جسکے ہات — جنکو پیغمبر کہے خیر القرون — اونکو تو افسوس سمجھا ہی زبون

فہم سے برتر ہو جو صد سالہ راہ — کیا کری وان بندۂ بیدستگاہ — جس جگہ جلتی ہون یاں جبریلؑ کی — اوس جگہ دم مارے کیا مجھ سا دلیل
ہو خیال و وہم کی بھی جو پرے — کام کیا واں ذہن کی تیزی کرے — ہو جہان عاجز عقول انبیا
ما عرفناک جس جگہ بولین نبی — حمد کیا اوسکی کری مجھسا غبی — کھاتی ہین مضمون دل مین پیچ و تاب
سینے مین ہے بحر مضمون موج زن — پر وفا کرتا نہین اوسکو سخن — عقل میری ہو گئی ہی کور و کر
کر کرے طرز لسانی تو عطا — حمد کے مضمون ہون مجھسے ادا — کھینچتا ہے رنج اب بیجا صلی
مین نی پوشیدہ جو تھی وہ سینے مین — سونپی وہ گواسی گنجینے مین — مین ہون تیرا بندۂ بیدستگاہ — یا الٰہی یا الٰہی یا الٰہ

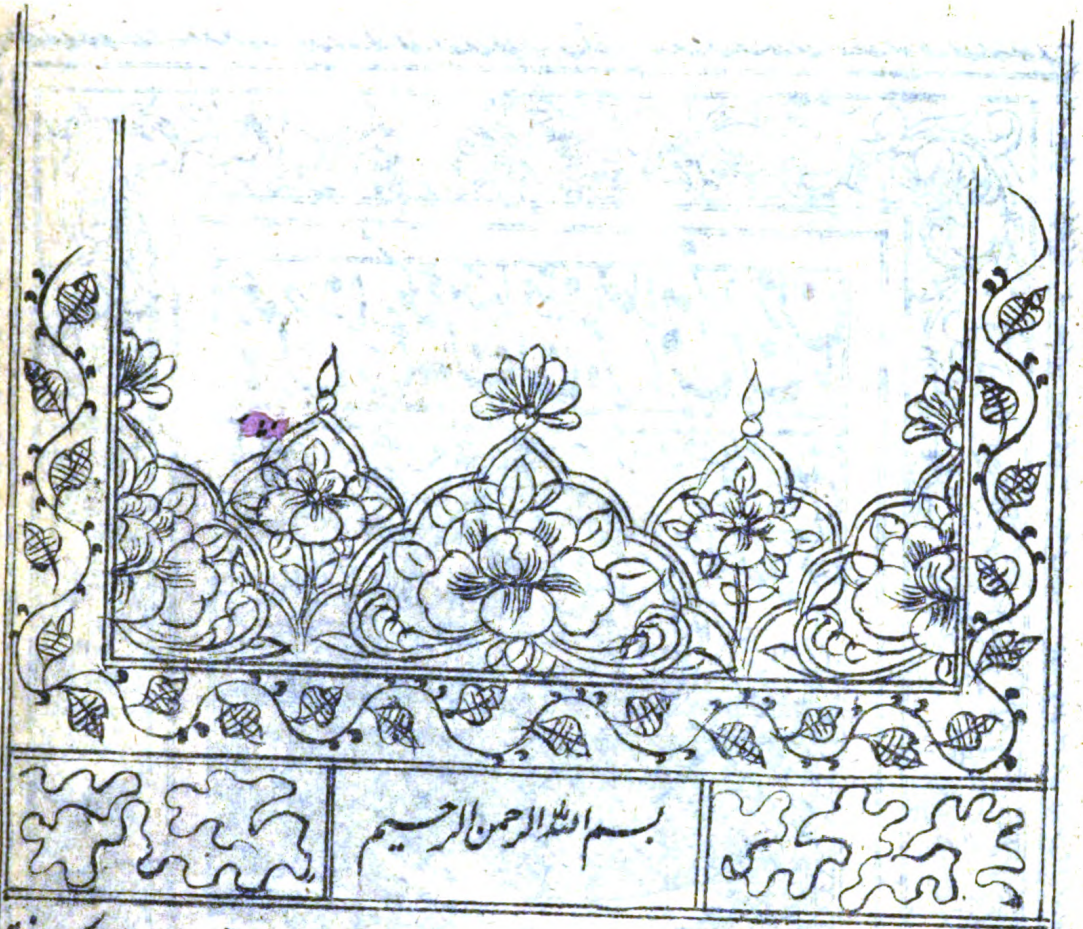
مناجات جناب الٰہی مین

پہونچون تجھ تک مجھمین یہ ہمت نہین — گریان اپنی کرون مین بیکلی — فاش یا اپنا کرون راز دلی
تو وہ گستاخی و بیباکی ہی آہ — چپ رہون تو جان ہو غمسے تباہ — جان کو میری نہین اک لحظہ چین
زندگانی ہی مری جی کا وبال — ہی نفس ہر اک تفنگ جانستان — ہی سر مو سے مژہ نوک سنان
بی حضوری کی تری ای ذوالجلال — بند تن ہی مجکو بند آہنی — جسکی کڑیان نخوت و کبر و منی
بی تری دیکھون تو کیا دیکھون بھلا — بی تری بولون تو کیا بولون بتا — قطع ہو یہ بند جس سے سر بسر
طمع و حرص و بخل و حب جاہ — رکھہ مری شمشیر ہمت ساں پر — چاہتا ہی مجھ سی پرواز بلند
عجب و پندار و ریا ہین اے الٰہ — عجب و پندار و ریا ہین اے الٰہ — اور یہ بند سخت کر مجھسے جدا
گر تو ہو اس بند مین بندہ تباہ — دام مین حرص و ہوا کی کر کی بند — ورنہ ہی سب جستجو بیحاصلی
گر یہی خاطر ہے تو وہ بتا — گر یہی خاطر ہے تو وہ بتا — کچھ ہوئی محنت نہ اونکی کارگر
کاہ مین ہون کر تو کار کہربا — تب برآوی کچھ تمنای دلی — دی وہ پہونچا شہر الفت تک مجھے
ہی تلاش اوسکی ہر سر درد سر — سر پٹک کر مر گئے صدہا بشر — پر ہی بیچاری کوکب بیدسر
میری ہر اک بند کو کر دی جدا — کھینچ لیجا بحر وحدت تک مجھے — تا وہ اس زار نحیف خستہ کو
جس سے جلکر خاک ہو سب غل و غش — مور کو ہی سیر کعبہ کی ہوس — جس سے چاہی گنج لیکر رنج دے
تب برآوی اوسکے دل کا مدعا — باری رحمت کے ہمکو حکم ہو — گنج عرفان سے مجھے معمور کر
طوف کعبہ کو اوڑا کر لیچلے — جسکو تو بیرنج چاہی گنج دی — دیو غول نفس سے مجکو بچا
ہین تری مخلوق دونون رنج و گنج — ہین تری قبضہ مین یارب گنج و رنج — عاجز و مسکین زبون و ناپسند
راہ اپنی تو مجھے یارب بتا — تو ہی مرشد تو ہی ہادی ہی مرا — قاضی حاجات و غفار ذنوب
رنج محرومی کو میرے دور کر — تو ہی مرشد تو ہی ہادی ہی مرا — اوس سے سودا جی ہو بدتر تر با لیقین
رنج محرومی مین جی ہی مبتلا — مین ذلیل و خوار و زار و مستمند — بدتر و نسی جو کہ بدتر مین سیان
غرق بحر معصیت ہون آہ آہ — باسط و رزاق و ستار عیوب — بدتر و نسی جو کہ بدتر مین سیان
انتظار معرفت ہون آہ آہ — پادشاہ ذوالجلال و کارساز — مجھسے سو درجی ہین بہتر بیگمان
تو غنی و مغنی و عاجز نواز — مین ذلیل و خوار و زار و مستمند — بدتر و نسی جو کہ بدتر مین سیان

ہمسے طغیانی و فسق و سرکشی — اوس سے بندہ پروری ہوتی ہی
ملحد و منع بت پرست و بت تراش — گبر و ترسا و جہود و بد معاش
دوستونسے گاہ ہو بیگانگی — دشمنونسے ہو کبھی ہم خانگی
کعبہ مین پیدا کرے زندیق کو — لاوے بتخانی سے وہ صدیق کو
بلعم باعور کو دوزخ ملے — جنتی ساحر ہین فرعون کے
پشہ دی نمرود کو فاش شکست — بادصرصر سے ہو قوم عاد پست
پروردہ جسکا ہو روح الامین — ہووہ گوسالہ پرست وہ بالیقین
دشمنون کو دین ہزارون نعمتین — رزق و صحت عیش صد ہارانتین
روتی رو تی بے بصر یعقوب ہو — طعمہ کرمان تن ایوب ہو
گبر و ملحد کو کرے صدیق وہ — دم مین مومن کو کری زندیق وہ
کربلا مین قرۃ العین نبی — لال زہرا کا حسین ابن علی
ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر — دشمنان حق کو ہو یون کروفر
کچھ نہین دم مارنیکا ہی مقام — پہونچی کب حکمت کو تیری فہم عام
کرتا ہی جو جو کہ تو گل کاریان — عقل بندی کی کہان ہو پہونچی وہان
آپ ہی ظاہر کرے رخشان گہر — قطرۂ ناپاک سے پیدا البشر
آگ سے پیدا سمندر کو کرے — طعمہ جاندار اخگر کو کرے
یہ معاذ اللہ مین نے کیا کہا — ہوگئی مجھ سی بڑی فاش خطا
مہتری و برتری ہی سب عیان — اوسکے آگے ذکر اسکا ہی کہان
ہی یہان جو برترین برتران — کمترین کمتران ہی وہ وہان
چرخ با این عظمت و تاب و آب — ہی تری دریائے قدرت کا حباب
تیری لائق گو نہین میری ثنا — بیان اپنی عجز اور تقصیر کا اور نہو سکتا حمد سے عہدہ برآ
تو بھی میری حمد کو مقبول کر — کرنہ عیب و نقص ہو اسکی نظر
کی زبان کو تو نے گویائی عطا — ہوسکے کیا اوس سے پھر تیری ثنا
مین ثنا گو اور تو نطق آفرین — مین بشر ہون تو ہی رب العالمین
اوس زبان سے تیرا نام پاک لون — سخت مین گستاخ ہون پیماک ہون

نیک و بد پر ہی اوسی کا اختیار — فہم سی برتر ہی اوسکا کاروبار
دل مین ہر اک کے رسائی ہی اوسے — سب سے ربط آشنائی ہی اوسے
دشمنون کا جو کہین کہنا کری — دوستون کو در بدر رسوا کری
امی مطلق ہو خیر المرسلین — عالم و فاضل ہو شیطان لعین
ہو مقام زہرہ بالاے فلک — چاہ بابل مین معذب ہون ملک
اہلیہ لوط نبی ہو کافرہ — زوجۂ فرعون ہو وی طاہرہ
اور کنعان نوح کا گمراہ ہو — زادۂ آذر خلیل اللہ ہو
مبتلا ہون امتحان کے واسطے — دوستونکو اپنے رنج و تاب دے
لحشت مین یحیی کا سر کاٹین لئیم — ہو کوئی مقتول ارمی دو نیم
غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر — دیر کو سجد کری مسجد کو دیر
اور اپنا کام دل پاوی نرید — ظالمون کے ہاتھ سی یون ہو شہید
فہم سے باہر خدائی ہے تری — عقل سی برتر خدائی ہے تری
عقل اوسکی کہہ کو پہونچی گی کیا — جو کہ تو کرتا ہی برحق ہے بجا
تاک سی ظاہر کری جوشندہ مل — خاک سے پیدا کرے زینندہ گل
سنگ مین تابش سے خور کی لعل ہو — ریگ سے پیدا کرے الماس کو
ہی ہر اک برتر سی تجکو برتری — ختم تجھ پر ہوگئی صنعت گری
حمتری کرنیکا دعوی ہو کسے — برتری کسکو ہی اوسکے سامنے
آب زہرہ معتزو کا سر لبسر — برتروں کا چاک ہوتا ہی جگر
اوسکے آگے ہین ذلیل و مستمند — زور مین ہی جنکا آوازہ بلند
تیری یکتائی پہ یارب ہی گواہ — ایک یا ہی ہر اک شی تا بکاہ

مین جو بیت کو لاتا ہون بجا — تو نے خود پیدا کیا ہو کو ضعیف
ہو وی ناقص ناقص مرد نحیف — مین سخندان تو سخن پیدا کرے
مین زبان دان تو دہن پیدا کرے — ہی زبان اک پارۂ لحم عصب
حمد ای خالق بیان ہو اوس سے کب — آب کوثر سے اگر دھووین نہ لب
تو بھی وہ لائق نہو اس کام کے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ دفتر دوسرا ہی بحر الحقیقت کا اور نام اسکا گلزار ابراہیمی ہی اسمین بظاہر قصہ ہی عاشق ہونیکا ادہم کی اور پرورش
بادشاہ بلخ کے اور تکالیف اور محنت کھینچنی اونکی عشق مین پادشاہزادی کے اور مرجانا پادشاہزادی کا بیمار ہوکر اور
بعد مرنے کے قبر سے نکال لیجانا ادہم کا لاش کی بیقراری عشق مین اور پھر زندہ ہونا اوس دختر کا اور نکاح ہونا ادہم کا
اوس شاہزادی سے اور پیدا ہونا حضرت ابراہیم کا اوس دختر سے اور دریافت ہونا پادشاہ بلخ کو حال زیست دختر کا اور لانا
بیٹی کو اور ابراہیم کو اپنے گھر اور بعد بلوغ کے ولیعہد کرنا ابراہیم کو سلطنت پر اپنی جا اور ترک کرنا پادشاہی کا اور
درویش ہونا اور نکاہ یہ قصہ ظاہر مین بطور افسانے اور کہانی کے ہے اور مراد اس سے اور ہی اور نظر غور سے
یہ حال ہر ایک بشر کا ہی اور اسرار باطن کے بہت اسکے اندر مندرج ہین اگر بنظر غور کے سمجھے اور گوش دل سے
پنبۂ غفلت کو نکالی تو اکثر راز باطن کے منکشف ہووین اور فائدہ کلی حاصل ہو عاقلونکے واسطے طغرای ہدایت اور غافلون کے لیے
افسانہ اور حکایت ہی یہانسے شروع ہی حمد اور تعریف اللہ تعالی جلشانہ اور بیان قدرت کاملہ اوسکی کا بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خدای پاک کو	مرتبہ جسنے دیے ہین خاک کو	حمد ہی اوس مالک جبار کو	رزق جو دیتا ہی ہر جاندار کو
حمد کر ناکب ہی مقدور بشر	کہتے ہین کچھ کچھ عبادت جانکر	حمد سے زائد حمد خلاق قدیر	خون کو جسنے کیا پستان مین
آدمی کو خاک سے پیدا کیا	اپنے اوپر آپ اوسے شیدا کیا	عرش و کرسی پر بشر کو راہ دی	لامکان تک اوسکی جولانگاہ کی
عشقبازی آپ بھی پھر اوس سے کی	جب ہوا وہ محرم راز خفی	حسن کی اپنے دکھا کر آب و تاب	عاشقون کا دل کیا غم سے کباب

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق ثمین و رزاق

گنج گوهر

مطبع نامی منشی نولکشور مطبع مرغوب و مقبول جهان

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست اوسکی ہر ایک شائق کو چھاپے خانہ سے مل سکتی ہے جسکی معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب فسانۂ نظم اردو و قصہ جات نثر اردو وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانے سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

فسانۂ نظم

الف لیلہ منظوم - چار جلد تصنیف مختلف

۱- جلد - بنظم دلکش مرزا اصغر علیخان نسیم دہلوی مخمور نامی -

۲- جلد - نتیجہ طبع شاعر خوش فکر منشی طوطا رام شایان -

۳- جلد - " " منہ

۴- جلد - از منشی شادی لال شاگرد مرزا نسیم دہلوی -

مجموعۂ قصص مشتملہ پانچ قصہ الف مختلف

۱- قصہ سوداگر بچہ - ۲- قصہ ماہی گیر ۳- قصہ حجمہ ۴- قصہ منصور - ۵ قصہ شاہ روم -

قصہ سوداگر بچہ فقط

قصہ ماہی گیر فقط -

قصہ حجمہ فقط -

قصہ منصور فقط -

سنگاسن بتیسی منظوم منشی رنگین لال

باغ عاشق قصہ گل و صنوبر مصنفہ پنڈت کنھیا لال -

چشمہ شیرین - فرہاد و شیرین کا قصہ -

مخبر ہمت - تصنیف منشی جے گوپال ثاقب تخلص -

ایجاد رنگین - مختصر مختصر حکایات مصنفہ سعادت یار خان رنگین دہلوی

مجموعہ - چوہے نامہ و بلی نامہ و افیونی نامہ -

Goalzar Abrahaim

INDIAN INSTITUTE

به عون صناع مکین و یمکان فضل خلاق مبین رزوین تا

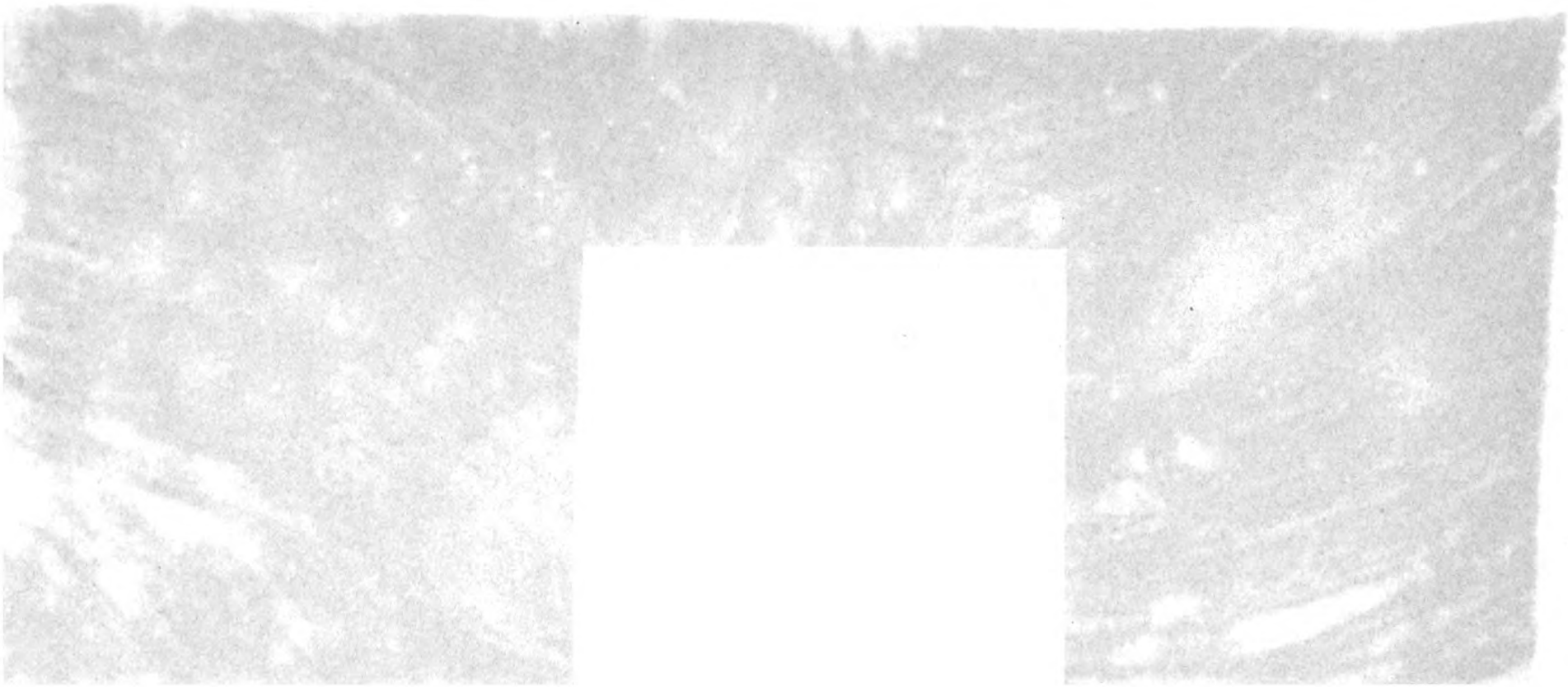
گلزار ابراهیم

مطبع نامی منشی نول کشور مین بطبع مزین مقبول جہان ہو

Gulzār-e- Shirāzīn

and

Śivapurāṇa.



16.E.50.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

